



ہفت روزہ

لاہور

رضوان



مذہبی
اخلاقی - اصلاحی
مسائل میں کا
مکمل تجزیہ

نمبر

اس وقت بہارِ پاکستان کی ترقی

مذہب و عقیدہ
درمیانِ اسلام و سکول

چند سالہ
سفر (۱۹۵۷ء)

ہم آج اسلامیت کا حقیقی و لازمی حریف
”رضوان“

لاہور کا

مختصر نبوت نمبر

مطالعہ

(۱) قرآن و حدیث کے علمی جامہ پہنایا جائے۔ اور پاکستان کا آئین کتاب سنت کے مطابق
بہتر طور پر کیا جائے۔

(۲) مذہبی مرتدوں کے نام لے کر ان پر مرتدوں کے احکام نافذ کئے جائیں۔

(۳) ختم نبوت کے خلاف رجحان کو فوراً برطرف کیا جائے

جلد ۲
شمارہ ۱۰ تا ۱۲

قیمت ۸ روپے

۱۹۵۷ء
اگست

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَكْمَةُ أُمِّي عَلَى يَدَي خَلِيفَةٍ وَتَقْرِيشِ رِجَالِي

میری اُمت کے ایمان غلہ (غلام احمد قادیان) کے ہاتھ جو قریش بنی ہمدانی مرہوم
ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ یہ باریک دیکھ گئے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

لَيْكُنْ بَدَنُكَ كَبَدَنِ

وَجَاهُ النَّبِيِّ

اُدان بہرہ نیت ہے

حَقَّقَهُ رَضَوَانِ كَالْهَوَا

ختم نبوت نمبر

ادارہ رضوان اسلامی تقریبات پر اور مذاہب باطلہ کی سرکوبی کے لئے شاندار نمبر شائع کرتا ہے۔ اس نمبروں کو
مفت حاصل کرنے کے لئے رضوان کے مستقل خریدہ اس میں جائے

فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸	پہلی چوں کا مرید	۲۶	ختم نبوت از احادیث	۱	مطالعہ
۴۵	خاتم المرسلین	۲۷	از اجماع	۲	غیر میں
۵۱	بدنہر ایک بد سے ہے	۲۹	دہ کل عقلیہ	۳	مرزا شیخوں کو اقلیت
۵۳	لم یجد ولم یولد	۳۱	ابو انے نبوت پر افضل کے	۴	قرارد ویا جائے
۵۷	قسم ہے دہان گروہوں کی	۳۹	دہ کل اور ان کے ہجرات	۵	خاندان گل
۵۵	تجلیات مرزا	۳۷	تخریج اول از احادیث	۱۰	مراقی بنی
۶۰	مرزا احادیث و افتات کی فہرست	۴۰	مرزا کی نبوت اور	۱۱	مرزا شیخوں کے مذاہب
۶۲	مستخرج نبوت کی نزاکت	۴۰	حضرات صحیفائے کرام	۱۱	مردم و مفاد
۶۴	قابل دید کتابیں	۴۶	افضل کے نظم انجیل میں مکرر	۱۴	ختم نبوت از قرآن

ملک کے سب سے بڑے خطرات فتنہ مرزائیت کے متبھیصال اور سلفوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے اپنے شہر میں
اس نمبر میں اس نمبر کو منگا کر مفت تقسیم کیجئے اور ثواب داری میں حاصل کیجئے۔ یہ نمبر رضوان کے ماہ اگست کی پوری اشاعت
پر مشتمل ہے اس کا ہدیہ ۸ ہے۔ زیادہ سے زیادہ منسکائیے اور دین کی اشاعت میں ہمارے شریک بن جائیے

سیکھوں، سکھوں، سکھوں پر ہرگز نہیں دین محمدی پر اس کی اور میں جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور ان کے خلاف ہے

مزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے؟

(اسلامی سرگرمیوں پر)

یہاں دونوں فی سبیل اللہ قوم اللہ کا راہ میں جہاد
اللہ وَلَا یَخَافُونَ کہیں گی۔ اور طاقت سے
لَوْ مُتَدَلَّی لَکُنَّ خوف نہ کھائیں گی۔

(۳) حضرت بنی کریم علیہ السلام نے اپنی حیات بھرا

میں۔ مرتدوں کے قتل کا حکم دیا۔ اور آپ کے ہی حکم
سے قبیلہ غزینہ کے چند مرتد افراد کو قتل کیا گیا (بخاری)

(۴) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
انہیں زکوٰۃ سے جہاد کیا۔ کیونکہ وہ زکوٰۃ کی نفی
کا اعلان کر کے مرتد ہو گئے تھے (بخاری)

(۵) مسند کذاب۔ اسود غسانی۔ ابن سیراد۔

سجاء۔ خولید۔ یہ وہ لوگ تھے۔ بہنوں نے زمانہ عیادت
نبوی و زمانہ صحابہ کرام میں دعویٰ نبوت کیا۔ ان کو مرتد
قرار دیا گیا اور قتل کیا گیا۔ ابن حنیفہ نے جو کفر تو بہ کی
تھی اس نے اس کو باقی رکھا گیا۔ بہر حال اس پر بک

اتفاق ہے کہ مرتد کافر باطنی سے بھی بدتر ہے۔ اور اس
واجب القتل ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی مزارعہ
قتل کے اور کچھ نہیں ہے۔ خصوصاً حضور رب المصطفیٰ
واقم البقیۃ۔ حبیب کبریا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی توبہ کرنے والے مرتد کے مستقل قاتل کو کرام نے تصریح
کی ہے کہ وہ فوراً قتل کر دیا جائے۔ اور اس کی توبہ بھی
قبول نہ کی جائے۔

(۷) مرتد سے سلام کلام میل جہل حرام ہے۔ اس کی
مخفی دشمنی اور عقوبت نامہ ہیں۔ اس کو تو زمین پر
چلنے کا بھی حق نہیں ہے۔

شریعت اسلام کیا کہتی ہے۔

قتل اسلامیہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مرزائی
دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ چنانچہ ۳ جولائی کو لاہور
میں جو اجتماع ہوا اس میں ہر طبقہ خیال کے علماء اور ہر
فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔
کہ مرزائی صرف کافر نہیں بلکہ مرتد بھی ہیں۔ یہ بات بھی
سب کو تسلیم ہے کہ اگر مرتد توبہ نہ کرے تو واجب القتل
ہے اور حکومت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ مرتد کے ساتھ
وہی سلوک کرے جو اسلام نے مقرر کیا ہے۔

وَمَنْ یَّرْتَدِ عَنْ فِئَتِهِ عَنْ دِیْنِهِ فِیْمَتْ دِ حُدُودِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِکَ سُجَّطَتْ اَعْمَالُہُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ ہُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا	تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔ اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہیں۔ اور وہ لوگ جہنمی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
---	--

اس آیت میں اس کا بیان ہے کہ جو مرتد ہو جائے۔ اور
اس کی ابتدا و پیر مرے اس کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد
ہیں۔ اور وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش کے لئے داخل کیا جائے گا
(۱۶) دوسری آیت میں فرمایا کہ جو لوگ مرتد ہو گئے۔

تھان کی سرکوبی کے لئے اللہ ایسی قوم لائے گا۔ جو
اللہ کو محبوب ہوگی۔ اور وہ اللہ کو محبوب رکھیں گے
جو مسلمانوں کے سامنے حقیر اور کافروں پر سخت ہوگی۔

مزدگار اہلی سے بھی بدتم ہے۔ ہندوؤں یا عیسائیوں کی طرح اس کو ذی یا ستاس بھی نہیں قرار دیا جاسکتا ہے بلکہ اس کو اقلیت قرار دیا جاتے۔ مزدکار اور مول کا بھی ہر تہ ہے اور باقی کی سزا سب جانتے ہیں کہ کیا ہے؟

بہر حال یہ تو ہے مزد کے متعلق اسلامی نظریہ اور فقہی احکام جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے بشریت اسلامیہ کے اس صاف اور واضح قانون کی روشنی میں۔

پہلا اصلی اور شہری مطالبہ تو یہی ہونا چاہیے کہ ان کو مزد قرار دیا جائے اور ان پر مزدوں کے احکام نافذ کئے جائیں۔

مگر کام حکومت کلب اور ان لوگوں کا ہے جن کے ہاتھ میں آج اقتدار کی جھانک ڈوبی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ

قانون اسلامی کو بحالی عامر بنائیں۔ کیونکہ صحیح اسلامی حکومت کا سب سے پہلا فرض یہی ہوتا ہے کہ وہ مزدوں کا

استیصال کرے۔ جیسا کہ مفسر نبی کریم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے کیا۔ افسوس آج صحیح اسلامی حکومت نہیں اور اقتدار کی ہانگہ دوران باقوں میں ہے جن کے دل و

دماغ پر فرنگیت مسما ہے۔ اس لئے عوام حضور نبی کریم علیہ السلام کے اس حکم کے پابند ہیں۔

کہ جب تم کوئی مفکرات دیکھو تو اس کو طاقت سے ختم کر دو۔ اور اگر طاقت و حکومت نہ ہو

تو پھر زبان سے جہاد کرو۔

اب دیکھنا کہ مطالبہ کہ مزدائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اس کے متعلق تو سب کو تسلیم کرنا پڑے گا

کہ اس مطالبہ سے مزدائیوں کو تقویت پہنچے گی۔ چنانچہ جمیعہ کے مشیر احمد علی نے بھی بصیرت میں لکھا ہے۔

کہ ہم جانتے ہیں کہ اس سے مزدائی

صاحبان کو فائدہ ہوگا۔ جو حضرات مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے اور ان کے فائدہ المزم ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ اقلیت کے افراد ہونے کے اعتبار سے ایک دو نشستیں حاصل کر سکیں گے۔

اس لئے اقلیت والے مطالبہ کے متعلق ہارنا نہ

یہ ہے کہ یہ مطالبہ ایک نہایت ہی نیچے درجہ کا مطالبہ ہے اور مزدائیوں کو مسلمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ وہ ان کے متعلق اپنا اصلی مطالبہ نہیں پیش کر رہے۔

حکومت کو بھی اپنی پہلی فرصت میں اس مطالبہ کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ کیونکہ اگر مسلمانوں نے اپنا اصلی اور شرعی مطالبہ پیش

کر دیا تو دست مشکل پر پھانسی کی مسلمان مزدائیوں کو اقلیت اس کے قرار دینا چاہتے ہیں

(۱) تاکہ ملت پر ظاہر ہو جائے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دعویٰ خارج از اسلام اور بدتم ہے۔

(۲) تاکہ پاکستان کی سالمیت کو برقرار رکھا جائے

(۳) مزدائیوں کو اصول اقلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

(۴) مزدائیوں کی خلافت پاکستان ساز خیل کو ختم کیا جائے۔

دفترون کے ختم نبوت نمبر کے لئے جی حضرت نے مفسرین

اور سال فرمائے اور ان کا حکم گنار سے افسوس الغرض کے جوابی مضمین کی وجہ سے آئندہ مفسرین درج نمبر نہ

ہونے کے تمام مفسرین انشاء اللہ دفترون کی آئندہ اشاعت پہ نمبریں درج کر دینے جائیں گے۔

خدا کی گول؟

نئی کیول بنے؟

مثنوی میں مولانا دہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ خلیفہ وقت کو جب خبر پہنچی تو اس نے اپنے مساجدوں سے کہا کہ ضرور وہ شخص یا تو پاگل و دیوانہ ہے یا بھوکا ہے۔ چنانچہ خلیفہ نے مدعی نبوت کو لایا اور بادشاہی خانہ میں مہم مہم کے کھانے چنوا دیئے۔ مدعی نبوت نے جب انوارِ اقسام کے لذیذ کھانے دیکھے تو بے تھاشا ٹھکنے لگا۔ خلیفہ وقت نے کہا مینی صاحب اب بھی سلسلہ اہلکارات جاری ہے یا نہیں۔ مدعی نبوت نے ہنہایت متانت سے جواب دیا جی ہاں۔

ابھی ابھی وحی آئی ہے میرا اب فرماتا ہے

اے میرے پیارے نبی اس بادشاہی خانہ سے

کبھی مت نکلنا۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ حضور خاتم المرسلین علیہ السلام و تسلیم کے بعد دعویٰ نبوت وہی کر سکتا ہے۔ جو یا تو دیوانہ۔ سرخا و پاگل ہو یا پیٹ سے بھوکا۔ اور دنیا کا سونہار اس کے دماغ میں پیدا ہو گیا ہو۔

چنانچہ بادشاہی بھیر مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھ لیجئے۔ آپ سیالکوٹ میں پندرہ روپے کے ملازم تھے۔ مگر پندرہ روپے میں شکم اٹھانے کی کون کون کی درخماستیں پوری فرماتے۔ اس لئے آپ نے سمجھ لیا کہ غریبانہ زندگی بسر کرنا برا مشکل کام ہے کوئی نیا سلسلہ جاری کرنا چاہیے تاکہ

ان کو آرام سے گذر جائے
عاجت کی آخر خدا جانے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مرزا صاحب نے اپنی زندگی کو رنگیں اور عیش و آرام سے گزارنے کے لئے کچھ دھار کئے۔ مگر جب ان دعووں سے پیٹ کی خواہش پوری نہ ہو سکی تو آپ نے نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا اور بی بی جانے کے بعد اب مرزا جی کی پانچویں گلی میں ڈب گئیں۔ وہ وہوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ فرنی۔ زونے پلاؤ۔ قورے میسر آنے لگے۔ کبھی ماحجے خاں کا مٹی آرڈر آیا اور کبھی شمس الدین پٹواری نے اپنے اکرام کی بارش کر دی۔ اور پھر "مہرت" نیچی۔ نیچی جناب حیراتی صاحب نے بھی اہلکارات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور یہ اہلکارات بھی صرف وہوں کے متعلق ہی ہونے لگے

چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں "ایک دفعہ شفیع علی پور پر ۵۷ یا ۵۸ روپے دیکھائے گئے اور یہ بھی اہام ہوا کہ ماحجے خاں کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری صنم کا پکڑو سے بھیجنے والے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد کارڈ آیا جس میں لکھا تھا ۴۰ روپے ماحجے خاں کے بیٹے اور ۴۰ روپے پٹواری کی طرف سے تھا۔ (نزول المسیح ص ۱۱۱) (مکاشفات ص ۱۱۱)

پھر فرماتے ہیں :-

ایک دفعہ مجھے قطعی طور پر اہام ہوا کہ اکیس روپے آئیں گے۔ اذکم نہ فرادہ۔ (نزول المسیح ص ۱۱۱) چنانچہ اکیس روپے آ گئے۔

اور فرماتے ہیں :- ایک دفعہ مجھے وحی مانی کہ خلیفہ انان ذیرہ افضل خلیفہ میں نے سب کو اطلاع دے دی کہ

ہے۔ کہ مرزا جی نے یہ دھوکہ صرف حصولِ زر و ثمن کے لئے دیا تھا۔

کیوں مرزا ایٹو!

وزراءِ انصاف سے کہنا۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایسے ہی بھروسے تھے۔ اور کیا نبی علیہ السلام کو بھی دنیا اور روپوں کی ایسی دلچسپی تھی۔ یہ کیسی عجیب کی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو مرزا جی منہ پر صفاتِ محمدیہ بھنے کے دعوے دار ہیں اور اپنے آپ کو حضور عیسیٰ اللہ علیہ وسلم کا نقل و عکس قرار دیتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دنیا کے طالب ہیں۔ جس کو خاتم النبیین علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ ”دنیا مردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں۔“ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی مقدس زندگی کے ساتھ مرزا جی جیسے پلٹے اور دنیا پرست انسان کی زندگی کو لانا بدترین گناہ ہے کہیں مرزا جی اور کہاں خاتم المرسلین۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

بدستھی

پھر جس طرح مرزا جی کو وحی۔ الہام، خواب اور دیوارِ مردہ سے پیسوں کے آتے تھے ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کو ختمِ مستم کے لہذا لکھانے اور مٹھانیاں بھی دکھائی دیتی تھیں۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) ایک خوان میرے پیش ہوا۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ فرنی بھی رکھا ہوا تھا۔ فرنی۔ عیسائیوں کا چھ لاد (شاید یہ بھی فرشتے سے کہا ہو گا) تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا۔ فرنی اور فالودہ سے کہے۔ (ایک مرتبہ ۲)

اور کھینے۔

آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوشنودی ایک

۱۵۱
کہ اس نام کے کسی شخص سے روپیہ آئے گا۔ نذولِ کلمہ ناظرین ان تمام العادات سے ظاہر ہوا کہ مرزا جی نے نبوت کی دکان صرف اس لئے چھائی تھی تاکہ روپوں کی بادشاهی میں ہر جائے رسمی لان کا دعویٰ نبوت صرف دنیا طلبی کے لئے تھا اور اسی لئے نبی بنے تھے۔

بلی کو خواب

پھر جس طرح بلی کو خواب میں بھی چھڑے نظر آتے ہیں ٹھیک اسی طرح آپ کو بھی خواب روپوں پیسوں کے آتے تھے۔ چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں:-

”دو یا میں دیکھا کہ ایک لٹا ہے جس میں سے کچھ پیسے نکل کر باہر آگئے ہیں۔“ البدر ص ۱۵۵ اور فرماتے ہیں۔ ”دو یا میں دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری سامنے پیش کرتی ہے۔“ البدر ص ۱۵۵ اور کہتے ہیں۔ ”اور عالم کشف میں دیکھا آسمان پر سے ایک روپیہ اتر آیا اور میرے ہاتھ پر پڑ گیا۔“ کشفات ص ۱۵۵

پھر فرماتے ہیں۔ کہ ہر شخص جانتا ہے جو میرے اس زمانہ کا دافع ہے۔۔۔۔۔ مجھے نقصان پہنچے۔ دستِ خوان اور روپی کی فکر تھی۔ گلاب (یعنی بعد از دعوتِ نبوت) اس نے کئی لاکھ آدمی کو میرے دستِ خوان پر روٹی کھلائی۔ ڈاکخانہ والوں سے پوچھا کہ کس قدر روٹی اس نے بھیجا میری دانست میں اس لاکھ سے کم نہیں اسے ایمان والو کو کمرہ مجروح ہے یا نہیں؟۔ نذولِ کلمہ ص ۱۵۵ دیکھئے اس زبان میں مرزا جی نے خود اقرار کیا ہے کہ دعویٰ نبوت سے قبل مجھے اپنے دستِ خوان کی فکر تھی۔ صرف اپنے پیٹ کے بھرے میں مصروف رہتا تھا مگر جب میں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو میری پانچوں گلیں میں ڈوب گئیں۔ جس سے یہ چیز بنگالی دھنچ ہو جاتی

آپ ہی دیکھی (مکاشفات ص ۴) شاید یہ برقی دکھانے
 والا جناب خیراتی صاحب ہوں گے)

پھر فرماتے ہیں :-

روزانہ میں کسی نے بیرون کا ڈھیر عاید پانی پڑا کر
 رکھ دیا۔ (مکاشفات ص ۴)

معلوم ہوتا ہے پچیس میں مرزا جی کو بیرون سے
 بڑا پید ہوگا۔ بھی تو خواب میں بھی نظر آ گئے۔

پھر فرماتے ہیں :- روزانہ خواب میں دیکھا کہ کسی نے
 کچھ گھریں اور پیر کے ہوتے پیش کئے (مکاشفات ص ۴)
 اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ زیادہ چیزیں کھانے

سے باخبر ہو جاتے ہیں۔ اور نہ معلوم یہ سیر - فرنی - برنی
 وغیرہ مرزا جی نے ایک رات ہی میں تمام فرمائیں پائی
 و ست یہ خواب پیش ہوتے رہے۔ مگر اغلب یہ ہے کہ
 یہ سارے بیرون ابرویوں اور فرنی اور فالودوں کے

خواب ایک ہی رات میں پیش آئے اور مرزا جی بغیر ذکر
 لئے یہ سب گروہ ایک ہی سانس میں ختم کر گئے۔ جس کی
 وجہ سے یہ بھی ہر جانے کا اندیشہ قوی پیدا ہو گیا۔ مگر نہیں
 جناب گھر لے کر کوئی بات نہیں ہے۔ مرزا جی کا خدا
 کوئی ایسا دیا تو تھا ہی نہیں بلکہ حکیم تھا۔ جب مرزا جی

کے ہر بان خدا نے سب کچھ کھل دیا تو اب ہوئی فکر
 بد تھنی کی۔ کہ کہیں یہ فالود و برنی اور پکے ہوتے پیرا
 رنگ نہ لائیں۔ چنانچہ اس کے اختتام کے لئے کہ
 باخبر نہ ہو رہے تھے۔ مرزا جی کے خدا نے کرم فرمایا۔

چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں :-

روزانہ میں کسی نے ہمارے ہاتھ پر سوائف رکھ دی
 (مکاشفات ص ۴)

لیجئے جناب۔ بد تھنی کا تھنہ بھی پاک ہو گیا اور حضرت
 صاحب بخیر ذکر لئے سب کچھ مجھ کر گئے۔

نبوت کا چور :-

بیان کیا مجھ سے :- والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ حضرت صاحب
 (یعنی مرزا قادیانی) ساتھ ساتھ کہ جب میں بچہ تھا۔ تو ایک دفعہ
 بعض بچوں نے مجھے کہا کہ بڑا ڈا۔ اپنے گھر سے بیٹھا ڈو۔
 میں گھڑیا۔ اور بغیر کسی سے پوچھے ایک برتن میں سے
 سفید روڑا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور رات
 میں ایک مٹھی بھر منہ میں ڈال لی۔ پس پھر کیا تھا۔ میرا دم
 کک گیا اور برقی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں
 نے سفید روڑا کچھ کر جیبوں میں بھر رکھا تھا۔ وہ بوڑا نہ تھا بلکہ
 پسا ہوا ٹکڑا تھا۔

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ یہ کارنامہ کس ذات شریف
 کا ہے۔ یہ کارنامہ جناب امین الملک سے سنئے بہادر مروتا
 غلام احمد قادیانی کا ہے۔ اور آپ کے اس کارنامہ کو
 مرزا صاحب کے لخت جگر نور نظیر زبیر الدین سے کتاب
 سیرۃ المہدی کے صفحہ ۲۲۶ پر تحریر فرمایا ہے

یعنی مرزا زبیر الدین کہ والدہ اپنے شوہر کا مقدس
 بچپنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کو بچپن میں چور کا
 کی عادت تھی کہ اس کام کے لئے ان کے ساتھی بچوں کی
 نظر انتخاب بھی صرف حضرت صاحب پر ہی پڑا کرتی تھی
 اسی لئے کہ ہر کسے داہر کا رہے ساقند

اب آپ ہی بتائیے کہ جس شخص کا بچپن چوری میں گزرا
 ہو اور جس کو لڑکے چوری کرنے کے لئے خاص طور پر منتخب
 کرتے ہوں وہ شخص بڑا سوکر چوری کرنے سے کیونکر باز ہو سکتا
 ہے۔ اسی لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مرزا جی نبوت کے
 جو ہیں اور جس طرح جو مال مسروقہ کا مالک نہیں ہوتا اسکا
 طرح مرزا جی تاج نبوت چرا کر ہی نہیں کھلا سکتے۔

پلوہ کی شراب

نہی اور شراب۔ یہ کبھی آپ نے نہ سنا ہوگا۔ مگر پنجاب کے بناسیتی بنی مرزا غلام احمد قادیانی شراب و افیون بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۲۹ء لکھا ہے کہ

”حضرت مسیح موعود مرزا ابی فریاد کرتے تھے کہ بعض الہاء کے نزدیک افیون نصف طب ہے۔ حضرت مسیح موعود نے تریاق الہی ایک دوا بتائی اس کا بڑا جزا افیون تھا۔ اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول کو حضور پیدائش سے زائد فیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران میں استعمال کرتے تھے“

اور نیلے خطوط مرزا بنام غلام احمد ص ۱۷۸ کتابات مرزا ابی حکیم محمد حسین قریشی کو لکھتے ہیں۔

”اس وقت میان یار محمد کو بھیجا جاتا ہے آپ اپنا خریدنی خریدیں۔ اور ایک بوتل ٹانک دوائی کی پلوہ کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک دوائی چاہیے اس کا کھانا ہے۔“

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت ٹانک دوائی کی حقیقت لاہور پلوہ کی دکان سے دریافت کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواب دیتے ہیں۔ ٹانک دوائی ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو دایمت سے سرند برتنوں میں آتی ہے۔ (سودائے مرزا ص ۱۷۸)

مجھے آپ مطلب یہ ہے کہ شراب قادیانی نبوت میں شاید جائز ہوگی یہی وجہ ہے مرزا ابی ان غشیات کا استعمال کرتے تھے۔ اور افیون کھاتے تھے۔ شراب اور اگلے درجے کی شراب منگاتے تھے۔ مگر پھر بھی نبی تھے یہی وہ خصوصیات جو اس سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

پچی پچی

حقیقت الہی کے صف ۳۱ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔ کہ مارچ ۱۹۱۱ء کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سارے میرے سامنے ڈال دیا میں نے اس کا نام پچی پچی اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ نام تو ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے پچی پچی سبحان اللہ مرزا ابی کے فرشتہ کا کیا پیارا نام ہے اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ مرزا ابی کا فرشتہ جھوٹ بچنے کا عادی ہے تو جس کے پاس ایسا فرشتہ آوے وہ کیا ہوگا۔ مثل مشہور ہے۔ جیسی روح دیے فرشتے

پیر منٹ

مرزا ابی کے الہامات تو بڑے عجیب غریب تھے۔ اخبار الحکم قادیان ۲۷ فروری ۱۹۵۱ء میں لکھا ہے کہ (حضور مرزا ابی کی طبیعت اس قدر تھی۔ بحالت کشتی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا تھا۔ خاکہ پیر منٹ۔ ایک دفعہ مرزا ابی کو الہام ہوا کہ کم ہائے توارا کرد گستاخ۔ براہین احمدیہ ص ۵۵۵ لیکن پھر مرزا ابی کے فرزند دینار خلیفہ جی ثانی نے الفضل ص ۲۳ جنوری ۱۹۵۱ء میں لکھا۔ کہ ”آواز ہے وہ شخص جس نے کہا کہ کم ہائے توارا کرد گستاخ کیونکہ خدا کے کم ہائے گستاخ دیکر کشتی نہیں بنایا کرتے۔“

مجھے آپ یہ ہے باپ بیٹے کی جنگ۔ بھو مرزا ابی کے بعض الہام ایسے بھی ہوتے تھے۔ جن کو ان کے فرزند اور جند خلیفہ ثانی غلط قرار دے دیا کرتے تھے۔

رحم پر مہر

مرزا ابی نے حقیقت الہی کے صف ۳ پر موعود ص ۱۷۸ لکھا کہ نبی کے متعلق لکھتے ہیں۔ اس کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ان شانہ کھولا جتر گویا اس دم سے خدا

نے اس کی بیوی کے رحم پر ہر نگاہی اور اس کو یہ الہام کھلے
کھلے مفکر میں منساویا گیا کہ اب موت کے دن تک تیرے
گھر اولاد نہ ہوگی اور نہ اس کے سلسلہ چلے گا۔

ذرا غور کیجئے۔ مرزا جی کا خدا جب کسی کی بیوی کے
رحم پر ہر نگاہ سے تو یہ ہر توڑ کر خود اس مادہ کا بچہ بھی باہر نہ آسکے
اور اولاد کا سلسلہ نہ چل سکے۔ لیکن جب حضور خاتم المرسلین
علیہ السلام کا بچا خدا نبوت پر ہر نگاہ سے تو ایک بچا مسیحا
برسی کا بوجھ خانی "کسی نہ کسی طرح ہر توڑ کر باہر آجائے۔
اور نبوت کا سلسلہ جاری رہے۔

خاتم الاولاد

مرزا جی تریاق القلوب میں لکھتے ہیں۔ اسی طرح میری
پیدا آتش ہوئی۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام
جنت تھا۔ پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی اس کے بعد میں
نکلے۔ اور میرے بعد میرے والدین کے ہاں کوئی لڑکا یا
لڑکی نہ ہوئی۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

کچھ سمجھے آپ؟ مرزا جی جب اپنی والدہ کے پیٹ
سے نکلے تو دروازہ بند ہو گیا۔ اب ان کی والدہ کے
پیٹ مبارک سے نہ پہلی لڑکا لڑکی نکل سکے اور نہ علی
برہنہ کی غیر تشریحی لڑکا لڑکی برآمد ہو سکے کیوں۔ اس لئے
کہ مرزا جی خاتم الاولاد ہیں کہ نکلے تھے اور پچھانک بکلی
بند ہو چکا تھا۔ بعد خاتم الاولاد کے بعد بھی کوئی اولاد
باہر آسکتی ہے؟ ہرگز نہیں اور اگر اس کے بعد بھی کوئی
اولاد ان کی والدہ کے پیٹ سے باہر آجاتی۔ تو وہ بنا پستی
اور نفی ہی ہوتی۔ یہی حال مرزا جی کا ہے۔ وہ حضور
خاتم المرسلین کے بعد نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں اس لئے
مرزا جی نبی تو ہیں مگر نفی۔ بنا پستی اور کتاب نبی ہیں۔

گویا بچے ہی تھے۔

مرزا بشیر الدین صاحب سیرۃ الہدی حصہ اول

کے منکب پر لکھتے ہیں۔ کہ لڑکی بیوی سے حضرت مسیح موعود
کے دور کے پیدا ہوئے۔ یعنی مرزا سلطان احمد مرزا
فضل احمد۔ حضرت صاحب ابھی گویا بچے ہی تھے
کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے۔

واقعی ایک بچہ کا بچہ پیدا کرنا بہت بڑا معجزہ ہے
مرزا صاحب کی نبوت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا
ہے۔ کہ انہوں نے "بچے ہی تھے" کی حالت میں ایک بچہ
پیدا کر دیا۔ امت مرزا ئیہ اس سے مرزا جی کی نبوت کا
استدلال کیوں نہیں کرتی۔

بچے دی ماں۔

مرزا بشیر احمد صاحب سیرۃ الہدی حصہ اول کے
صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔ کہ بیاں کیا مجھ سے حضرت
والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل ہی سے
مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر
بچے دی ماں کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی جس
کی وجہ یہ تھی۔ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو ان
سے سخت بے رغبتی تھی۔ اس لئے حضرت
مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔

گھر کا بھیدی لٹکا ڈھلے۔ جب ترک کر دی تھی تو
مرزا فضل احمد کہاں سے تشریف لے آئے۔

ایک اور نمائشا

مرزا جی فرماتے ہیں ۱۳ ستمبر ۱۹۱۷ء اللہ تعالیٰ
بہتر مانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی۔ حالانکہ
اللہ تعالیٰ نے پندرہ سو برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد
دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں
پیدا ہو گئے تھے اجازت حکم قادیان جلد ۵ ص ۳۵۔

کیا قناش ہے جب پندرہ برس کی عمر کے درمیان جبکہ آدمی پورا بالغ نہیں ہوتا۔ مرزا جی کے ہاں مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تو مرزا فضل احمد زیادہ سے زیادہ دس گیارہ برس کی عمر میں جبکہ انسان حقیقی بچہ ہوتا ہے پیدا ہو گئے یعنی مرزا جی کی نبوت کا ایک زہر مسیت کا نامہ یہ بھی ہے کہ انہیں فضل احمد کی والدہ سمجھے دی ماں سے اوائل ہی سے بے تعلقی تھی۔ اور انہوں نے اوائل ہی سے مباشرت ترک کر دی تھی اور ان کی عمر بھی دس گیارہ برس کی تھی۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے بطور اعجاز پیارے دوزخ کے پیدا کر دیئے (بھان اٹھ) واقعی یہ بھی نبوت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔

جائے نفرت۔

مرزا صاحب اپنے متعلق خود فیصلہ کرتے ہیں اور صاف طور پر اعلان فرما رہے ہیں کہ کرم خاکی ہوں میرے پیارے اور آدم زادوں ہوں بشر کی جگہ نفرت اور انسانوں کی عار

اب اس کی تفصیل کی ضرورت تو شاید نہ ہوگی کہ بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار کیا چیز ہوتی ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں، اور مرزائی حضرت اس پر ایمان لائیں کہ مرزا کی حیثیت صرف یہ تھی کہ وہ "انسانوں کی عار" اور بشر کی جگہ نفرت تھے۔ نبی ولی نہ تھے۔

احمدیوں کا اقرار

مراتی نبی

"میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا وہ جلدیبا اس نے چھٹی ہوتی ہوں گی تو اس کی طرح مجھ کو وہ بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مرق اور کثرت بول" (راہنما بدین سرور محمدی ص ۱۵۵) (کالم نمبر ۲) اور سالہ احمدی مخالفین جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۳۳۱

(۲) جو دھڑکی ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب

احمدی لکھتے ہیں حضرت صاحب (یعنی مرزا صاحب) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ درد سر۔ کئی خواب۔ تشنگی دل اور بد چمنی۔ اسہال۔ کثرت پیشاب اور

مراتی دیگر کادروت ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ مصیبتیں درگاہ تھا (دیور با بیت ماہ مئی ۱۹۵۲ء نمبر ۲) (۳) یہی ڈاکٹر صاحب برصوفت تحریر فرماتے ہیں "حضرت صاحب (یعنی مرزا صاحب) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مرقا ہے مگر جہاں تک مجھ کو علم ہے انہوں نے اس تفصیل یا علامات کی تشریح نہیں فرمائی۔ یونانی میں مرقا اس پردے کا نام ہے۔ جو احتشاء الصدک کو احتشاء البطیس سے جلد کرتا ہے اور معدہ کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل خفس میں کام آتا ہے پر اس نے سورہ مضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنگی سا ہوتا ہے۔ بد چمنی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔ لیورب کے برعکس کہ یہ اس مرض (باقی صفحہ ۱۱)

مرزا یوں کے ناپاک عزائم اور عقاید

حکومت پاکستان
اور
ملت اسلامیہ کیلئے علمی و فکری

مرزا یوں کے عقاید

۱۔ تمام مسلمان کافر ہیں۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود
مرزا کے بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے
مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۃ اسلام
سے خارج ہیں۔ (آئینۂ صداقت ص ۳۵ مصنف سید محمود)
(۲) مرزا کے معجزات کو نہ ماننے والا شیطان ہے
خدا نے مجھے بڑا دانشمات (معجزات) دئے ہیں
لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں سے شیطان ہیں۔ وہ
انہیں مانتے۔ (پیشہ معرفت مصنف مرزا غلام احمد)
(۳) مرزا کو نہ ماننے والا جہنمی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے۔ جو شخص مرزا کو نبی
نہیں مانتا وہ کافر اور جہنمی ہے۔ (انجام اکہم ص ۱۰۰ مصنف
مرزا غلام احمد)
(۴) مرزا کے مخالف جنگلوں کے سوراہے۔

مرزا غلام احمد کے مخالف جنگلوں کے خنزیر اور
ان کی عورتیں کیتوں سے بدتمیز ہیں۔ (انجم الحدی ص ۱۰۰)
مصنف غلام احمد

(۵) غیر احمدی ہندو اور عیسائیوں کی طرح کافر
ہیں۔ (حکمت اللہ ص ۱۰۰ مؤلف بشیر الدین)
(۶) مرزا کا شکر کنجریوں کی اولاد ہے۔

جو شخص میرے دھوے (نبوت) کی تصدیق نہیں
کرتا مجھے قبول نہیں کرتا۔ رندوں (کنجریوں) کی اولاد
ہے (آئینۂ کالات اسلام ص ۱۰۰ مصنف مرزا غلام احمد)
(۷) مسلمانوں سے رشتے ناطے جائز نہیں۔

مسلمانوں سے رشتے ناطے جائز نہیں۔

غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور
علاوہ اس کے وہ نکاح جائز نہیں ہے (برکات خلافت
ص ۳۰ مصنف مرزا بشیر الدین محمود)

(۸) غیر احمدی کے پیچھے ناز جائز نہیں۔

غیر احمدی کے پیچھے ناز جائز نہیں۔ باہر سے لوگ
بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں۔ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے
اتنی دفعہ میں ہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے ناز
پڑھنی جائز نہیں۔ جائز نہیں (انوار خلافت ص ۱۰۰)
مصنف مرزا بشیر الدین

قرآن رسول اکرم ﷺ فاطمہ الزہراء اہل بیت کی لوہین

(۱) رسول اللہ پر بہتان۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سور کی چربی اور
پنیر کھا لیتے تھے (معاذ اللہ) الفضل ص ۲۲ فروری ۱۹۲۲ء
(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر۔

اسی نظم کے دو شعر جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے
اس کے ایک مرید اکل نامی نے پڑھی اور خوش فطرت لکھے ہوئے
قطعے کی صورت میں مرزا کو پیش کی جسے مرزا صاحب جہنم
تقلے کہہ کر اپنے ساتھ اندر لے گئے۔

محمد پھر آئے ہیں ہم میں اور گئے جو حکم میں اپنی
مخبر دیکھنے میں جس نے کمال غلام احمد کو دیکھے قادیانی میں
(الفضل ص ۱۰۰ مؤلف بشیر الدین)

(۳) مرزا صاحب کا دعویٰ کہ میں محمد یوں
منعم مسیح زبان ومنعم کلیم خدا منعم محمد د احمد کہ بیچنا باشد
رتبہ میں مسیح ہوں اور موسیٰ کلیم خدا ہوں میں محمد ہوں
احمد محبت ہوں۔

(۴) تراق القلوب مصنف مرزا غلام احمد (مد)

(۵) اس وحی اعلیٰ میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول
بھی (ملکی غلطی کا اذکار)

(۶) خدا نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔

(۷) ایک غلطی کا اذکار مصنف مرزا غلام احمد

(۸) ہر شخص ترقی کر کے محمد سے بڑھ سکتا ہے
یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے
اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ جتنے کہ محمد رسول

کے بھی بڑھ سکتا ہے۔ ۱۹۲۵ء

روزانہ البشیر الدین، ایثار الفضل قادیان، ۱۷ جولائی

(۹) قرآن پاک کی ہے حرمتی۔

اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن وحدیث گالیوں سے
پوسے واذالہ اور ام حصہ اول ص ۱۱

(۱۰) حضرت فاطمہ الزہراء پر اہتمام

حضرت فاطمہ نے کشتی حالت میں اپنی زبان

پر میرا بر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے مولا

دو ایک غلطی کا اذکار مصنف مرزا غلام احمد

(۱۱) امام حسین علیہ السلام کی توہین۔

کریمیت سیر برائے امام حسین است و دیگر برائے

دوسرے، میری میر سہ وقت کرے میں ہے۔ میرے

گریبان میں سرخسین ہیں۔ نزول المسیح ص ۵۵ مرزا

غلام احمد

دوسرا باب

مرزا یوں کے عزائم

(۱) ہم چاہتے ہیں کہ اٹھ ہندوستان بنے
۔ قریبیت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط زمین

جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک
نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس

مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع
بیس مہیا کی ہے۔ پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان

کو ایک سیچ پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے
میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے

ہیں کوشش کرنی چاہیے۔ کہ ہندو مسلم سرال اٹھائے
ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تاکہ ملک کے حق

بخرے نہ ہوں۔ بیشک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر
اس کے نتائج بہت شاندار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تاکہ احمدیت میں
وسیع بیس پڑتی کہے۔ چنانچہ اس مدعا پر میں ہی

طرح اشارہ ہے ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ خرق
ہو۔ اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں۔

مگر یہ محال ہے عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ
کہ اٹھ ہندوستان بنے۔ ۱۹۰۷ء

(۲) ترقی یافتہ ہندوئیں احمدی۔ مندرجہ ایثار الفضل ۱۵ اپریل

(۳) ہم تقسیم ہند پر بدامنیوں کی رضا مند ہوتے

اور کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد
ہو جائے۔

”میں قبل غازی بن چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی

مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن

قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا

جی پڑے یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر
دفا مند رہنا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ غم و غنا
سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد
متحد ہو جائیں۔

(بیان مرزا بشیر الدین محمود اخبار الفضل ۱۹/۸/۵۷ء)

(۳) حکومت کے خواب۔

تم (مرزائی) اس وقت تک اس میں نہیں سمجھتے
جب تک تمہاری اپنی بادشاہت نہ ہو۔

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۵۷ء)

(۴) ۵۲ برس میں مخالفوں کو مرزائی سمجھتے
پہلے مجبور کر دو۔

۱۹۵۲ء کو گذرے نہ دیکھتے۔ جب تک کہ
امدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے
کہ اب امدیت (مرزائیت) مگائی نہیں جاسکتی اور
وہ مجبور ہو کر امدیت کے آغوش میں آگے۔
(۶ اپریل ۱۹۵۲ء)

(۵) انہیں اساتے ٹکڑوں پر قابض ہونا چاہئے۔

جب تک سارے ٹکڑوں میں ہمارے آدمی موجود
نہ ہوں۔ ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔
مثلاً ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں میں سے فوج ہے۔ پولیس ہے۔
ایڈمنسٹریشن ہے۔ ریوے ہے۔ فائننس ہے۔
ایکاؤنٹس ہے۔ کسٹمز ہے۔ انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھویں
موسم کے نمونے نیچے ہیں۔ جن کے ذریعے سے جماعت کے
حقوق محفوظ کر سکتی ہے۔ پیسے بھی اس طرح کما سکتے

جانتے ہیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں۔ اور
ہر طرح ہماری آواز نہ سنی سکے۔ (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۷ء)
(۶) ہمارا مقصد مرزائیت کا پھیلنا ہے
ہماری اصل غرض امدیت کا پیلا ہونا ہے۔ اور یہ

اُنکی دقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم مجبورانہ تبلیغ کریں۔
(الفضل ۷ اپریل ۱۹۵۷ء)

جماعت احمدیہ کی تلوار۔

”حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں تہدی موعود
ہوں اور گورنمنٹ برطانوی میری وہ تلوار ہے۔ جس کے
مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے
کا مقام ہے کہ پھر احمدیوں کو اس فتح (بغداد) سے کیوں
نہ خوشی ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی
نمک دیکھنا چاہتے ہیں؟

(چودھری مسٹر ظفر اللہ خان صاحب سی پرنٹنگ کلام کی کاپی
میں مصروف ہیں) (اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۱)

انگریزوں سے وفاداری اور ان کا خود کاشتہ بودا ہونا
ان کی سلطنت کو مکرمینہ سے اشرن اور قابل شکر سمجھنا اس
س کے مختصر حوالہ جات مثلاً کیے جا رہے ہیں۔ انگریزوں
کی حکومت کو مثلاً نے اعلان کی نظامی سے نجات حاصل کرنے
کے لئے جو بھی تحریک ملی اس کی مخالفت پر لاکھوں روپیہ
لے کر خرچ کیا گیا کہ جس طرح بھی ہو سکے سلطنت برطانیہ کی
خوشنودی حاصل کی جائے۔ مرزا بشیر الدین نے خود
اس کا اعتراف کیا جس کی شہادت مولوی محمد علی مرزائی
ام جماعت احمدیہ لاہور نے دی ہے۔ چونکہ اس وقت
انگریزوں کی حکومت قحی اس لئے اس کی وفاداری لازم
اور داخل ایمان تھی۔ مگر سب اس نہرو کی حکومت قائم
ہو گئی۔ تو اب الفضل کی طرح سرکاری ملاحظہ ہو۔
کانگریس ”بے شک کانگریس کے اصول بڑے جمہوری تھے
(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۵۷ء)

”تقسیم اصولاً غلط ہے“

ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی
کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہر تقسیم اصولاً غلط ہے۔
(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۵۷ء)

ہم ہندوستان حکومت کے وفادار ہیں۔
 ”مسٹر گاندھی کی موت کا پیغام جو میر مرزا نے
 نے بھیجا۔ اس میں ہندو نہرو کو لکھا۔ اور ملکا لکھا ہے
 ”تو اچھا تھا ہے کہ جاو جو داس کے کہ
 ہمارے مقدس سر کرنے سے نہرو دسٹی نکالا
 گیا ہے۔ ہم آپ کے اور آپ کی حکومت
 کے خیر خواہ ہیں۔“ (انفصل ۱۲، فردوسی)
 انگریزوں سے سرکشی خدا اور رسول سے سرکشی کے
 مترادف ہے۔

”میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی
 ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی
 اطاعت کرے اور دوسرے اس سلطنت کی جس نے
 امن قائم کیا ہے۔ سورہ سلطنت برطانیہ ہے۔ اگر ہم
 گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا
 اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ (اشہادات القرآن)
 انگریزی سلطنت رحمت اور جہاد بدترین مسئلہ۔
 ”انگریزی سلطنت بھی تمہارے لئے ایک رحمت ہے
 تمہارے لئے ایک برکت ہے تمہارے مخالف جو مسلمان
 ہیں ہزاروں جہاد سے انگریز بہتر ہیں۔ ظاہر ہے کہ انگریز
 کس انصاف کے ساتھ ہم سے پیش آئے ہیں۔ یاد رکھو
 کہ اسلام میں جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری
 ننگہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا
 کوئی مسئلہ نہیں۔“ (تبلیغ رسالت جلد ۱ ص ۱۸۰)
 ”یہ یہ امن نکتہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں“
 اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص
 فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو
 بنالی ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ میں حاصل ہے
 نہ یہ امن کہ مظلوم میں مل سکتا ہے۔ نہ مدینہ میں اور نہ

سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں (تاریخ القلوب ص ۲۲۵)
 انگریزوں کا خود کا شستہ پودا۔

”التماس ہے کہ سرکارِ دولتِ ہندالیہ خاندان کی
 نسبت جس کو یہاں برس کے متواتر تجربہ سے آیا ہے خدا
 جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کا شستہ
 پودے کی نسبت نہایت حرم اور اہلیہ طاؤر تحقیق اور
 توجہ سے کام لے۔ اور اپنے ماتحت حکام کو ارشاد فرمائیے
 کہ یہ بھی اس خاندان کو ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص
 کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص غنایت
 اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار
 انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہائے اور جان دینے
 سے فرق نہیں کیا۔ نہ اب ہی فرق ہے۔“

اور درخواست مرزا صاحب بھنور حضرت گورنر ہند
 پنجاب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱ ص ۱۸۰

تیسرا باب

مسٹر ظفر اللہ اور پاکستان

(۱) قرار داد پاکستان پر ظفر اللہ کی تصریحات۔
 جہاں تک ہم نے اس پر غور کیا ہے ہم اسے مجذوب
 کی برادری اور ناممکن اہل خیال کرتے ہیں (ڈیوانہ ڈانڈیا)
 مندرجہ بالا سوال سے صحت عیاں ہے کہ مسٹر ظفر اللہ
 پاکستان کے غورے کو ایک مجذوب کی طرح سمجھتے ہیں۔
 دیگر پاکستان کا غورے لگانے والوں کو بالکل خیالی کرتے تھے۔
 اور اپنے خصوصی عقیدہ کی بناء پر یہی خیال کرتے تھے کہ
 انگریز حوائج کے نزدیک اولی الامر ہے۔ ہندوستان سے
 نہیں جاسکتا اس لئے پاکستان نہیں بن سکتا۔
 (۲) پاکستان کی اطاعت کی بجائے اطاعتِ خلیفہ

ایک سس ۱۸ نومبر۔ ۶۷ ب فیملی میں نے امریکہ سے
بندوبست دار حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا
کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی پیشکش
کے فیڈرل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو مسئلہ فلسطین کے
تخصیص کتب میں پھرنے کی اجازت دی۔

(اجار الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء)
مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خزانہ
ذرائع خارجہ سے نہایت فائدہ اٹھاتے ہوئے مزاریت
کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں یہ ظاہر کرنے
کی ناپاک سازش کی گئی کہ پاکستان کا امیر مرزا بشیر ہے
اگر ایسا نہیں تھا تو شکریہ کا نام حکومت پاکستان کی بجائے
مرزا بشیر کو کس حیثیت میں ظفر اللہ خان نے دیا ہوا۔ یہ ایک
سیدھا سادہ سوال ہے جس کے جواب کے لئے عوام
مضطرب ہیں۔ وہ حیران ہیں کہ کیا کیسی کھیل جا رہی ہے

وزیر خارجہ یا مبلغ مرزا

۲۸ مئی ۱۹۵۲ء جمائے مبارک کراچی میں امریکا
کی جو دوروز کا نفرس ہوئی اور جس پر یہ حکومت کی
طرف سے پابندی پید کی گئی تھی۔ کہ کانفرنس میں کسی
اختلافی مسئلہ پر تقریب نہیں ہوگی۔ اس کانفرنس کے آخری
اجلاس میں سر ظفر اللہ خان قادیانی جو کہ ہر خشتی کی ذمہ
مندرجہ ذیل مسطور میں مزاریتوں کے اجار الفضل امر
میں کی شاعت سے نقل کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اس
تقریب سے مسلمان کراچی کی رپورٹ کے مطابق ڈیڑھ گھنٹہ
تک پاکستانی پولیس نے اشک آدگیس کے بہوں کا
استمال کر کے مسلمانوں کو موعوب کرنا چاہا۔ اور اندھا دھند
لاٹھی چارج کر کے انہیں کفر و ارتداد کی تبلیغ روکنے
سے بند رکھنے کی کوشش کی گئی۔

آخر میں چوہدری (سر ظفر اللہ خان) صاحب

نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے دعوے سے پہلے
مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت تھی۔ لیکن آپ کے دعوے
کے بعد یہ حالت بدل گئی کسی مسلمان کو آج بھی جب کسی
آریہ سے اہندہ یا عیسائی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تو
وہی وہ نلی پیش کرتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی کتب میں درج ہیں۔ کیونکہ ان دلائل کے بغیر آج چکا
نہیں۔ ان تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ مہریت
خدا تعالیٰ کا لکھا ہوا ایذا ہے۔ یہ پورا اسلام کی
معاہدات کے لئے کھرا کیا گیا ہے۔ جس کا وعدہ قرآن مجید
میں دیا گیا تھا۔

اگر تھوڑا خدا آپ کے دغلام احمد وجود کو
درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ
مذہب ہر ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسلام
بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک خشک و سخت
شمار کیا جائے گا۔ اور اسلام کی کوئی برتری
دیگر مذہب سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

المصلح کراچی ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء
منقول الفضل ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء

سر ظفر اللہ وزیر خارجہ کی نسبت

پاکستانی اخبارات کی رائے

(۱) وہ بہت بخوش گھڑی تھی جب چوہدری ظفر اللہ
کو وزارت خارجہ کا قلمدان سپرد کیا گیا۔

دہلی پاکستان لاہور

(۲) سر ظفر اللہ امر خارجہ میں پاکستان کو برطانیہ کا
خیمہ پر دار نہ بنائے۔ (نوائے وقت)

(۳) چوہدری ظفر اللہ خان اپنے ذاتی رجحانات کی
بنیاد پاکستان کی خارجہ جہت غلطی کا پیراہ فرق کر رہے

ہیں۔ (دشلم)

(۳) چوہدری ظفر اللہ خاں اپنے مذہبی عقاید کی بنیاد پر بھی انگریز کو اپنا آکا و مولا سمجھتے پر مجبور ہیں۔ اس کے علاوہ یہ واقعہ ہے کہ ڈپلومیسی کے میدان میں وہ کج تک کا حیا نہیں ہو سکے۔ (زمیندار ۲۳ مارچ ۱۹۵۲ء)

(۴) بہر حال یہ واقعہ ہے کہ اگر پاکستان کی خارجہ پالیسی ابھی تک مضبوط بنیادوں پر قائم نہیں ہو سکی تو اس کا حقیقی سبب ظفر اللہ خاں کی ذات ہے۔ جس کی خوش عقیدہ کا دامن بردار بننے سے بندھا ہوا ہے۔ ہندو ہمارے نزدیک اگر پاکستان کشمیر کے مسئلہ کو برسرِ ذرائع سے حل کرنے کا تمنا ہے۔ تو اسے اپنی خارجہ پالیسی پر اُس وقت تک نظر ثانی نہیں ہو سکتی جب تک چہرہ کا

ظفر اللہ خاں کو موجودہ عہدے سے ہٹا دیا نہیں گیا جاتا۔ (زمیندار ۳۱ مارچ ۱۹۵۲ء)

(۲) جہاں تک پاکستان کے خمیدہ طبعی و اخلاقی ہے ان کا ایک فرد بھی اس سے اختلاف نہیں کرے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ذریعہ خارجہ کی پالیسی ہر لحاظ سے ناکام ہو چکی ہے۔ ہم نے رشکو امریکی ہلاک سے ضرورت سے زیادہ دوستی کے نواز سے ناکام ہو چکی ہے ہم نے اینگلو امریکی ہلاک سے ضرورت سے زیادہ دوستی کے تعلقات بڑھا دیے۔ لیکن ہم دوستی سے ہمیں فائدہ کی بجائے اس نقصان ہٹا۔ کیونکہ اس سے بھارت کی سیاسی اہمیت بڑھ گئی۔ اور اس سے اس ہلاک نے سُنہ نامی قیمت دیکر اپنے ساتھ لایا۔ (آفاق سہ ماہی پر ۱۹۵۲ء)

(۵) چوہدری صاحب ان لوگوں میں ہیں جو ہر گورے کو تخت گور نہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کی مافوق الفطرت صلاحیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (تسلیم ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء)

(۱) مراتی نبی بقیہ۔ اکابر جس تخیل پر مبنی جاتا ہے اور رنگ اور ہوشیاری والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں دیتا۔ یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بد بعضی۔ اس سال اور دورانِ سر کی عموماً فحش رہتی تھی۔ (ریوربابت ماہ اگست ۱۹۵۲ء)

(۲) مراتی کا جو مرض حضرت صاحب (یعنی مرزا صاحب) میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی صحت۔ تفکرات۔ غم اور سہمہ ضم تھا جس کا نتیجہ دماغی صحت تھا اور جس کا اظہار مروری اور دیگر صفت کی علامات خلل دورانِ سر کے ذریعے ہوتا تھا۔ (ریوربابت ماہ اگست ۱۹۵۲ء)

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (یعنی میراں محمد) جو صاحبِ یرہ اللہ ہونے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی مروری کا دورہ ہو گا۔

(۶) نئی	صاحبِ مراق
بنی میں اجتماع توجہ	اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہوشیاری
بالا رادہ ہوتا ہے	دلوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں دیتا۔
جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ (ریوربابت ماہ مئی ۱۹۵۲ء)	جذبات اور خیالات پر قابو نہیں دیتا اور یہ بابت ماہ اگست ۱۹۵۲ء
ناظرین کو رام۔ یہ تمام قیاسات مرزائیوں کے کتب کی ہیں۔ ان میں غیر مبہم الفاظ میں یہاں قرآن کیا گیا ہے۔ کہ مرزائی مراتی اور یاگی تھے اور جہاں لگ اور مرزائی ہو جہ نبی کہتے ہو سکتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزائیوں کو خود قرآن ہے کہ مرزابی یاگی تھے تو پھر وہ ان کو نبی کیوں مانتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں حوریں۔ اپنے دربار میں ہیں وہاں ایمان دینا انت کہاں ہوتی رہتی ہے۔	

ختم نبوت از قرآن

فَاُولَٰئِكَ مَخْلُوقَاتُ آدَمَ اَحَدُهُنَّ مِنْ رِجَالِكُمْ ذٰلِكَ لَنْ تَرْضٰهُنَّ وَلٰكِنْ رَّضَوْنَهَا
فَاَمَّا مَا جَاءَكُمْ مِنْهُنَّ فَامْسِكُوا (چند رکوع)

اس آیت کا ترجمہ ہم خود نہیں کرتے۔ بلکہ
مرزا نہیں کے مطابق مادام کا کیا ہو تو یہی ہی پیش کرتے
ہیں۔ تاکہ ان پر قطعی حجت ہو۔ میرزا صاحب لکھتے ہیں
موسیٰ علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کا بایہ نہیں
مگر وہ رسول اللہ سے ختم کرنے والا نبیوں کا یہ آیت
مطابق بتا رہی ہے۔ کہ بعد ہمارے نبی موسیٰ علیہ السلام
اسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

صفحہ ۴۱۳ - ۴۱۴

وَلٰكِنْ يَّسْئَلُ اللّٰهُ وَخَالِعًا لِلّٰهِ الْغَيْبِ لَا تَعْلَمُ اَنّٰى
الْمُرْسَلِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ تَقْضِ مَتٰى نَبِيْنَا عَلٰى اللّٰهِ تَكِيْفًا
وَسَمِعْنَا مَا تَمَرَّ لَا نَبِيًّا وَّ يَخْبِرُ اسْتَشْنَاءُ وَ كُفْرًا
نَبِيْنَا عَلٰى اللّٰهِ فِى قَوْلِهِ لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ

بسیار واضح و اضمحلال ہیں

حجۃ البشریٰ صفحہ ۳۴ و مجلہ صفحہ ۱۶۸

قرحیمہ

کیا تم نہیں جانتے کہ اے بے سمجھ میرزا نبی کہ خدا
رحیم و کریم نے ہمارے نبی موسیٰ علیہ السلام کو بغیر کسی
استثنا کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور ہمارے نبی
موسیٰ علیہ السلام نے خاتم النبیین کی تفسیر لاینبی مہدی کے
ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور ظاہر
حق کے لئے یہ بات واضح ہے

مرزا صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں حدیث
کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ مخلوق کتاب الفتن میں نبیوں کو
ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نہیں ہے

شکرا اللہ کہ میان من اد صلح قناد
حوریاں قصں کنان ساغر تازہ زندہ

اگرچہ ہم نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر میرزا صاحب
کی زبان و قلم سے کی ہوئی پیش کر دی ہے جس کے بعد
کسی مرتضائی کو ہمارے ساتھ خاتم کے معنوں میں الجھنے
کا مطلقاً استحقاق باقی نہیں رہتا۔ مگر ہم اتمام حجت
کے لئے لفظ خاتم کے معنی و احوال سے پیش کرتے
ہیں وہ ہوتا۔

۱) مفردات راغب صفحہ ۱۴۲
لَفْظُ خَاتَمٍ كَيْ تَشْرِيحُ وَخَاتَمَةُ النَّبِيِّينَ لِأَنَّ
تَحْتَمُّ النَّبِيَّةَ أَيْ لَعَنَ مَا بَعْدَ مِنْهُ مَعْنَى خَاتَمُ خَاتَمِ
النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو کمال
اتمام تک پہنچا دیا۔ اس صورت میں آپ نے نبوت
کو ختم کر دیا۔

(۲) لسان العرب خَاتَمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ
انہم خاتم اور خاتم کے معنی ہیں آخر
(۳) تلحج العروس۔ وَفِيْ اَسْمَائِهِمْ سَلَامٌ
اَلْحَا قِمْدًا لِّمَا تَعْدُوْا الَّذِیْ عَقَمَ النَّبِيَّةَ الْبُحِيْمَ
اور خاتم اور خاتم قوم کے سب سے آخر کو کہا جاتا ہے
اور انہیں معنوں میں ارشاد خداوندی ہے۔ خاتم
النبیین یعنی آخر النبیین

مذکورۃ الصدر وحوالجات سے ثابت ہو گیا ہے کہ
خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں نہ کہ

افضل داعی کے ہے

سر خدا کہ عابد و ناہر کسے نکلت

در حیرتم کہ بادہ فردش از کجائید امانت شری

میرزا نیوں کا ایک ناہائز مطلب

میرزائی کہتے ہیں کہ لفظ خاتم خواتین کا کیا تقدیر ہے جس

کے حیرت کی طرف متناظر ہو تو اس کے معنی ہمیشہ

افضل کے ہوتے ہیں۔ میرزا نیوں کا قول تو تہذیبیہ مطالبہ

ہی صیح نہیں، کیونکہ جب ہم آیت خاتم النبیین

کے متعلق میرزا صاحب کا کیا ہوا ترجمہ کر کے ہیں

تو کہیں بغیر کسی میل و محبت کے اس کو تسلیم کر لینا چاہیے

مگر خیر ہم تہذیبی ناہائز دہی کرتے ہوئے یہ مطالبہ بھی

پورا کرتے ہیں، (ہندک عقائد) بیچئے! میرزا صاحب

ہی رقم طراز ہیں: اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی

یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ میرے ساتھ

ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے

وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا

تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں

ادھر کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے

خاتم الامداد تھا۔ تریاق القلوب صفحہ ۳۷۹

یعنی اسرائیل کے خاتم الانبیا کا نام ہو چیلے ہے

خاتمہ فقرۃ الحق ضمیر براہین احمدیہ مستجاب ۱۱

میرزا نیو خدا ہوش سے کام لے

تا پھر بھی نہ مورتانہ قاتل کی طاقت سے

تھپنے کو کہا تو پے پھرتے گویا پھرے

(میرزا نیائی)

سوال: جب خاتم الشعرا یا خاتم الانبیاء

کے معنی افضل داعی کے ہیں تو پھر خاتم الانبیا کے

یہ معنی کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: یہ استعمال مجازی ہے۔ پہلے حقیقی معنی

ہوتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہو سکیں۔ تو پھر مجازی چنگ میاں

حقیقت ہو رہا ہو تو ک نہیں اس لئے اسی مراد ہو گئی

مجاز کے لئے قرآن خارجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور وہ یہاں نہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے

ہیں کہ فلاں بے نظیر شاعر اور فلاں بے نظیر ادیب ہے

تو اس کے معنی عام طور پر یہی ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں

سے اچھا ہے۔ اداگر کوئی مخالف عیبائی کہے تو پھر

جب بے نظیر کے معنی افضل داعی کے ہیں تو جب خدا

کو تم بے نظیر کہتے ہو تو اس کے یہ معنی کیوں نہیں ہو سکتے

کہ وہ سب سے اچھا ہے نہ کہ وہ احد محض ہے تو ہم کہیں

گئے کہ یہ استعمال مجازی ہے اور اللہ کے معنی حقیقی

اس لئے کہ اس کا واقعی کوئی شریک نہیں اسی طرح

خاتم الشعرا وغیرہ میں مجازی استعمال ہے اور خاتم النبیین

میں حقیقی یعنی ناپ آخری نبی ہیں۔

جواب ثانی: خاتم النبیین کو خاتم الانبیاء وغیرہ پر

قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اس لئے کہ خاتم النبیین

مع مذکر سالم ہے اور یہ قاعدہ ہے۔ رخصتوں کے نزدیک

سلسلے کے کہ اگر جمع مذکر سالم پر الف عام داخل ہو تو

اس وقت استعراق حقیقی مراد ہوتا ہے۔ بخلاف

خاتم الشعرا وغیرہ کے کیونکہ وہ جمع مذکر سالم نہیں ہیں

نیز کلام خداوندی کو کلام اناس پر قیاس کرنا بھی قیاس

مع الفارق ہے۔

سوال: خاتم کے معنی زینت کے بھی ہو سکتے ہیں

تو پھر خاتم النبیین کے معنی زینت النبیین کیوں

نہیں ہو سکتے۔

جواب: خاتم کا لفظ انگوٹھی کے معنی میں ضرور

استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس میں خصوصیت تو یہ ہے

کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انبیا و انبیاء و انبیاء

کے ہیں اور حضور کی حیثیت محض انگوٹھی کی ہے اور
نظارہ ہے کہ انگوٹھی پہننے والے سے انگوٹھی کی حیثیت
کم ہوتی ہے لہذا یہ معنی متروک ہیں۔

جواب ثانی۔ انگوٹھی کا وجود بالطبع ہوتا ہے یعنی اپنے
قیام میں غیر کی محتاج ہوتی ہے اور وہی انگوٹھی کا وجود
بالذات ہوتا ہے۔ یعنی اپنے تحقق و قیام میں غیر کی طرف
محتاج نہیں ہوتا۔ پس اس صورت میں یہ لازم ہے کہ
کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بالطبع ہو اور
دوسرے نبیاء کرام کا وجود بالذات ہو ورنہ بالحق کہہ سکتے
کہ انسانی مصلح الدعا میں اس کا کمال نہیں کہ تمام انبیاء
کرام کا وجود بالذات ہو اور حضور علیہ السلام کا وجود بالطبع
اور بالعرض ہو۔

سوال۔ خاتم کے حصے ہر کے کیوں نہیں ملتی
وہ جس پر ہر دین وہ نبی ہو جائے۔

جواب۔ خاتم ہر کو بھی اس سے کہتے ہیں کہ وہ
صحیفہ کو کالی کرنے کے واسطے آخر میں لگائی جاتی
ہے۔ اس لئے اس صیرت میں سے یہ ہونگے۔ کہ
صحیفہ نبوت کے آخری کلمات آپ نہیں یہ نہیں کہ
وہ جس پر ہر لگا دین وہ نبی ہو جائے۔ یہ معنی غیر عربی
اور غیر صحیح ہیں بلکہ جو احکامات میں گزر چکا ہے۔

حضرت عیسیٰ
دوسری اور تیسری آیت انجیل میں فرماتے
ہیں کہ میں نبی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ مجھے
دوسری قوموں سے سرکار نہیں۔ قرآن شریف میں
یہ نہیں لکھا کہ آنحضرت صرت قریش کے واسطے بھیجے
گئے۔ بلکہ لکھا ہے کہ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
إِلَيْكُمْ جَزَاءً بـ ۱۰ ۱۱۔ اسے حبیبان
کو فرما دیجئے کہ میں تمام دنیا کے واسطے بھیجا گیا ہوں
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۱۰

یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کر کے نہیں بھیجا
بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے
پس جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے، ایسا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے رسول ہیں اور تمام
جہان کے واسطے رحمت ہیں۔ فقیر حشرہ معرفت ص ۱۵۱
پس جس طرح دوسرا خدا ماننے والا شرک ہے ایسا
ہی آنحضرت کے بعد مدعی نبوت کرمانے والا شرک
ہے اور حضور سید عالم کی رحمت عام میں داخل ہو کر
رحمت میں گرفتار ہو رہا ہے۔

يَتَكُونَنَّ لِلْعَالَمِينَ نَبِيٌّ مِّمَّنْ
چوتھی آیت ترجمہ کر دیا تاکہ تو دنیا کی تمام
قوموں کو ڈرانے قرآن ۱۰ ص ۱۵۱ جب کہ حسب قرآن
بہی تمام دنیا کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نذیر ہیں تو کسی کا یہ کہنا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا ضرر
منافی قرآن ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلْعَالَمِينَ
پانچویں آیت لکھی کہ قرآن میں لا یجسسون د
یعنی ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر
بھیجا ہے۔ جو غیری ماننے والا اور ڈرانے والا لیکن
اکثر لوگ (مرزائی) نہیں جانتے لفظ تاس الملاق
عربی میں جن کو بھی شامل ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ
یہی آیت ترجمہ کر دیا تاکہ وہ تمام دنیا و
جہان والوں کے واسطے یعنی جہان انسان و غیرہ
کے لئے ڈرانے والا ہو۔

ساتویں آیت وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

الَّتِي نَزَّلْنَا بِهَا الْقُرْآنَ فِي لَيْلٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُنْذَرِينَ
 وَمَنْ يَرْغَبْ مِنْكُمْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى اللَّهِ يَرْجِعْ إِلَى اللَّهِ عَنِ الْقُرْآنِ
 اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ
 جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے
 پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا۔ وہ تمہاری
 کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا
 اور اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق اور مدد کرنی ہوگی
 حقیقتہً الٰہی صحت مفہوم واضح ہے خدا نے اور رسول
 بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد
 مصطفیٰ کو بھیجا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے
 حقیقتہً الٰہی صحت

مرزا یحییٰ کیا یہاں بھی جو قول مرزا ہے آخر کے معنی
 نفس دہائی کے ہیں وہاں کہہ رہے کہ جس قدر حضرت
 قبلہ رہا ہے اسی قدر اس سے خیر و نیکوئی آگئی جارہی
 ہے گناہ و رذیلہ کی کمی بیشی
 اس آیت میں لفظ تم خاص قابل غور ہے جو کہ
 عربی زبان میں توافقی بہت کئے آتے ہیں مثلاً
 اگر کہا جائے کہ خدائی انووم تم تمہارے قواس کے معنی یہ
 ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قسم آئی اس کے بعد عمر آیا۔
 اسی طرح اس آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیاء
 کے تشریف لائے کے بعد مرزا نبی تشریف لائیں گے
 چنانچہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس
 آیت کی تفسیر فرماتے ہیں۔ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا قَبْلَ
 أَنْ يَأْتِيَ الْآخِرَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَاتُ لَمْ يَأْتِ الْآخِرَ
 مُحَمَّدٌ وَهُوَ خَيْرُ الْبُرْهَانِ بِهَمْ وَلِيَنْصُرَهُ
 وَآمَرَ أَنْ يَأْتِيَ الْآخِرَ الْبَيِّنَاتُ قُلْ أَمْرُهُ لِيُؤْتِ
 لِبَعْثِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحْيَاؤُ لِيُؤْمِنُوا بِهِ
 وَلِيَنْصُرُوهُ

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث کیا اس سے

یہ وعدہ لیا کہ اگر اس کی زندگی میں اُنہ نے حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اس کو ضرور پر ایمان لانا
 چاہیے اور ضرور نصرت کرنی چاہیے اور اسی طرح اس
 نبی کو حکم دیا کہ وہ اپنی امت سے پختہ عہد لے کہ اگر ان
 کی زندگی میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو
 ان کو آپ پر ضرور ایمان لانا چاہیے اور نصرت کرنی
 چاہیے تفسیر ابن کثیر ص ۱۷۱ تفسیر جامع البیان ص ۵۵
 اس آیت میں رسول کا لفظ لکھ رہے مگر اس کی تخصیص
 ابن عباس اور علی رضی اللہ عنہما نے کر دی اگر اس سے
 انکار کیا جائے تو تَنْبِيْهُنَّ وَالْبَيِّنَاتِ قِسْمِ رَسُوْلٍ
 اور اَلْآخِرَ جَاءَ كَرْمَلِ رَسُوْلٍ وغیرہ میں تخصیص

کس طرح ہوگی :

أَلَمْ يَأْتِكُمْ آيَاتُ الْمُرْسَلِينَ
 أَنْتُمْ كَذِبْتُمْ

تَلِكُمُ الْآيَاتُ الْمُرْسَلَةُ لَكُمْ فِيهَا تَذَاتُ

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن شریف نے تورات و
 انجیل کی طرح کسی دوسرے نبی کا حال نہیں دیا۔
 بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا۔ اور
 فرمایا ایوم اکملت لکم دینکم و ما یرید الٰہ من العباد
 اس آیت میں اکمال دین بھی آگیا اور تمام
 نعمت بھی اور اس کے بعد رضیت بھی فرمایا گیا اس
 لئے آپ خاتم النبیین ہوئے اور آپ کے بعد
 کوئی ایسا شخص نہیں جس کو منصب نبوت عطا ہو۔

دوسرا معاذ اللہ آپ کے دین اور تعلیم کو ناقص و
 نامکمل ماننا بڑے گناہ اور اس صورت میں زبردستی
 استعمال لازم آتا ہے علامہ ابن کثیر اس آیت کے
 تحت فرماتے ہیں لَمْ يَأْتِ الْآخِرَ الْبَيِّنَاتُ قُلْ أَمْرُهُ
 لِيُؤْتِ لِبَعْثِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحْيَاؤُ لِيُؤْمِنُوا بِهِ
 وَلَا يَخْتَارُوا دِينَ دِينِ نَبِيِّهِمْ وَلَا إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِ

تَبَيَّنَتْ مَخْلُوقَاتُ اللَّهِ وَتَبَيَّنَتْ مَخْلُوقَاتُ اللَّهِ
 قَوْلُهُمْ أَجَلُهُ اللَّهُ خَاتَمُ الْإِنْبِيَاءِ -
 (ابن کثیر ص ۱۴۴) قرآن مجید یہ اند پاک کی سب
 سے بڑی نعمت ہے اس امت پر کہ اس نے ان کے
 واسطے ان کے دین کو کامل فرما دیا۔ اب وہ کسی دین کے
 محتاج نہیں اور نہ کسی دوسرے نبی کے سوا اپنے نبی کے
 یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء بنا دیا۔
 مرزا صاحب کہتے ہیں غَلَا حَاجَتَنَا إِلَى
 بَنِي إِسْرَءِيلَ فَخَلَّيْنَا اللَّهُ عَيْنَهُ مُسْتَرِجِعًا لَهَا
 پاک کتاب احمدیہ کے مصنف نے اس آیت پر
 اکتات لکھ دیں کہ یہ جواب دیا ہے کہ قرآن بھی تمام تھی
 مگر اس کے بعد بھی کتاب آگئی۔ قرآن شاذ ہے۔ کہ
 حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی نعمت پوری کی گئی۔ اتنا
 صرف نبوت ہی نہیں آیت کی مدد سے نبوت مدیقیت
 مشاہدات صالحیت سب انعام ہیں کیا یہ بھی بند
 نہیں مخلص مشہد

جواب : قرآن بے شک فی نفسہ تمام تھی مگر
 اپنے وقت اور قوم کے واسطے۔

گذشتہ نبی مخصوص قوموں کی طرف مبعوث ہوتے
 تھے۔ مرزائی پاک کتاب مشہد وکان النبی یبعث
 الی قومہ عامۃ وبعث الی الناس عامۃ
 بخاندی وسم باب شفاعتی سید المرسلین۔ پہلے نبی
 اپنی اپنی قوم کی طرف آئے اور میں تمام دنیا کی طرف
 ہاں تو بہت اہم فائدہ ہے
 تمام تھی مگر کامل دین اپنی اور تمام
 نبوت اور تعلیم عالمگیر
 کی راہ سے ناقص تھی۔

بقرآن شریف اور دوسری کتابوں
 میں فرق ہے کہ پہلی کتابیں اگر ہر طرح کے فعلی

سے مختلف بھی رہیں پھر بھی ہر جہاں ناقص ہونے
 تعلیم کے مزہ تھا کہ کسی وقت کالی تعلیم آئے۔ مگر
 قرآن شریف کے واسطے اب یہ ضرورت درپیش نہیں
 کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ نہیں۔۔۔۔۔
 قرنی شریعت اور نئے ایہام نازل ہونے میں امتناع
 عقل لازم آیا۔ آنحضرت حقیقت میں خاتم الرسل
 ہیں براہین احمدیہ مشہد مشہد مدققت۔ اور حضرت
 یوسف پر جو نعمت تمام ہوئی وہ اسی طرح کا تمام تھا۔
 کَلَّا أَشْتَمَا خَلَّيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ يَرْجُونَ
 کے باپ و اوطار پر ہوا تھا۔ یعنی واقعی اور حسب ضرورت
 زمانہ جب کہ ہم اوپر ثابت کر کے ہیں۔ نبوت
 صدیقیت شہادت اور صالحیت بلاشبہ انعام ہے۔
 اسی طرح صاحب شریعت نبی ہونا بھی انعام ہے
 جبکہ روزِ آخر پیش میں ہی قدسے نازل سے تاریخ
 نبوت کو مزین و آراستہ کر کے مشہد مدققت عالم مدققت
 راحت اس مقیم قدرہ الہی دینی روحی و عبادی کے
 سر پر رکھ دیا تو اب ناحق جان اور کر مٹانا یا طعنوں اور
 خبیث روحوں کا کام ہے۔ سچ ہے

سے مر قتل نہ ذر گ مٹو گند

آیت و ما ارسلتک الا مراحمة للعالمین
 کافۃ للناس سلفی رسول اللہ الیکم جمیعاً
 کا جواب یہ دیا ہے کہ حضرت موسیٰ تمام بنی اسرائیل
 کی طرف رسول تھے۔ کیا ان کے بعد بنی اسرائیل
 کے لئے حضرت داؤد و سلیمان علیہ السلام بھی ہو کر
 نہیں آئے؟ الجواب : ہم پہلے ثابت کر آئے
 نہیں کہ وہ شریعت کا تمام ناقص تھی۔ اس لئے واقعی
 حوریات کے لئے انبیاء کا آنا ضرور تھا۔ اور قرآن کے
 متعلق قرآن شریف میں ہرگز ہرگز حضرت موسیٰ کا
 دعویٰ مجید نہیں۔ کہ تمام بنی اسرائیل کے لئے صرف

میں تکید ہی رسول ہوں نبوت اس کے کہ قرآن شریف
 کا لفظ تکمیل غیر تبدیل آمل کا وزن احد محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے ایک ہی رسول ہونے کے مدعی
 ہیں اہل ملت اہل الخلق کا فائدہ و ختم فی الیقین
 صحیح مسلم میں تمام دنیا جہاں کی طرف بھیجا گیا ہوں کیے
 ساتھ نبیوں کا سند ختم کر دیا گیا ہے۔ اَمَّا
 رَسُوْلٌ مِّنْ اٰذِہٖ اَکْثَرُ حَقًّا وَهٰذَا الَّذِیْ لَکُمُ
 کِتٰبُ الْحَقِّ مَبْدُؤُہٗ ۱۲۹ طبعات ابن سلام مجددی ص ۱۲۹
 خلاصہ تمام جہاں کے لئے ایک ہی بھیجا جیتا معرفت
 ۱۳۰ ذکر وہاں آیات قرآنی اور اقوال مرنا
 سے بغیر کسی طرح کی کھینچ آن کے لیا باریات النص
 ثابت ہو گیا کہ حضور رب عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام زمین
 ہیں۔ اگرچہ قرآن شریف میں اللہ متعدد آیات ایسی
 ہیں جن سے سند ختم نبوت ثابت رہتا ہے مگر ہم انہیں
 مذکورہ بالا آیات پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ یہ
 مختصر رسالہ ان کا تعلق نہیں جس شخص کے دل میں رانی
 کے دامن کے برابر بھی ایمان ہو اس کے لئے اگر
 بہت بھی کافی ہے اور بے ایمانوں کے واسطے تمام
 قرآن بھی کافی ہے۔ اہل ایمان اہل ایمان صلی اللہ علیہ
 وسلم کا ذکر کرتے ہیں تاخرین روزے پر عیدیں
 اور ایمان تازہ کریں۔

ختم نبوت از احادیث

حدیث اول۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ اِلَى قَوْلِهِ
 اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ذَلَالٌ قَلِیْلٌ
 كَتَبْتُ مِنْكُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ
 اَنْتُمْ لَا تَنْتَ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ

ترجمہ۔ حضور میری امت میں جس کذاب و جبریلے
 پیدا ہوں گے۔ ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا
 اور ان میں نبیوں کا ختم کر دیا جائے گا ہر ایک کے لئے کوئی نبی
 پیدا نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ امت محمدیہ میں جو شخص نبی نبوت
 پر وہ کذاب ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد دہلوی
 اعتراض۔ مرنا ہی کہتے ہیں کہ حدیث میں تیس
 کی تیس کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبریل
 کچھ بچے بھی آدیں گے۔

جواب۔ یہ احتمال ناشی من الدلیل نہیں اس لئے
 مردود ہے نیز اس کے متعلق حدیث کے یہ الفاظ ہی
 ہی کافی ہے کافی بخیر

اعتراض۔ میں فعل مناسبت پر داخل ہو کر
 استقبال کے مسنون میں کر دیتا ہے اس صورت
 میں اس حدیث کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ کذاب
 و جبریل قریب پیدا ہوں گے۔

جواب۔ اس امر کا تو مرزا صاحب کو بھی اعتراض ہے
 کہ وہ دجال قیامت کے قریب تک ہونگے۔ کیا مرزا
 صاحب علوم عربی سے نا آشنا تھے چنانچہ دیکھتے ہیں کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخر تک تمہیں
 کے قریب تک دجال پیدا ہوں گے۔ واللہ اعلم
 جواب ثانی۔ اس میں شک نہیں کہ میں فعل مناسبت
 پر داخل ہو کر اس کو مستقبل قریب کے معنی میں کر دیتا

ہے مگر حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کذاب جبریل
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ فوراً ہی آجائیں
 گے اس لئے کہ قرب و بعد امر زمانہ میں سے نہیں
 ایک چیز ایک شخص کی نفوس میں قریب ہوتی ہے۔ اور
 دوسرے کی نفوس میں بید۔ جیسا کہ حضور پر نور نے
 ایک دفعہ اپنے اتر کی انگلیوں میں مل کر فرمایا۔
 اَقَا السَّاعَةَ كَيْفَا تَلَمَّحُ ذمینی قیامت میں

اور کچھ میں اس طرح اقبال ہے ، تو میں ہر جہت سے
بالغ فطری کے لحاظ سے قیامت قریب ہے اور ہماری
کم کمائی کے لحاظ سے بعید۔ ایسے ہی ان کذابوں کا ہونا
حقیر کے لحاظ سے بالکل قریب اور ہمارے لحاظ سے
بعید۔ اس قسم کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں
سَيَذَرُكَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ترجمہ عنقریب وہ
اور مرنائی و غیرہ ، جہنم میں ذلیل ہوتے ہوئے داخل ہوئے
قَسِيحَ خَشْوَاهُمْ إِلَيْهِ مُخَوِّبًا عَنْ قُرْبَىٰ
طرف اکٹھا کرنے کے۔ وَ سَيَخْلَعُ اللَّهُ مِنْ ظُلُمَاتِ
عنقریب کا لم ہو کہ جان میں کے دیکھئے ان آیات
میں میں جس مقام پر داخل ہوا ہے اور قیامت کا
دکھنے اس پر بھی قیامت کی نسبت قریب قیامت
واجب الوجود کی طرف کی جادے تو قیامت بالکل
قریب ہے اور اگر جہاں طرف کی جائے تو بعید۔

اعتراض۔ یہ وہاں آگ سے پہلے پہلے ہر جگہ
نہیں جیسا کہ اکمال اکمال میں لکھا ہے۔

جواب۔ صریح حدیث کے متقابل اکمال اکمال د
ایک ذاتی خیال سند نہیں حدیث میں قیامت کی شرط
ہے بعض دفعہ انسان ایک چھوٹے وہاں کر رہا سمجھ لیتا
ہے۔ اس طرح انہوں نے تعداد پر کی سمجھ لی۔ حالانکہ
مرقا صاحب کے دعویٰ نیت نے وضاحت کر دی کہ ابھی
اس کی تعداد میں کمی ہے۔

اعتراض۔ اس حدیث کو حج اکرام میں ملاحظہ
ابن حجر نے ضعیف لکھا ہے۔

جواب۔ یہ سراسر دھوکا ہے فردغ ہے لیکن
ہم جانتے ہیں ہجر کی اصل کتاب کی عبارت میں کا
حوالہ دیا گیا ہے پیش کرتے ہیں وَفِيهَا وَابِعَبْدِ
ابن عمر وَعَنْهُ الْخَائِرُ أَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ
خَتْمِ تَحْرِخِ سَبْعُونَ كَذَابًا وَسَدَّةً ضَعِيفَةً

وَعَنْدَ آتِي لَيْلِ أَمِينٍ مِنْ حَتَّى يَتَبَأَسَ
وَنُحْوَاهُ وَتَسَدُّهَا ضَعِيفَةٌ ۝

ایسا فتح ابد کی شرح صریح مسطور مدنی جزد ۱ ص ۴۲
ہمراہی میں عبد اللہ بن عمر کی سند وہاں والی حدیث کی سند
ضعیف ہے اور ابھی ابھی میں جو اس کی روایت ستر
وہاں والی ہے وہ ضعیف ہے حاصل ہے کہ جانتے
ابن حجر نے سند وہاں والی روایت کو جو دو طریق سے
مردی ہے ضعیف لکھا ہے نہ کہ میں وہاں والی کو خاندانہ
اس حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً
مدعی نیت کر کے ذکر فرمایا ہے۔ تشریحی یا غیر تشریحی کی
کوئی قید نہیں اور علم اصول کا شہرہ کاغذ ہے الْمَطْلُوقُ
بِغَيْرِ قَوْلٍ عَلَى إِطْلَاقٍ یعنی مطلق اپنے اللہ اور علم
پر جاری رہتا ہے لہذا مفسرینوں کا مطلق کو عقیدہ کرنا ان
ان کی جہالت کی دلیل ہے۔

حدیث دوم عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ اللَّهِ يَكُونُ خَالِماً لِيَتِيَنِي وَأَنَا أَدْمُ
لَمْ يَقْبَلْ فِي طِينَتِهِ -

شرح سزا احمد و شکرہ باب فناء فی اللہ ص ۱۰
آنحضرت نے فرمایا کہ آدم میں زمانہ میں گوندھی برائی مٹی
کی بنیت میں تھے ہیں اس وقت بھی خدا کے نزدیک
نہیں کا ختم کرنے والا لکھا ہوا تھا۔

حدیث سوم عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الْمَرْصِدِينَ وَلَا تَحْزَنُ
وَأَنَا خَائِرُ النَّاسِ وَلَا تَحْزَنُ -

(رواہ اللہی شکرہ باب مذکور)
ترجمہ۔ میں قائد انبیاء ہوں میں قائم و انبیاء ہوں
یہ بات میں غور سے نہیں کہتا دیکھو انہیں
حقیت ہے)

إِنَّمَا لِي أَعْتَاظُ مَا مَحَدُّ وَأَنَا
حدیث چہام أَحَدٌ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَا الْخَلْدُ
 الَّذِي لَيْسَ لِيَدُّ كَيْفِي

نہاری و مسلم ظنہ۔ باب اسرار الہی علی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ میرے کوئی نام نہیں میں محمد ہوں احمد ہوں
 عاقب ہوں۔ اور عاقب سے مراد ہے کہ میرے
 بعد کوئی نہیں نہ ہوگا۔

اعتراف عاقب کے معنی جو حدیث میں بیان
 کئے گئے ہیں یہ راوی کا اپنا خیال ہے ورنہ یہ حدیث
 کے اپنے الفاظ نہیں۔

جواب یہ راوی کا ذاتی خیال نہیں یہ ممکن
 غلط ہے کہ عاقب کے معنی خود آنحضرت سے لئے ہیں
 یہ تو حافظ ابن حجر فرماتے ہیں وَفِي رِوَايَةٍ شَيْكَانَ
 ابْنُ حَكِيمٍ عَنْهُ عَنِ الرَّسَنِيِّ وَغَيْرِهِ بِالْفَتْحِ الَّذِي
 لَيْسَ لِيَدُّ كَيْفِي - فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۸
 امام ترمذی امام سفیان ابن عیینہ کی مرفوع حدیث
 میں امام ترمذی کے نزدیک یہ مفہوم نہیں کہ میں عاقب
 ہوں میرے بعد کوئی نہیں نہ ہوگا۔

بَلِّغْهُمُ الْخَبْرَ وَأَنْفِثْ فِيهِمْ رِيحَ الْخَبَرِ
حدیث شام عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّتْ
 عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عِلْمِي وَأُظْهِرْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
 وَأُخْبِرْتُ بِالْأَرْغَبِ وَأُجِلَّتْ لِي الْبَالُغَةُ لِمِ
 وَجَعَلْتُ لِي الْأَمْرَ مِنْ مَقْجَرٍ أَوْ لَمْ أَجِدْ
 أَنِّي سَلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَأَنَّهُ وَجَعَلْتُ لِي الْخَبْرَ
 مسلم درباب مکتوبہ مذکورہ

ترجمہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں عید باتوں میں محمد
 انبیاء فضیلت دیا گیا ہوں۔ مجھے کلمات جامع ملے (۲)
 میں مطلب کے ساتھ فتح دیا گیا ہوں (۳) میرے
 لئے فضیلتیں مہول کی گئی ہیں (۴) تمام دنیا میرے

لئے پاک سجدگاہ بنائی گئی (۵) میں تمام کائنات میں
 کی طرف رسول بنایا گیا ہوں (۶) میرے ساتھ انبیاء
 ختم کئے گئے۔

حدیث شام كَانَتْ كَيْفِي إِسْرَافِي تَسْوِيْنَهُمْ
 الْآفِيَاءُ كَمَا هَكَذَا كَيْفِي لِيَدُّ
 وَأَنَّهُ لَا يَدُّ لِيَدُّ عَنِّي وَتَعَيَّنَتْ خُلُقَانُ
 فَيَسْكُنُونَ

۲۹ ابن ماجہ و ترمذی ابن اسریل کی زبان یہاں سے انبیاء
 کے ہاتھوں میں رہی۔ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا
 جانشین نہیں ہی ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نہیں نہ ہوگا۔

عقرب غلطی کا سلسلہ شروع ہوگا۔ پس بیگزت ہوں گے۔
 اس حدیث کی تشریح قول مرزا سے ہوتی ہے
 کہ وہ جی اور رسالت ختم ہو گئی۔ مگر ولایت و امامت
 و خلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ (۱) مکتوب مرزا و تفسیر

اس حدیث میں نبوت غیر تشریفی کے نقطہ پر وہ
 عریض قرینہ موجود نہیں ہیں قرینہ یہ ہے کہ حضرت علی ان
 علیہ وسلم نے نبی اسرائیل کے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو
 صاحب شریعت مستقل نبی نہ تھے۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام

کے بعد سیکڑوں نبی آئے جو شریعت موسیٰ کے متبع
 تھے۔ اور ان نبیوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ
 نبی اسرائیل کے امور کا انتظام کیے بعد وچرے فرماتے
 تھے۔ ان کے بعد آپ نے فرمایا کہ اِنَّكَ

جید نبی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی میری امت کے امور
 کا انتظام کرنے والا نہیں ہوگا۔ جیسا کہ انبیاء نبی اسرائیل
 اور وہ غیر مستقل ہوتے تھے۔ لہذا نبی غیر مستقل
 کی نفی کی تصریح ہو گئی۔ ورنہ قرینہ یہ ہے کہ حضرت علی ان

علیہ وسلم کا اپنے بعد نبی کی مطلقاً نفی کرنے کے بعد
 صرف غلطی کا اثبات فرمایا نبی غیر مستقل کی نفی کا مراد
 قرینہ ہے۔

شخص پر جہاں کو نقل کر رہا ہے حضور کی عرض سے
حدیث کے بیان فرماتے سے محض اپنی امت کی تعلیم
مقصود ہے مگر مرزا نے یہودی صرف ایک دینی احکام
کر کے عہدہ برآ کرنا چاہا ہے۔ سچ ہے ۔

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن
بشتم حدیث ششم
خَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِ آفَتِ
وَقِي بِثَرْلَةِ كَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا
يَكُنِّي تَحْسِينِ ۝

بخاری سلم باب مناقب علیؑ۔ اسے علیؑ تیرے اور میرے
درمیان وہ نسبت ہے جو کوہ سنی اور اسون کے درمیان
تھی۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان کوہی
نسبت تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ نسبت دو امور پر مشتمل
تھی۔ ایک قائم مقامی اور دوسرے اشتراک فی البؤۃ
اب حشرۃ علیؑ کو انہیں دو امور کے متعلق اشتباہ
ہو سکتا تھا۔ یعنی قائم مقامی و اشتراک فی البؤۃ حاکم
حضور کو ایک امر کا اثبات اور ایک کا انتقاع فرمانا
مستصحب تھا۔ لہذا حضور نے یہ خیال فرما کر کہ کہیں
حضرت علیؑ یہ نہ سمجھ لیں کہ جس طرح حضرت ہارون
حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی میں قائم قائم تھے
اور حضرت موسیٰ مستقل نہیں تھے۔ اور حضرت ہارون
ان کے تابع ہو کر نبی تھے۔ ایسا ہی میں بھی
حضور کی عدم موجودگی میں آپ کا قائم مقام ہونا
اور آپ کے تابع ہو کر نبی ہوں اس لئے حضور نے
ایک امر کا اثبات فرما دیا یعنی قائم مقامی کا اور
دوسرے کے متعلق نہ فرمایا چندی کو کہ اس نبوت
کی نفی کر دی۔ جو کہ حضرت ہارون میں تھی۔ یعنی
غیر تشریفی ۝
حدیث ششم۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تَسْلَفُ لَوْلَا أَنَّهُ لَعَزِي نَبِيٌّ لَكَاَنَ عُمَرُ ابْنُ
الْخَطَّابِ — تندی حکنہ باب مناقب عمر
ترجمہ۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔
اللہ بخیرہ علیؑ علیہ وسلم نے یہ قول حضرت عمر
کی مدح میں فرمایا ہے اور مقام مدح کا تقاضا یہ
تھا کہ اگر آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی ہوتی تو
آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس کا اثبات فرماتے
نہ کہ نفی کرتے پس آپ کے مطلقاً نفی فرماتے
سے معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا
ج۔ اگر حدیث میں نبی مستقل کی قید لگائی جائے
اور معنی یہ کہے جائیں کہ اگر میرے بعد کوئی مستقل
نبی ہوتا ہوتا تو حضرت عمر ہوتا۔ اس صورت میں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی غیر مستقل ہونا ضروری
ہے۔ کیونکہ حضور نے حضرت عمر کو منصب نبوت
کے قابل نہ سمجھا تھا ہے۔ اور نبوت کے لئے
مانع صرف نبوت کا ختم ہونا فرمایا ہے پس جب
نبوت غیر مستقل ختم نہیں ہوتی۔ تو اس کے لئے
سے کوئی مانع نہیں لہذا وہ ضرور نبی ہونے چاہئیں
حالانکہ وہ نبی نہیں تھے۔ اگر ہوتے تو دعویٰ نبوت
ضرور کرتے۔ کیونکہ نبی کے لئے دعویٰ نبوت کا احتیاط
قطعاً جائز نہیں۔ جب انہوں نے دعویٰ نبوت
نہیں کیا اور نہ ہی اہل اسلام میں سے کسی نے ان
کو نبی مانا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ نبی نہ تھے۔ تو اب
آپ خود فرما سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ مستحق نبوت
ہو اور جس کا مستحق ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذیان مبارک سے ثابت ہے۔ اس کو تو نبوت
نہ ملے۔ اور منشی غلام احمد صاحب قادیان
میں نجاب بن عباسؓ سے امر عقلاً محال
ہے ۝

حدیث دہم **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** قَدْ أَفْضَعْتُ فَلَا رَسُولَ
بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي - ترجمہ شریف
یعنی رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے
بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کی بابت
مرزا صاحب فرماتے ہیں ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ وحی
در رسالت و بقیامت منقطع ہے۔ ازالہ اقسام
مطہرہ علامہ مسیح نیز آئینہ کائنات میں مذکور ہے
کہتے ہیں مَا كَانَ اللَّهُ أَنْ يُرْسِلَ نَبِيًّا
بَعْدَ نَبِيٍّ خَلَاهُ النَّبِيُّنَ وَمَا كَانَ مُخَيَّرًا
مُسْلِمًا لِلنَّبِيِّ قَاتِلًا بَعْدَ الْغَطَايَا -
یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خاتم النبیین
کے بعد کسی کو نبی کر کے بھیجے۔ اور نہ یہ ہوگا کہ مسلمان
نبوت کو اس کے منقطع ہو جانے کے بعد پھر جاری
کرے۔ حیات البشری منقطع ہو کر مرزا صاحب کہتے
ہیں کہ قَدْ أَفْضَعْتُ الْوَحْيَ لَقَدْ وَفَّقَهُ وَ
خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيِّنَ بے شک آپ کی
وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ
نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور سید المرسلین
مکمل ہو چکے ہیں کہتے ہیں قَدْ أَفْضَعْتُ الْوَحْيَ
خَتَمَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ وَخَتَمَ الْقَطْعَ سِلْسِلَةَ الْمُرْسَلِينَ
تحقیق ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر
رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا

حدیث یازدہم **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** لَا بِنِي ابْنِي أَوْ قِيَامِي آيَاتِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَ مَا
صَافِيًا وَكَوْثَرًا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ نَحَاشَ أَفْنَدُ
لَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ

ترجمہ اسطیل چست میں مذکور نہیں۔
فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی سے دریافت
کیا کہ آپ نے حضور پر نور کے صاحبزادہ صاحب ایلیا
کو دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ترجمہ نے ہی
رحلت فرما گئے تھے۔ اور اگر یہ فیصلہ ازل میں ہو چکا
ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت
عطا ہوگا تو آپ کے صاحبزادے سے زندہ رہتے لیکن
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا لہذا ان کو زندہ نہیں
رکھا گیا۔

حدیث دوازدہم **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** آتَا آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَ
آفَتُمْ الْخَيْرُ الْأَمْرُ

ابن ماجہ باب فتنہ و جلال مکملہ ترجمہ میں سب
نبیوں کا پچھلا نبی ہوں اور تم تمام اسموں کی پچھلی
امت ہو۔

اگرچہ مذکورہ سات آیات قرآنی اور بارہ احادیث
نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے مستخرج نبوت غیر کسی قسم
کی کھینچ تان کے آفتاب غیر روز سے زیادہ تر واضح
ہو گیا ہے۔ مگر ہم مزید وضاحت کے لئے مذکورہ
متذکرہ جامع امت اور وہ کل مقبرے سے ثابت
کرتے ہیں تاخرین مجرب ہیں۔

اجماع امت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ قَدْ أَفْضَعْتُ الْوَحْيَ وَخَتَمَ الْمُسْلِمِينَ
ترجمہ کہ وحی منقطع ہو گئی اور دین مکمل ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات
پر کہا یَا بَنِي أُمِّتٍ وَاقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَنْبَلَكُمْ

مِنْ نَفْسِكَ بِكَ عَمْدًا كَانَ لِكَلِّهِ أَخِي الْأَقْبِيَاءُ
یعنی میرے ان باب قرآن آپ کر خدا نے آخری
نہی بھیجا تھا۔ مراد یہ ہے کہ حضرت علی
فراتے ہیں کہ جو خاتم النبیین کو آپ نبیوں
کو ختم کرنے والے ہیں۔ تمام تر مذہبی مسئلے
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لِأَنَّ نَبِيَّكُمْ
خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ كَرَّ بِكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ هِيَ
تفہیم تاریخ علیہ السلام ۱۹۵

اجماع اُمت - وَكُلُّهُ قَطْعُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ بِمَا نَقَضَتْ بِهِ
الْكِتَابُ وَتَحَدَّثَ بِهِ السُّنَّةُ وَاجْتَمَعَتْ
عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيَكْفُرُ مَدْعَى خِلَافِهِ وَ
يُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ -

(روح المعانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷) یعنی آنحضرت کا خاتم النبیین
ہونا اس سلسلے میں پر تمام آسمانی کتابیں ماضی
نہیں اور احادیث نبویہ پر مباحث بیان کرتی ہیں۔
اور تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے پس اس کے
خلاف کو مذہبی کافر سے اگر قویہ مذکورے تو قتل کر دیا
جائے گا۔ علامہ ابن حجر کی فرماتے ہیں۔ وَتَمَّتْ

الْخِطْبَةُ كَرَحِيَّةٍ لِيُخَدَّ الْحَسَنُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَفَرًا بِأَجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَدْعَى ابْنِ حَجَرٍ
کی (یعنی جو شخص آپ کے بعد کسی دھجی کا معتقد ہوا
وہ کافر ہے۔ علامہ علی قاری فرماتے ہیں رد المحتار
اللبیۃ فی شرح تفسیر علیہ السلام کفر باالآئمہ)

شرح فقہ اکبر ص ۱۰۷ یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد کسی نبوت کا وہ جہاد کفر ہے۔ شافعی
کا مضمون یہ ہے کہ اللہ نے اسے مرفوع ہے۔ اَنْتُمْ
اللَّهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَلَا يَمْنَى لِعَبَسٍ كَرَّ أَخْبَرُ
عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَ

اجْتَمَعَتْ عَلَى الْأُمَّةِ عَلَى الْحَسَنِ هَذَا
الْكَلَامُ عَلَى ظَاهِرِهِ وَإِنْ مَقْهُومُهُ الْمُرَادُ
بِهِ بَدَلُ دُونِ تَأْوِيلٍ وَلَا تَخْصِيصٍ مَثَلًا
فَكَانَ فِي كُفْرٍ حَقُّهُ لَا عَمَلٍ الْقَوَائِدُ كَلِمَةً
قَطْعًا بِاجْتِمَاعٍ وَسَمْعًا -

یعنی آپ نے خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ
تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ انبیاء کے ختم
کرنے والے ہیں اور اس پر اُمت کا اجماع ہے کہ یہ
کلام بالکل اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم
ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل
و تخصیص کے مراد ہے پس ان لوگوں کے کفر میں
کوئی شبہ نہیں ہے۔ جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی
اور اجماعی عقیدہ ہے۔

امام غزالی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں
کون نہیں جانتا کہ یہ وہی بزرگ ہیں کہ جن پر حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات مرسلین و علیہ السلام
کے درپردہ و مخدوہ بات کرتے اور فرماتے ہیں کہ میری
امت میں غزالی جیسی بڑیاں نہیں جیانیہ عبارت ذیل
ہے کہ فضائل انس و آلہ ۳۲

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کہ قلوبنا من
بود اذعانہ کہ دیدہ چنین خبر داد است کہ حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم یا مرسلین و علیہ السلام مفاخرت و
سیادت کردہ است بجزاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم بجزاں ہونے سکران غزالی امر فرمود۔
یعنی شیخ ابوالحسن شاذلی کہ قلوبنا من
جو واقعہ دیکھا اس کی یوں خبر دی ہے کہ حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مرسلین اور علیہ السلام کے
ساتھ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا

کرتے تھے۔ اور حضور نے امام غزالی کے منکرین کو قہر فرمائی ہے۔ مَذْكُورَةُ الْعِدَّةِ عِبَادَتِ سے معلوم ہو گیا۔ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی دوبارہ رسالت میں کس قدر مقبولیت تھی اب ممدوح کا حقیقہ سنئے فرماتے ہیں پس یا خرمہ رسول ماسا علی اللہ علیہ وسلم فرستاد و نبوت دے کے بعد کمال رسانید بھی زیادت راہاں خود دیایں سبب اور اقامت الانبیاء کو دکھانے کے لئے یہ بھی پیر نہایت کمال سے سادہ صلا

ترجمہ پھر سب پیغمبروں کے بعد ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی طرف بھیجا گیا آدم آپ کی نبوت کو ایسا کمال کے درجہ تک پہنچی یا کہ اب اس پر زیادتی کمال ہے۔ اسی واسطے آپ کو قاتم الانبیاء کہا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ شرح فقہ اکبر صلی قاری صلا میں ہے اَوَّلُ هَؤُلَاءِ اَدَمُ وَاٰخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ

صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اول الانبیاء آدم ہیں آخر ہمارے انبیاء محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ شرح عقائد نسفی صلا میں ہے وَاَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ اَدَمُ وَاٰخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ اول انبیاء آدم ہیں اور آخر انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایضاً فتوحات کے شریف صلا ج ۳ میں حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں فَمَا بَعَثَ لِلْاَوَّلِ اِيَّاهُ بَعْدَ اِنْتِهَاءِ النَّبُوَّةِ اِلَّا النَّبِيَّ يَفَاتُ كَرَامَتُ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ وَالْمُؤَلَّى كَمَنْ اِذَا عَاَهَا بَعْدَ مَحْتَمِلِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذِهِ شَرِيحَةُ اُدْحَى الْاَلْبَدِ مَسْرُوعٌ وَافَقَ بِهَا شَرْحُهَا اَنْ حَقَّالَفَا

ترجمہ نبوت مرتفع ہو چکی ہے اور دواہی کا بعد نہ ہوگا۔ ہر مضمون کے بعد دواہی کو کہ میری دواہی میں اور بھی ہے اور بھی بھی تو وہ دواہی شریعت کا ہے

خواہ وہ ہماری شریعت کے مخالف ہو یا موافق حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت کے ساتھ اللہ افادہ فرماتے ہیں۔ کَانَ لَاقَ مُكَلَّفًا كَرِهًا تَكَلَّفًا وَفِي الْاَوَّلِ تَكَلَّفًا مَحْتَمِلًا وَالْاَوَّلِ تَكَلَّفًا مَحْتَمِلًا (صلا ج ۲) صاحب شریعت ہونے کا مدعی ہو (جیسے مرنا ہے) اپنی امر نہی تھانے والا۔ (جیسے مرنا ہے) کہا۔ اگر حاکم ہر قورۃ داد اس کی گردن اڑا دیں گے۔ اور اگر کوئی پاگل مرقی سردانی ایسی باتیں کرے گا تو بچوں کو کہہ کر دیں گے۔ اسی طرح حضرت ابن عربی فتوحات مکہ صلا ج ۲ میں فرماتے ہیں اِنَّكُمْ اَللّٰہِیُّ نَزَّالٌ بَعْدَ نَحْوِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ترجمہ حضور سید الکوثرین کے بعد نبی کا لفظ ہی کسی پر اطلاق کرنا جائز نہیں۔

ان شے منزہ از خدائے جانوں سے اصل مسئلہ کی کافی وضاحت ہو جاتی ہے اور نبوت کا بالاجل کمال کو پہنچ کر ختم ہو جاتا کسی مزید بیان کا مست گزیر نہیں رہتا۔ لہذا میں رسالہ کی فتوحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں حوالہ جات پر استفا کرتا ہوں اور حاکم عقلیہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

دوش از مسجد سوی میکان آمد پیرما

صیت یا مان طریقت بعد ازین تدبیرما (عاطف)

دلائل عقلیہ

نظام کائنات نیک درگاہ ہے
دلیل اول اسانیا کرام منزلہ مطہین کے نہیں
اور ظاہر ہے کہ معلم الہی کی تعلیم سب سے آفریں ہوتی

ہے اس سے کہ جب تک تعلیم کے ابتدائی مرتبہ حاصل نہ کر لئے جائیں علم اعلیٰ کی تعلیم کا حاصل کرنا ناممکن ہے۔
 سے غلامی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سید عالم علیہ السلام کو جو انبیاء کے آخر میں بھیجا گیا۔
 کسی نبی کے بعد دوسرے نبی کے ہونے کی **دلیل** شدہ کی دوسری ضرورت ہوتی ہے۔
 ایک یہ کہ کسی صیغہ کی تعلیم غیر مکمل رہ گئی ہو تو اس کی تکمیل کے لئے کوئی دوسرا نبی بھیج دیا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے نبی کی تعلیم میں تحریف ہو گئی ہو۔ چنانچہ اس کی صحیح تعلیم باقی نہ رہ گئی ہو تو دوسرا نبی بھیج دیا جائے کہ وہ صحیح تعلیم دے کر بھیج دیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگ صحیح تعلیم سے محروم نہ رہیں لیکن دلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے بعد نہ کوئی صیغہ تعلیم غیر مکمل رہا ہے جس کی تکمیل کی غرض سے کسی دوسرے نبی کو بھیج دیا جائے اور نہ ہی آپ کی تعلیم میں تحریف واقع ہوئی ہے اور نہ قیامت تک ہرگز کسی دوسرے نبی کو صحیح تعلیم کے لئے بھیجنے کی ضرورت ہو۔ یہی کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو تحریف سے قیامت تک محفوظ رکھنے کا اعلان فرما دیا ہے جو سورہ حجر کی آیت **إِنَّا كُنْهِمْ عَنْ تَرْكِ آلِ الْكِتَابِ وَأَنَّا لَخَائِفُونَ** میں مذکور ہے یعنی ہم نے انہیں حکم نہیں کیا کہ وہ کتاب کے ہر حرف سے ہٹ جائیں اور تقریباً سارے تیس سو سال کا شاہدہ اس پر شاہد ہے کہ کلام الہی میں آج تک ایک حرکت کی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔ حروف و کلمات کی تبدیلی تو نہ کھارہی تو اب آپ غور فرمائیں کہ آپ کے بعد کسی نبی کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔
 آپ کے بعد مستقل نبی کا آنا تو **دلیل سوم** فرق مخالف کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ مستند و غیر مستند نبی غیر مستقل کا آنا ہے لہذا

اس کے متعلق مذاہبوں سے چند امور دریافت طلب ہیں :-
 (الف) یہ مسئلہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے اس قابل نہیں کہ اس میں صرف ملے ذہنی سے کام لیا جائے بلکہ اس کے اثبات کے لئے لغویں قطعہ کا ہونا ضروری ہے۔ لہذا کوئی ایسی لغویں پیش کیجئے جو نہت غیر مستند کے عدم انقطاع پر مراحہ دال ہو :-
 (ب) نہت غیر مستند کہنے کے لئے کا لازمہ یہ ہے کہ اس کی تعلیم دو دلیل قیاسی دونوں کے بیان کرنے کے بعد ہی کی جائے کہ وہ چیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی تھی یا کہ نہیں اگر تھی تو ان کو نہت کیوں نہ ملی۔ اور اگر نہیں تھی تو یہ بات اجماع امت کے خلاف ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امت میں افضل ہوتا ہے علیہ ہے اور ضرورت مفروضہ میں غیر صحابی کا صحابہ سے افضل ہونا لازم آتا ہے لہذا یہ شق جو مستلزم ہے خلاف اجماع کو مردود ہے۔ اور ہاں تعلیم نہیں اور علانہ اس کے یہ بات فیصد عقل کے بھی خلاف ہے کہ نہت اعلیٰ اس بات کی تعلیم کر سکتا ہے کہ منشی غلام احمد جیسوں میں ایسی خوبی پائی جاوے جس سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے حضرات بھی محروم رہے ہوں۔ البتہ اللہ (ج) کیا حضور سید عالم الفیض صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سارے تیس سو سال میں کوئی نبی مبعوث ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو اس کی وجہ بیان فرما دیجئے کہ باوجود نہت منقطع نہ ہونے کے اس قدر زمانہ دراز تک دیگر کون کونسا منست مظهر سے کیوں محروم رکھا گیا۔
دلیل چہارم نہت اور رسالت اور نبی

یہ تمیزیں کلین نہیں خواہ از مجلس شریعی ہوں یا از مجلس مشگک۔ ان تمیزوں پر لائی نفی مجلس واقع ہوا ہے جو مفید استغراق ہوتا ہے خدا سبحانہ میں نبوت کی نفی سے تمام افراد نبوت کی نفی ہوگی۔ اور رسالت کی نفی سے تمام افراد رسالت کی نفی ہوگئی۔ ادنیٰ کی نفی سے تمام افراد نبی کی نفی ہوگئی اور نبوت غیر تشریف بھی افراد نبی سے ہے ہیں اس کی بھی نفی ہوگئی۔ لہذا حضور سید عالم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی غیر تشریف بھی نہیں آسکتا۔

اجرائے نبوت پر الفصل کے دلائل افہام ان کے جوابات

پہلی دلیل اللہ یصلیٰ علیہ وسلم الملائکۃ رسولاً
وَمِنَ امْنَانِیْنَ پانچ
ترجمہ اللہ ہی چننا ہے یا چنیکا فرشتوں میں
سے رسول اور انسانوں میں سے اس آیت میں
یصلیٰ مضاف کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال
دونوں کے لئے آئے ہیں پس یصلیٰ کے معنی ہیں
چننا ہے یا چنیکا مگر اس آیت میں یصلیٰ سے
حال مراد ہیں یا جاسکتا۔ کیونکہ لفظ رسل جن ہے
اس سے مراد آں حضرت واحد نہیں ہو سکتے۔
پس ماننا پڑے گا کہ آں حضرت کے بعد رسول
نبوت جادی ہے اور یصلیٰ مستقبل کے لئے ہے
الجواب: مرنا نبی ہویش کر دکھان مثل
ختم نبوت کے صریح دلائل اور کہاں اس قسم کی روایات
تقریبات اِذَا مَا كُنْتَ الْحَيَاةُ فَفَعَلْ مَا تَشَاءُ

تم یصلیٰ کا حال اس لئے ترجمہ نہیں کرتے کہ اس
حضرہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کو واحد ہیں وہ اس مصداق
نہیں بن سکتے یہ تو بتاؤ کہ پھر مرزا اس کا مصداق
کس طرح بن جادے گا۔ کیا وہ جمع ہے پھر یہ دیکھئے
کہ آیت مذکورہ میں انبیاء پر نازل ہونے والے فرشتے کو
بھی تو جمع کے صیغہ سے بیان کیا گیا ہے کیا انبیاء
پر دو چار چار فرشتے اترتے تھے۔ انبیاء تو پھر بھی
ہزار ہا ہوئے ہیں لیکن ان پر نازل ہونے والا فرشتہ
تو صرف ایک ہی ہے۔ جیسا کہ تبارہ کی پاکٹ یک
کے ص ۵۳ پر ہے: بہر ائیل انبیاء کی طرف وحی لانے
پر مقرر ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا فرشتہ اس کام
پر مقرر نہیں: قرآن پاک بھی شاہد ہے۔ کہ
لَمْ يَكُنْ لَكَ خَلِيلٌ بِمَا ذُنَّ اللَّهُ بِهِ
جبرائیل نے اس قرآن کو میرے قلب پر اتارا ہے
رسولوں کی تعلیم اور احکام کے لئے یہی سنت آمد
قدیم سے جاری ہے۔ جو بواسطہ جبرائیل علیہ السلام
کے اور بذریعہ آیات ربانی کلام رحمانی کے سکھائے
جاتے ہیں اور اللہ اودام مستقیم ہے
پس جب کہ پیغام رساں فرشتے کو یاد ہو وہ واحد
ہونے کے جمع کے صیغہ رسل سے ذکر کیا گیا ہے
تو پھر آنحضرت پر اس کا استقبال کیوں ناجائز ہے۔
الحمد للہ کہ مرزائیوں کے اعتراض کی حقیقت تو
 واضح ہو گئی کہ آیت میں جمع کا صیغہ ہے اس لئے
آں حضرت واحد مراد نہیں لئے جاسکتے۔ اور اگر
آیت کا دوسرا ترجمہ کیا جائے جو کہ مرزائی کرتے ہیں
یعنی اللہ ہی چننے کا فرشتوں میں سے رسول اور
انسانوں میں سے تو خطا ہے کہ اس صورت میں
چننا ہے نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ علم صرف کی کتابوں
میں میزان الصرف سے لے کر فضل اکبری تک

یہی لکھا ہے کہ مضافاً یا مال یا استقبال کیلئے آتا ہے نہ کہ دونوں کے لئے اکٹھا تو معلوم ہو گیا کہ اگر یہ مضافی کا ترجمہ چٹکا کیا جائے تو چلتا ہے کرنا ناجائز ہوگا۔ اس صورت میں آیت مذکورہ کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ رسول کو چٹکا اب تک چنانچہ حال تک بالکل غلط ہے۔ کیونکہ سرور انبیاء اس وقت موجود تھے۔ اور آیت بھی انہیں پر نازل ہوئی معلوم ہوا کہ یہ ترجمہ عقلاً و نقلاً مردود ہے اس آیت کا ترجمہ چٹکا کرنے میں دوسرا استحکام یہ لازم ہوتا ہے کہ اس صورت میں کلام الہی میں کلام الہی میں قدامت لازم آئے گا۔ اس لئے ہم پہلے متعدد آیات قرآنی سے حشر کا خاتم النبیین ہونا ثابت کر آئے ہیں اور حالت قدامت میں کلام ربانی کا من جانب اللہ ہونا محال ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ بَعْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ پھر اگر ترکان میں غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں تحافت و تناقض پایا جاتا تو باری تعالیٰ نے علم کائنات کو اس کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ٹھہرایا ہے جس معلوم ہوا کہ اس میں تحافت و تناقض نہیں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ حیب ہم آیت کا ترجمہ چلتا ہے کریں۔ فاللہ اعلم بالصواب

آیت کا مفہوم تو صرف اس قدر ہے جو کہ سابق و سابق کلام سے واضح ہے کہ جب مکررین اسلام کے دو بزرگ کلام خداوندی پڑھا جاتا۔ تو وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دوڑتے خدا نے فرمایا تم اس قدر کیوں جبرائیل اور برہم ہوتے ہو کیا تم چاہتے ہو کہ تبارکی مرضی مطابق رسول بنا کر بھیجا جاتا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ

أَفَلَمْ حِينَئِذٍ يَخْلُقْ رِضًا لِّمَنَّهُ پھر اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے اس میں تبارکی عقل نارسا کو کوئی دخل نہیں اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ ہی جانتا ہے فرشتوں میں سے رسول جو اس کے احکام انبیاء کے پاس لاتے ہیں اور ان میں رسول چلتا ہے جو تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ الغرض اس آیت میں آئندہ رسولوں کے آنے کا کوئی ذکر نہیں اور اگر بغرض محال ہو بھی تو نبی تشریفی کا ذکر غیر تشریفی کا نہ

اتنی سی بات تھی جسے ارشاد کر دیا
يَا بَنِي آدَمُ إِنَّمَا يَأْتِيَنَّكُمْ

دوسری دلیل رسول منکم پھر ترجمہ: اے بنی آدم ابعدہ منور آدیں گے تبارک سے پاس رسول۔ یہ آیت آنحضرت پر نازل ہوئی۔ اس میں تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں لکھا کہ ہم نے گذشتہ زمانہ میں یہ کہا تھا۔ سب جگہ آنحضرت اور آپ کے بعد کے زمانہ کے لوگ مخاطب نہیں۔ پاکست یک احمدی ص ۵

الجواب۔ صحیح ترجمہ یہ ہے اے بنی آدم اگر تبارک سے پاس تم میں سے میری طرف سے رسول آئیں۔ میری آیات تم پر پڑھیں پس جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور مطاعت کو عمل میں لاوے تو ایسے لوگوں کو کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوگا۔ اور وہی وہ کسی قسم کا حزن و غم پا دیں گے۔

اقوال مرزا جیون بخش رسول سے ہر جگہ خدا کا رسول نہیں کیونکہ اس لفظ میں محدث اور مجدد بھی شامل ہے۔ مرزا غلام احمد کہتا ہے۔

« كَلَّا لَيُنْفِخَنَّ نَفْثُ غِيَابِ أَكْهَرِ الْأَمْنِ نَافِثُ جَنِّ رَسُولِ كَاغْطَا

عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل نہیں
وآخرت کائنات اسلام ص ۲۲۲

(۱) کمال طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں
کا کام ہے دوسرے کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا رسولوں
سے مراد وہ لوگ نہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر
جائے ہیں خواہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد
ہوں : پیام صلح عاشقہ مشکا۱

(۲) رسول مہلتے ہیں نبی اور محدث ایک ہی منصب
رکھتے ہیں اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے غیب کا نام رسول
رکھا۔ ایسا ہی محمد بن کا نام رسول رکھا اور اسی اشارہ کی
غرض سے قرآن شریف میں وَحَقِيقَتَانِ مِنَ الْبَحْثِ بِالْأَنْزِلِ
آیا ہے اور یہ نہیں آیا وَحَقِيقَتَانِ مِنَ الْبَحْثِ بِالْأَنْزِلِ
پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسول سے مراد
رسول نہیں۔ خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث ہوں
چونکہ ہمارے پیرو رسول خاتم الانبیاء ہیں اور بعد ازاں
حضرت کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت
میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں (شہادت
القرآن ص ۱۷)

پچشم غریب نگار ایک آستین را

چہ گوشت کہ چاہاں بد باد می گریم

یہ امر کتاب نبیوں کی طرح واضح ہو گیا کہ مذکورہ آیت
میں رسول سے حضور ربہدیم انشاء علیہ وسلم کے
پرگزیدہ بندہ اور مقبول انسان مراد ہیں۔ یہ آیت نہ
مرزا نہیں کو مفید ہے نہ ہم کو مضر ہے

اگر بعض محال آیت مذکورہ سے جریان نبوت کا
ثبوت مقابہ تو ثبوت تشریحی کا مذکور غیر تشریحی کا جو
امر نبی تشریحی کے آنے سے مانع ہے وہی غیر تشریحی نبی
کے آنے سے مانع ہے خواہ جو کچھ فہرہ جو بنا
اتایا لیکر رسول مکیکد میں اگر ہیئت رسولوں کے

آنے کا وعدہ ہے تو اتنا یا بیکنگد مینی مینی
میں دعویٰ طور پر جانتوں کے آنیکا وعدہ ہے۔ اگر
آپ کے بعد رسول آسکتے ہیں تو قرآن مجید کے بعد
کتاب بھی آسکتی ہے۔

منشی غلام احمد کا قول (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد
آنحضرت کے کوئی رسول بنا کر نہیں بھیجا جائے گا۔
اور ادا نام ص ۲۸۹

إِنَّمَا الْقَضَاءُ الْمُسْتَقِيمُ صَوْرَاتُ
دلیل تفسیری

مرزا نہیں کے استنباطات مجیدہ سے ایک بھی ہے کہ انہوں
نے سورۃ فاتحہ سے جریان نبوت کی دلیل پکڑ لی ہے صورت
اشدال میں بیان کی ہے کہ جن لوگوں پر خدا نے تعالیٰ
کے انعامات ہیں وہ چار نہیں چنانچہ لکھا ہے۔

وَمِنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَالنَّاسِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ
وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ
وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ

دعوت ۱ یعنی جو لوگ خدا اور رسول
کے کہنے پر چلے قرآن کو ان لوگوں کا ساتھ دینا سب
جن پر خدا نے انعام کیا ہے۔ اور وہ انبیاء ہیں۔ درمختص
نہیں اور شہیدین اور صالحین ہیں اور سب اچھے
رضیق ہیں۔

مرزا علی کہتے ہیں کہ جب ہم اللہ اور رسول کی اطاعت
بھی کرتے ہیں اور مراط الذین انعمت علیہم سے دعا
بھی کرتے ہیں اور اس سے ہم صدیقیت (و شہادت
اور صلاحیت کے مقام پر ترقی کر سکتے ہیں تو ان سب
کے ساتھ انبیاء کی رفاقت کا بھی ذکر ہے تو اگر ان حضرات
کے بعد نبوت بالکل بند ہو اور کوئی شخص بھی نبی نہ رہے
تو یہ دعا بھی لاکرت جائے گی اور اطاعت بھی
بے ثمر رہے گی پس لازم ہے کہ اس دعا کی قبولیت

اور اس کی امانت کا ثبوت کی دعا کی صورت میں بھی ہوا بخاری ص ۱۰۳

جواب :- مرزا نہیں کہ یہ استنباط استدلال بخیر و جود از سر تا پایا بل ممکن ہے اس لئے کہ :-

۱۰ :- استنباط و استدلال قرآنہ کے خلاف اور کثیر القاد

احادیث ترمذیہ صریحہ کے سنائی ہے ۔ اور جو استنباط قرآن

مردمیش کے خلاف ہر وہ باطل ہوتا ہے ۔ نیز اس آیت

میں دنیا کے اندر نبوت و خبرہ کے مقام ملنے کا کوئی

ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ جو شخص مومن ہے وہ آخرت

میں انبیا و صدیق و شہداء و صالحین کے ساتھ ہر گاہ

چنانچہ اگلے الفاظ اَدَالَتُكَ حَسَنٌ رَّحِيمًا

رفاعت پر دل نہیں ۔ آیت میں مع کا لفظ بھی موجود

ہے ۔ جس کے معنی ہیں ساتھ کے خود مرثانی ماننا

ہے کہ مع کے معنی ساتھ کے بھی ہوتے ہیں جیسا

کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ کہ خدا نیک لوگوں

کے ساتھ ہے ۔ پاکت یک ص ۵۵

مرثانی کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ مع کے معنی ساتھ

کے لئے جاویں تو سلاؤں کو کوئی درجہ بھی نہ ملتا

و صدیقیت کا مشاہدات کا نہ صاحبیت کا یہ بعض

ان کے ساتھ جو تیاں چٹا تے پھر میں گئے ۔

جواب :- مرزا نیز اس آیت میں درجات کے ملنے

کا ذکر نہیں اور نہ ہی درجات کی نفی ہے ۔ یہاں تو

صرف قیامت میں نیک رفاقت کی خوشخبری ہے

ہاں کلام مقدس میں درجات کے ملنے کا دوسرے

مقام پر یوں ذکر کیا گیا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۔

جو نیک ایمان والے اور اچھے عمل کئے وہ صالحین

میں داخل کئے جائیں گے

(۴) اس لئے کہ آیت ذریعہ بحث یعنی صراط الذین

انعت علیہم میں نعم علیہم کی راہ پر چلنے کی دعا ہے

نہ کہ نبی بخشی جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کی بددعاؤں

پر عمل کریں اور ان کے طریق میں کوئی نہ بنائیں جیسا کہ

فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتُوهُ فَحَسْبُهُ

یعنی تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابل اتقا

نہ نہ ہیں ۔ مگر انبیاء کے راستے کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ

ہم نبی بن جائیں تو کیا خدا کے راستے کی پیروی سے

ہم خدا بھی بن سکیں گے دیکھئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَاِنْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمًا فَاسْتَبِخُوا ۝

یعنی میرا راستہ یہ ہے اس کی پیروی کرنا ۔

دعا میری دلیل استدلال کے باطل ہونے کی ہے

کہ نبوت ایک وہی چیز ہے کسی نہیں اگر نبوت کا ماننا

دعاؤں پر اور مانجاؤں پر ہر وقت ہوتا تو یہ صحابہ کرام

کو ضرور ملتی ۔ کیونکہ وہ بھی ہر زمانہ میں آیت مذکورہ پر دعا

کرتے تھے ۔

غور طلب تاریخ

(۱) انجیل الصراط المستقیم :- دعا ۔ ترمذی ص ۱۰۳

مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مانگی ۔ بلکہ یہ دعا مانگ کر آپ

نے ہی امت کو سکھایا ۔ لیکن یہ دعا آپ نے اس وقت

مانگی جب آپ نبی منتخب ہو چکے تھے ۔ اور آپ پر

قرآن مجید اتنا شروع ہو گیا تھا ۔ ظاہر ہوا کہ آپ اس دعا

سے نبی نہیں ہوئے ۔ پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا ۔

(۲) اسلام نے عورتوں پر بھی یہ دعا موزع نہیں کی لیکن

ایک عورت بھی غیب نہیں ہوتی ۔

(۳) نبوت با شریعت بھی نعمت ہے بلکہ دلیل

نعمت مگر امت اس نعمت سے کیوں محروم ہے اگر

کہو کہ اب جدید شریعت شریعت یا کتاب اس لئے نازل

نہیں ہو سکتی کہ شریعت قرآن مجید پر کمال ہو گئی ہے

تو اسی طرح اب کوئی نبی اور رسول نہیں آ سکتا ۔ اس

لئے کہ نبوت اور رسالت سرور انبیاء عظیم کبریٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ہو چکی ہے۔

فَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ بِمَا عَصَوْا قَبْلَ
دلیل چوتھی رَسُولًا - پنا ع

جب تک کوئی رسول نہ بھیجیں ہم عذاب نازل نہیں کرتے مگر جو وہ عذاب اس امر کا مقتضی ہے کہ خدا نے کوئی نہ کوئی رسول ضرور بھیجا ہے۔

جواب: اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ موجودہ عذاب غلطی غلام احمد کے انکار کی وجہ سے ہے۔ تو جو عذاب مرزا صاحب سے قبل نازل ہوا ہے وہ کسی کے انکار کی وجہ سے تھا۔ اگر کہیں کہ وہ عذاب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کی وجہ سے تھا۔ تو موجودہ عذاب حضور کے انکار کی وجہ سے کیوں نہیں ہو سکتا۔ حضور سید یوم النذر صلی اللہ علیہ وسلم جو تک تمام جہان کی طرف رسول نہیں اس لئے تمام عذاب حضور کے انکار کی وجہ سے ہے۔ یہی ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے، خداوندہ کرپا ہے کہ بعد از حضرت کے کوئی رسول دینا کر، نہیں بھیجے گا اور اللہ پر ایمان

۱۰۵۸۶
۲-۲۲۲

فِي دُورَاتِهِمُ النَّبِيُّ
دلیل پانچویں وَالْكِتَابِ پنا ع

ہم نے اس کی (ابراہیم کی) اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے۔

جواب: اگر اس آیت سے نبوت جاری معلوم ہوتی ہے تو کتاب بھی جاری معلوم ہوتی ہے۔ جو امر کتاب کے جاری ہونے سے مانع ہے وہی نبوت کے جاری ہونے سے مانع ہے۔

وَاِنْ خِشْتُمْ اَنْ يَّزِيحَ رَحْمَةُ
دلیل چھٹی يَكْرِهْتُمْ فَاَتَمَّهْنُ قَالِ

اِنِّيْ جَاعِلٌكَ اِلٰهًا مِّنْ اٰهَانَا قَالِ وَهِيَ ذُنُوبِيْ
قَالِ لَا يَفْقَهُ الْغٰلِبِيْنَ - پنا ع

ترجمہ: اور میں دقت ابراہیم کے رب نے اس کو کہنی باتوں کے ساتھ آدیا ان کو پورا کیا کہا میں تجھ کو لوگوں کے واسطے امام کرنے والا ہوں کہا میری اولاد سے کہا میرا عذاب لوگوں کو نہ پہنچے گا۔ اگر نبوت کو بندھا جائے تو لازم کہے گا کہ یہ امت قائم ہے۔ جواب: اگر آیت کا مفہوم یہ ہو کہ ہر غیر ظالم کو نبوت ضرور ملے گی۔ تو کیا صحابہ کرام سے ملے گا اب تک یہ امت ظلم کرتی رہی ہے۔ ہاں اگر حضور کے بعد نبوت جاری ہوتی تو غیر ظالم کو مل سکتی تھی۔ مگر خدا نے یزال نے فرما دیا ہے کہ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهُ الْيَقِيْنُ پنا ع ۱۰ مرزا صاحب لکھتے ہیں، یہ آیت صاف دلائل کو مہر سی ہے کہ نبی ہمارے نبی اکرم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آوے گا (اور اللہ پر ایمان رکھنا) حضرت ابراہیم نے دعائیں بھی جو قبول ہوئی۔ مگر حضور نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رُؤُفٌ
دلیل ساتویں مِّنْ قَبْلِ الْيَقِيْنِ

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا جَاءَكُمْ بِهِ سَعَتِيْ اِنَّا هٰكَذَا قُلُومٌ لِّمَنْ يَّقَعُ اللّٰهُ مِنْ يَّدِهِمْ رُسُلًا قِيَامُ تَرْجَم داسے باشندگان مصر، تہا کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام اس سے قبل روشن دلائل لے کر آئے پس تم اس سے جو وہ لے کر آئے شک ہی میں رہے حتیٰ کہ جس وقت وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ خداوند تعالیٰ اس کے بعد اب ہرگز رسول نہ بھیجے گا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کفار مصر حضرت یوسف علیہ السلام پر نبوت کو

ختم سمجھتے تھے اس آیت سے ثابت ہوا کہ ختم نبوت کا عقیدہ کفار کا ہے :

جواب :۔ ان لوگوں کا مقولہ ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان نہ لائے تھے جب کہ تو یٰلَکُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَافَ النَّاسُ مِنْ سَخِرَ بِهِ مِنْهُمْ وَلَهُمْ آيَاتُ الْآفَاتِ۔ انہوں نے اللہ سے کفر منشا خداوندی کے خلاف ایک عقیدہ قائم کر لیا تھا۔ کہ حضرت یوسف خاتم النبیین ہیں۔ حالانکہ خدا کے علم میں ابھی سینکڑوں انبیاء باقی تھے اور نہ ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں خاتم النبیین ہوں بخلاف اس کے حضور خاتم النبیین ہونے کے مدعی ہیں نیز لوگ دال ذریعہ (توحید خداوندی کے منکر تھے۔ یہ رسالت کے کس طرح قائل ہو سکتے تھے۔ لہذا اہل اسلام کا ذوق پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہی ہے۔

دفعہ ۱ میں طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف اس امر کا اثبات جس کے وہ مدعی نہ تھے دینی ختم نبوت کا فروع کا کام ہے۔ ایسے ہی مندرجہ سے اس امر کا کلام کرنا جس کے آپ مدعی ہیں کا فروع کا کام ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُنْ مِنَ الْظَّالِمِينَ وَيَجْعَلُوا عَابِدًا لِلْكَافِرِينَ

ترجمہ :۔ اسے رسول پاک کھانے کھا ڈاؤں نیک کام کرے۔ یہ جہل و سمیہ ہے۔ حالانکہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے اور لفظ کل میں جمع کم از کم ایک سے زیادہ رسولوں کو چاہتا ہے۔ اور آنحضرتؐ تو اکیلے رسول تھے آپ کے زمانہ میں کوئی اور رسول نہ تھا۔ مہنا و مشا پر لگا کر آپ کے بعد و سرال آئیں گے۔ ورنہ کیا خدا وفات یافتہ رسولوں کو کچھ رہا ہے کیا انھوں نے کھا ڈاؤں پاکٹ بکس مرزا میر :

جواب :۔ حفظ واحد کو جمع کے معنی سے تعبیر

کرنا صحیح ہے جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے ہم اختصاراً ایک آیت نقل کرتے ہیں۔ وَإِذْ قَالَ لِلْمَلَأِئِكَةِ يَا مَعْرُوفُ أَطِيعُوا أَمْرًا۔ جس نے (یعنی جبرائیل) نے اسے مریم اس آیت میں جبرائیل واحد ہے۔ مگر اس پر ملائکہ کا اطلاق کیا گیا ہے جو کہ جمع ہے۔ نیز رناتی اپنی شب و روز کی بولی چال تحریر و تقریر میں مرزا کے واحد ہونے کے باوجود جب کبھی اس کا نام لیتے ہیں تو جمع کے معنی سے لیتے ہیں اگر ان سے سوال کیا جائے۔ کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو تو وہ بھی کہیں گے کہ ہم مرزا کا نام تعظیماً جمع کے معنی سے لیتے ہیں۔ مرزا شرم کا مقام ہے کہ مرزا پر تو جمع کا اطلاق تعظیماً صحیح ہو مگر سید کو نہیں صلی اللہ علیہ وسلم پر منون شرم شرم شرم۔

جہاں در باب دعا جزو مشقش نہ روند شرم با و کہ ازیں راه قدم باز کنی (جہاں چنانچہ علامہ اسلمی حتی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کے تحت میں لکھتے ہیں إِنَّهُ سَخَّطَ ابْنَ سُرُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّكَ عَلَى دَابِ الْعُقُوبِ فِي حُطَّابِ الْوَاهِسِ بِكَلْفِ الْجَنَحِ لِلتَّعْظِيمِ فِيهِ إِذَابَةُ يُفْضِلُهُمْ وَبَيَّاهُمْ مَقَامَ الْكَلْبِ فِي حَيَاتِهِ شَرَّاهُ كَمَا لَا حَرِيَهْ۔

تفسیر روح البیان صفحہ ۲۵ آیت مذکورہ۔ ترجمہ میں آیت میں لفظ جمع کیا ہے منور علیہ الصلوٰۃ والسلام واحد تعظیماً مخاطب کئے گئے ہیں۔ اور اس مخاطبہ میں حضورؐ کے فضائل اور کمالات کا انہار مقصود ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ حق علی مجرب ہے جتنے کمالات جمیع انبیاء کرام مساوات اللہ علیہم اجمعین کو انفرادی صورت میں عطا فرمادینے ہیں۔ اور آپؐ میں ہر فرد کی نفس کو تمام صفاتی و برائی دانی و آنحضرتؐ میں ہر فرد کی تمام برائی

فرماتے۔ اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے صحت کو نہیں پہنچی اور اعتبار نہیں رکھتی۔

مرزا محمد اگر ساتھ والی حدیث جو کہ ابن ماجہ ہی میں آئی ہے اس کو بھی نقل کر لیتے تو کیا حرج تھا مگر نقل کرتے بھی کس طرح کیا۔ سو اس وجہ کی (غرضی) رعایت ہی مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہے۔ لیکن ہم اس حدیث کو نقل کرتے ہیں جس سے تمہاری آبد فری کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ حضرت اسماعیل بن خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی ہادی سے فرمایا (آیت ابراہیم علیہ السلام) اِنَّ رَسُوْلًا مِّنْ رَّبِّكَ فَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى رَسُوْلِ الْكَافَّةِ اِنَّ رَسُوْلًا لَّا نُبٰى لَعَنَ اَبْنُ مَاجٍ مَّطْبَعَةُ قَادِي دہلی ص ۱۱۰ وہ پہنچ ہی ہیں رحلت فرما گئے اگر قضا کی الہی میں یہ ہوتا۔ کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ہو تو البتہ وہ زندہ رہتے لیکن حضور کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں اس لئے ان کو زندہ نہیں دکھا گیا۔ یہ حدیث بھائی شریف میں بھی ہے ص ۱۱۰ یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ شیخ عبدالغنی بخاری ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ اَلَّذِيْ اَلْحَقَّ بِهِ الْفَتَاوٰى فِيْ بَابِ تَتَمُّنِيْ بِاَسْمَاعِلَ الْاَوَّلِيَّاتِ فَصَحِّحْ لَا تَشْكُ فِيْ مَحَبَّتِهِمْ وَكَانَ اَخْبَرَهُ الْمَوْلٰىفُ اَيْضًا بِهَذَا الطَّرِيقِ مِنْ سَبَبِ وَثَقِ مُحَمَّدٍ ابْنِ تَابِتٍ اَللّٰهُ

کیا آپ نے حضور علیہ السلام کے ماحیر اے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا مَا كُنْتُ وَهَوًا مَّشْهُرًا وَلَوْ خُضِيَ اَنْ يُّكُوْنَنَّ يَحْدُكُنَّ عَلٰى اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا كَاَقْبَلُ اِلٰهًا وَكَوَلٰكِنْ لَا نُبٰى لَعَنَ

ابن ماجہ مطبوعہ قادی دہلی ص ۱۱۰ وہ پہنچ ہی ہیں رحلت فرما گئے اگر قضا کی الہی میں یہ ہوتا۔ کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ہو تو البتہ وہ زندہ رہتے لیکن حضور کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں اس لئے ان کو زندہ نہیں دکھا گیا۔ یہ حدیث بھائی شریف میں بھی ہے ص ۱۱۰ یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ شیخ عبدالغنی بخاری ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ اَلَّذِيْ اَلْحَقَّ بِهِ الْفَتَاوٰى فِيْ بَابِ تَتَمُّنِيْ بِاَسْمَاعِلَ الْاَوَّلِيَّاتِ فَصَحِّحْ لَا تَشْكُ فِيْ مَحَبَّتِهِمْ وَكَانَ اَخْبَرَهُ الْمَوْلٰىفُ اَيْضًا بِهَذَا الطَّرِيقِ مِنْ سَبَبِ وَثَقِ مُحَمَّدٍ ابْنِ تَابِتٍ اَللّٰهُ

امین تیسرے ————— پر حاشیہ

ابن ماجہ ص ۱۱۰ یعنی اس حدیث کا بخاری نے باب تَتَمُّنِيْ بِاَسْمَاعِلَ الْاَوَّلِيَّاتِ میں اذراغ کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی صحت میں کوئی شک نہیں اور حدیث کا محمد بن عبداللہ بن حنفیہ سے اسی طریق سے ابن ماجہ

نے بھی اذراغ کیا۔ اس قدر قریبیات کے باوجود مذکورہ حدیث سے جریان نبوت کی دلیل پکڑنی حماقت نہیں توادر کیا ہے۔

خطائیت ہیئت تیرہ تماشہ مقلد کردی
دل دیا نم بڑی فجوات چسپید تاویہ وکیلی

اگر صحیح ہے کہ ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زندہ رہ کر نبی کیوں نہ ہو گئے حالانکہ ان کے متعلق حفصہ کا زمانہ موجود تھا اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو میرے بعد

تحریر دوم
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى رَسُوْلِ الْكَافَّةِ اِنَّ رَسُوْلًا لَّا نُبٰى لَعَنَ اَبْنُ مَاجٍ
یعنی حضور کو تمام الانبیاء کو کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں (والفضل)

الجواب :- یہ قول مجھے سند ہے کی وجہ سے قابل قبول نہیں اس لئے کہ حضور خود فرماتے ہیں کہ لا نبی بعدی۔ اگر نبی بعدہ کہنا ناجائز ہوتا۔ تو حضور یہ کیسی نہ کہتے۔ یہ شخص حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افترا دیتا ہے۔ ان کا یہ قول ہرگز نہیں نہ ہی عقیدہ ہے کہ حضور کے بعد معاذ اللہ کوئی جدید نبی آسکتا ہے اور یہ خیال فاسد کہ بھی کس طرح سکتی باتیں جبکہ حضور سرور عالم نے کثیر التعداد احادیث میں فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ میرے بعد جو مدعی نبوت ہوگا وہ دجال اور کذاب ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مرزا محمد! تمہیں ام المومنین رضی اللہ عنہا پر افترا باندھتے ہوئے شرم نہ آئی۔ آخر آئی بھی تو کس طرح جبکہ تم اللہ احد رسول پر افترا باندھتے ہوئے نہیں شرماتے۔ سنئے ام المومنین کا وہی عقیدہ ہے جو کہ محمد باقر اہل اسلام کا ہے۔ حضرت صدیقہ ہی حضور سے

مر فرعا و دامت قراتی ہیں مَعْنَا كَشَفَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبْقَى بَعْدَهُ مِنْ
بَعْدِ بَيِّنَاتٍ إِلَّا الْبَشَرَاتِ قَالُوا كَيْفَ رَحِمُوا اللَّهُ
مَا بَشَرَاتٍ قَالَى اللَّهُ وَالْفَالِخَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَيْدِي كَيْفَ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت سے
فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے کوئی جزو باقی نہیں
رہے گا سوائے بشارات کے صحابہ کرام نے طعن کیا کہ
یا رسول اللہ بشارات کیا چیز ہیں آپ نے فرمایا کہ ابھی
غلاب جو کوئی سلطان دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور
دیکھے ۔

تحریف سوم قَالَا أَخِي الْأَخْيَارُ وَكَرَاهِي مَسْجِدًا
أَيْخُمُ الْمَسَاجِدِ ترجمہ میں
آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے ۔ اگر حضور
کی مسجد کے بعد مسجدوں کا بننا حضور کے آخر المساجد
ہونے کے معنی نہیں تو آپ نے بعد نبی کا آنا آپ
کے آخر الانبیاء ہونے کے معنی کیوں ہوگا ۔

جواب ۔ حدیث کے صحیح الفاظ یہ ہیں ۔ قَالَا
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَصَحْبِهِ كَخَاتَمِ الْمَسَاجِدِ الْأَخْيَارُ
(کنز العمال) یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد
انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے ۔ یعنی نہ کوئی
نئی حضور کے بعد پیدا ہوگا اور نہ ہی وہ کتا صحیح ہوگا
کہ یہ خداں نبی کی مسجد ہے ۔

تحریف چہارم مَعْنَى شَيْخٍ مِنْ سَلَمَةَ قَالَ وَتَوَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا كُنْ يَا عَمْرُو فَإِنَّ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ مَدِينَةٍ
حضر نے اپنے چچا حضرت عباس کو خاتم البہاجرین
فرمایا ہے کہ اب ہجرت بند ہے جس طرح حضرت عباس
کے بعد ہجرت کرنا ان کے خاتم البہاجرین ہونے کے
معنی نہیں ۔ اسی طرح آنحضرت کے بعد کسی نبی کا سنا

حضور کے خاتم الانبیاء ہونے کے معنی نہیں ۔
جواب ۔ اس روایت کو اگر صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے
تو یہ بھی میں مستزنیں بلکہ ہادی مرید ہے اس لئے کہ
حضر نے حضرت عباس کو جن مہاجرین کا ختم فرمایا
وہ وہی ہیں جنہوں نے خدا اور رسول کے ارشاد کے
مطابق ہجرت کی تھی ۔ سب سے آخر حضرت عباس نے
ہجرت کی تھی اس لئے حضور نے ان کو خاتم البہاجرین
فرمایا ۔ اس کی مزید وضاحت میرا فی البقیع ابن مسعود
ابو علی اور ابن نجاد کی روایت میں یوں مرقوم ہے
کہ حضرت عباس نے جب ہجرت کرنے کا ارادہ کیا
تو حضور نے فرمایا عَمَّ آقِيْمُ مَكَانًا فَإِنَّكَ بِمَكَانٍ
اللَّهُ قَدْ خَتَمَ بِهِ الْخَلْقَ كَمَا خَتَمَ بِي النَّبِيُّونَ
ترجمہ چچا آپ ابھی ہجرت نہ کریں اپنے مکان میں ٹھہریں
عنقریب اللہ تعالیٰ اس ہجرت کے سلسلہ کو آپ سے
ختم کرے گا ۔ جیسا کہ اس نے نبوت کے سلسلے کو بھجور
ختم کیا ہے ۔

دوسری روایت تفسیر صانی کی پیش کی ہے میں میں حضرت
علی کو خاتم الامم کہا گیا ہے یہ تفسیر جو تفسیر کی ہے
اس لئے اس روایت کی بھی وہی حیثیت ہے جیسے کہ
لفظ حور جیسی روایات لہذا اس کا جواب بھی انہیں سے
طلب کیجئے اور اگر بالفرض دالہ برائے روایت کو صحیح بھی تسلیم
کر لیا جائے تو یہ احادیث متواترہ کے سامنے کوئی
دفعہ نہیں رکھتی لہذا قابل اعتبار نہیں اصل میں بات
یہ ہے کہ مرفوعی کچھ عجیب اور عجیب و غریب روایات
ہیں ۔ ان کی ہر حرکت عقل و دانش سے دور فہم و ذراعت
سے بعید ہے ۔ اگر کثیر المتداول احادیث متواترہ صحیحہ کے
مقابل میں کوئی ایک آدھ بے سند اور غیر معتبر کتاب کی
روایت مل جائے تو عقل کی بات ہے کہ اس بے سند
روایت کے ایسے حصے کئے جائیں گے جو تمام احادیث صحیحہ

بہشت روزہ رضوان لاہور ۱۸۵۲ء اگست ۳۹

علی تحقیق

مرزا صاحب کی نبوت و حضرات صوفیاء کرام

الفضل ۲۰ جولائی (صفحہ ۱۲ تا ۱۶) میں مرزا صاحب کا نبوت غیر تشریعی ثابت کر سنے کے لئے بعض اوقات صوفیاء کرام مثلاً شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے استدلال کیا ہے۔ تحقیق مقام کچھ بھی مرزا صاحب سے پہلے مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت پر ایک نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب کے عجیب متضاد بیانات ہیں۔ کہیں تو مرزا صاحب اپنے آپ کو غیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جس جس جگہ میں نے نبوت اور رسالت سے انکار کیا ہے۔ مرزا ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت قائم نہ کرنا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدار سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسی کا نام پا کر اسی کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ ان ہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب میں بھی اپنی معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اُنہی اس عبارت میں مرزا صاحب نے صاف لفظوں میں غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اب اس کے خلاف نبوت تشریعی کا دعویٰ ملاحظہ فرمائیے۔ اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کہہ سکے گا کہ ہوا ہے نہ ہر ایک منقہی قوال کو یہ دعویٰ بلا دلیل

ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ اسرا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امرا و رہنما بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا ہے وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی روش سے بھی ہمارے مخالف ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی

ص ۱۲۰ اربعین ص ۲

اس عبارت میں مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں اپنے آپ کو صاحب الشریعت کہا ہے۔ کہیں سے سے مکر جانتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا کہ دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محمد شریعت کا دعویٰ ہے جو کہ حکم خدا کا کیا گیا ہے۔ اندازہ عام طبع ۲۰ ص ۱۴۰

لاہوری مرزا ابی عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مرزا صاحب کی وہ عبارتیں پیش کر دیتے ہیں جن میں نبوت کا انکار قطوعاً ہوتا ہے۔

دور قادیانی مرزا ابی عام کو بھلانے کے لئے غیر تشریعی نبوت صلی علیہ وسلم دیکھا دیتے ہیں۔ مرزا ابی اگر مرزا صاحب کو سچا سمجھتے ہیں تو قلمی طور پر انہیں صاحب شریعت ہی مانتے ہوں گے کیونکہ انہیں کو عبادت مقولہ بالاس میں مرزا صاحب نے غیر مبہم طور پر اپنے آپ کو صاحب شریعت قرار دیا ہے۔

لیکن ختم نبوت کے دلائل سے تنگ آکر قادیانی

مرزا کی ایسی بات پر زور دیتے ہیں کہ مرزا صاحب غیر تشریفی نبی ہیں۔ صرف تشریفی نبوت ختم ہوئی ہے غیر تشریفی جاری ہے۔ نبوت کی دو قسمیں تشریفی و غیر تشریفی جن معنی میں مرزائیوں نے بیان کی ہیں قرآن و حدیث اور دلائل شرعیہ کے بالکل خلاف ہیں۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا۔ جو صاحب الشریعت نہ ہو۔ مرزائیوں کو نبوت کی اس تقسیم کے دعویٰ کی دلیل میں نہ کوئی قرآن کی آیت یا فقہ آئی نہ کوئی حدیث البتہ حضرات صوفیائے کرام مثلاً شیخ اکبر نجی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی بعض عبارات سے انہوں نے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ اقول تو مرزائیوں کو شرم و حیا سے کام لینا چاہئے کہ جن صوفیائے کرام کو مرزا صاحب نے ملحد اور زندقہ قرار دیا ہے۔ ان ہی کے اقوال و عبارات کو وہ مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل میں پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو رسالہ تحفیر اور خط مرزا صاحب سے ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو وحدت الوجود کا حافی بتایا اور وحدت الوجود کے فاعلین کو ملحد اور زندقہ کہا۔

قبل اس کے کہ ہم ان حضرات صوفیاء کی عبارات پیش کر کے اس مسئلہ کو واضح کریں۔ اور مرزائیوں کی فترا پر اندزی کا جواب لکھیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر صوفیائے مسلک اور ان کے مقصد کو یاد رکھنا بیان کر دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صوفیائے کرام کی مقدس جہت کا کام صرف یہ ہے کہ وہ ترکیہ باطن اور صفائی قلب کے بعد اپنے دل و دماغ اور روح کو نور معرفت سے متور کریں اور فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر فائز فی معرفت اور اس کا قرب حاصل کریں۔ ظاہر ہے کہ یہ فیوض و برکات

اور انوار و کمالات آفتاب نبوت ہی کی شعاعیں ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت ہی کا فیض ہے۔ اگر بارگاہ نبوت سے کسی کو فیض نہ پہنچے۔ اور آفتاب نبوت کی شعاعیں کسی کے دل کو نہ چمکائیں۔ تو اس کو ہرگز کوئی فضل و کمال حاصل نہیں ہو سکتا نہ اس کے دل میں کوئی نور پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر فضل و کمال کا سرچشمہ صرف نبوت اور رسالت ہے۔

اس مقام پر یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ جب نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ نے باب نبوت کو مسدود فرما دیا۔ تو شاید وہ تمام فیوض و برکات بھی بند ہو گئے۔ جو بارگاہ نبوت سے وابستہ تھے اور نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے کسی کو مقام نبوت سے کسی قسم کا کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا۔ اگر یہ صحیح ہو اور ختم نبوت کا یہی مفہوم لیا جائے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو جانے سے مقام نبوت کے تمام فیوض و برکات بند ہو گئے تو صوفیائے کرام کا ریاضت و مجاہدہ کرنا اور صفائی باطن اور ترکیہ نفس کر کے مقام نبوت کے فیوض و برکات اور آفتاب رسالت کے انوار سے مستفیض و مستنیر ہونے کی امید رکھنا بھی لغو و بے معنی ہو گا۔ اور اس طرح صوفیائے کرام کا تمام سلسلہ تقصوف اور جہد و جدب سب بیکار اور لغو ہو جائے گی۔ اس شبہ کو دور کرنے اور مقصد تقصوف کو کامیاب بنانے کے لئے صوفیائے کرام کا فرض تھا کہ وہ یہ بتائیں کہ ختم نبوت کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ مقام نبوت اس طرح ختم ہو گیا کہ اب کسی کو کوئی فضل و کمال نبوت کے دروازے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ شبہ و سوء شیطانی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ فیضان نبوت جاری ہے۔ اور ہر صاحب فضل و کمال

کو اس کی استعداد کے موافق جو کمال ملا ہے یا ملے گا
اس کا سرچشمہ مقام نبوت ہی ہے۔ اور ختم نبوت کے
معنی صرف یہ ہیں کہ کسی کو امر و نہی کے ساتھ مخاطب
نہیں کیا جائے گا۔ اور شریعت نہیں دی جائے گی۔
اس کو امر و نہی کے ساتھ مخاطب کرنا ہی تشریع ہے
عام اس سے کہ وہ امر و نہی قدیم ہو یا جدید شریعت و
نبوت میں کچھ فرق نہیں۔ نبوت شریعت ہے۔ اور
شریعت نبوت۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کو اللہ
تعالیٰ نے کسی امر و نہی سے مخاطب نہ فرمایا ہو۔ قرآن
مجید میں ارشاد فرمایا۔ فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ
وَمُنْذِرِينَ۔ ہر نبی تبشیر اور انداز پر مامور ہوتا ہے اور
یہی شریعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد نبی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مقام نبوت کے
فیوض و برکات بند ہو گئے۔ لیکن فیوض و برکات نبوی
ہماری ہونے کا یہ مطلب لینا بھی بالکل غلط اور باطل
ہے۔ کہ فیضان نبوت سے کوئی نبی بن سکتا ہے۔
دیکھئے تمام عالم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی
رحمتوں سے مستفید ہو رہا ہے۔ اور بارگاہ الوہیت
سے ہر قسم کے فیوض و برکات بندوں کو حاصل ہو رہے
ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندے فیضان
الوہیت سے الوہیت کا درجہ بھی پاسکتے ہیں حضرت
سوفیائے کرام نے اپنی عبارات میں غیر مبہم طور پر
اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ فیضان نبوت جاری
ہونے سے ہماری مراد یہ نہیں کہ نبوت اور شریعت
اری ہے بلکہ امر و نہی کا دروازہ قطعاً مسدود ہو
نکا ہے۔ اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم کے بعد اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے کسی بات کا امر فرمایا ہے یا کسی نبی سے مخاطب
کیا ہے۔ تو ایسا شخص بدعت نبوت و شریعت ہے اگر

وہ احکام شرع کا تکلف ہے تو ہم ایسے شخص کی گردن
مار دیں گے۔ ملاحظہ ہو الیوانیت و الجوامع
جلد دوم صفحہ ۴۴۔

فَإِنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِفَعْلِ الْمُبَاحِ فَقُلْنَا
لَهُ لَا يَخْلُوانِ بِرَجْعِ ذَٰلِكَ الْمُبَاحِ وَاجْتِبَا فِي
حَقِّكَ أَوْعَدًا وَبِإِذْنِ اللَّهِ عَيْنِ نَسْتَعِيزُ بِالسَّيِّعِ
الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ حَيْثُ صِغَرْتَ بِالْوَحْيِ الَّذِي
رَزَمْتَهُ الْمُبَاحِ الَّذِي قَرَّرَهُ الشَّارِعُ مَبَاحًا
مَامُورًا بِهِ لِعَصِي الْعَبْدِ بِأُتْرُكِهِ وَإِنْ الْبَقَاةُ مَبَاحًا
لَمَّا كَانَ فِي الشَّرِيعَةِ قَائِمٌ فَأُتْرِكَ لِهَذَا الْأَمْرِ
الَّذِي جَاءَ بِهَذَا مَذَكَّ وَحْيٍ فَهَذَا الْمَذَكُّ الْحَقُّ۔
اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے ایک مباح کام کا امر فرمایا ہے۔ تو ہم اس سے
کہیں گے کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں۔ یا یہ کہ جس
مباح کام کا اللہ تعالیٰ نے مجھے امر فرمایا ہے۔ وہ
بیتے حق میں واجب ہوگا یا مندوب یہ دونوں
صور میں اس شریعت کے حق میں ناسخ قرار پائیں گی
جس پر تو قائم ہے۔ اس لئے کہ جس کام کو شارع
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباح رکھا تھا۔ تو نے
اسے اپنی وحی مزعومہ کے ساتھ مامور یہ یعنی ضروری اور
واجب دیا مستحب قرار دے لیا۔ جس کے ترک سے
بندہ گنہگار یا تارک فضل ہوتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ
نے اس امر مباح کو تیرے حق میں مباح ہی رکھا جیسا
کہ وہ شرعاً پہلے سے مباح تھا تو تیری اس وحی اور
امر سے کیا فائدہ ہوا؟

اس کے بعد امام شعرانی فتوحات مکیہ سے شیخ اکبر
محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل فرماتے
ہیں۔ رَفَعَالِ الشَّيْخُ إِيفَافِي ۲ الْبَابُ الْخَادِي
وَالْعَشْرُونَ مِنَ الْفَتْوَاهِ مِنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

تعالیٰ امور بشی قلیس ذالک لیجھم انما ذالک
تلبیس لان ہلا من قسم الکلام وصفہ
وذالک باب مسدودون الناس الخ۔
شیخ اکبر علی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
فتوحات مکیہ کی اکیسویں فصل میں فرماتے ہیں جو شخص
اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کوئی
امر فرمایا ہے۔ تو یہ گڑبگ نہیں۔ تلبیس ابلیس ہے
اس لئے کہ امر کلام کی قسم سے ہے۔ اور یہ دروازہ
لوگوں پر بند ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں :-

فقد بان لك ان الواب لا مر الا لہیة
والنوامی قد سلمات وكن من ادعاها بعد
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فهو مدع
شریعة ادھی لبھا ایہ موافق شی عینا
او مخالف فان كان مكلفا فمربا عنقه وان
فمربا عنده صفحا یہ بات تم پر بخوبی واضح ہو گئی کہ
اللہ تعالیٰ کے ادا مروی ہونے کا دروازہ بند ہو چکا ہے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد
جو شخص بھی اس امر کا دعویٰ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اُسے امر و نہی پہنچا ہے وہ مدعی شریعت ہے۔ عام
اس سے کہ جن ادا مروی ہونے کا وہ مدعی ہے وہ ہماری
شرع کے موافق ہوں یا مخالف وہ بہر کیف مدعی
شریعت ہی قرار پائے گا۔ اگر وہ حائل و باطل ہے تو
ہم اُس کی گردن مار دیں گے ورنہ اُس سے پہلوتی کرینگے
بیواتیت و الخواص جلد ۲ صفحہ ۲ طبع مصر۔

شیخ اکبر علی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ صاحب
فتوحات مکیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی ان تصریحات
سے حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ جو شخص اس امر کا
دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر و نہی کے ساتھ غالب

فرمایا ہے۔ وہ مدعی شریعت ہے۔ نیز یہ کہ حضرات صوفیاء
اکرام کے نزدیک شریعت کے معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
امرو نہی ہونے کے سوا کچھ نہیں۔ اب مرزا صاحب کی
تصریحات سامنے رکھ کر یہ دیکھ لیجئے کہ وہ میں جہانپ
اللہ امر و نہی پانے کے مدعی ہیں یا نہیں۔

الرحمن علیہ السلام کی یہ عبارت ہم تفصیل
سے نقل کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے فرمایا یہ بھی تو
سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے
ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت
کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت
ہو گیا۔

بس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف
مزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔
مرزا صاحب کی اس عبارت سے دو باتیں
بالکل واضح ہو گئیں ایک یہ کہ شیخ اکبر علی الدین ابن
عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعرانی نے شریعت کے
جو معنی بیان فرمائے ہیں۔ مرزا صاحب نے ان پر
فہر نقصدین ثبت فرمادی۔ دوسری یہ کہ مرزا صاحب
حضرات صوفیاء اکرام اور خود اپنی تصریح کے مطابق
مدعی شریعت ہیں۔

اب میں ان مرزائی دوستوں سے دریافت
کرتا ہوں جنہوں نے شیخ اکبر علی الدین ابن عربی رحمۃ
اللہ علیہ اور امام شعرانی کی تصانیف سے یہ ثابت
کرنے کی کوشش کی تھی کہ ان حضرات کے نزدیک
نبوت تشریعی ختم ہو گئی۔ ذیل تشریح جاری ہے لہذا مرزا
صاحب کا فیر تشریحی بی ہونا درست ہو گیا۔ کس حد
تک ان عبارات سے آپ کو فائدہ پہنچا۔ صوفیاء کتاب
کے لئے اختیار کا حکم رکھتے ہیں۔

خود مرزا صاحب جو آپ کے غمخوار ہیں

کی نبوت غیر شرعی کی خاطر آپ نے اس قدر پاپ بیلے انہوں
نے بھی آپ کا ساتھ نہ دیا اور بول اُٹھے کہ میری وحی
میں امر بھی ہیں۔ اور نہی بھی۔ اور اس طرح میں
صاحب شریعت ہوں۔

مذہبی سسٹ گواہ چٹ والا معاملہ ہے۔
ناظرین کرام نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ نبوت
شرعی کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے امر و نہی پانا۔

چونکہ وحی منجانب اللہ تعالیٰ امر و نہی کے
ساتھ مخاطب ہوتا ہے۔ اس لئے ہر نبی شرعی ہوتا ہے
اب اس کے بالمقابل نبوت غیر شرعی کے معنی اس کے
سوا اور کچھ نہیں رہتے کہ منجانب اللہ تعالیٰ امر و نہی کا
خطاب پانے کے علاوہ جس قدر فضائل و کمالات ہیں
مثلاً ولایت قطبیت۔ غوثیت۔ عرفان و قرب الہی
مدارج سلوک وغیرہ انوار و برکات نبوت غیر شرعی میں
کیونکہ ان سب کا سرچشمہ مقام نبوت ہی ہے۔

اس لئے اگر صوفیاء نے یہ کہہ دیا کہ نبوت
غیر شرعی جاری ہے۔ یعنی نبوت کے فیوض و
برکات بند نہیں ہوئے امت مسلمہ انوار و برکات
نبوت سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ تو یہ قول اپنے
مرادی معنی کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

مرزا یوں کا یہ کہنا کہ ہم مرزا صاحب کو غیر شرعی نبی
مانتے ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکا اور فریب دینا ہے۔
مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے منکرین کو
جہنمی مسلمان اور غیر ناجی کا فر قرار دیا ہے۔

ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس
نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

مکتوبات مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکیم
در حقیقتہ الوحی ص ۱۱

جوبلے نہیں مانتا وہ خدا و رسول کو بھی نہیں مانتا۔

حقیقتہ الوحی ص ۱۱

دلے مرزا جو شخص میری پیری ذکر کیا اور بیعت میں
داخل نہ ہوگا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی
ہے۔ مٹ رسالہ معیار والا اخبار۔

خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے اس (میری
وحی) کو مدار نجات ٹھیرا دیا۔ حاشیہ الرقیبین ص ۱۱
ان عبارات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح
ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے منکرین کو کافر جہنمی قرار دیا۔
اب مرزا صاحب کی اس عبارت کو بھی پرچہ لیجئے
نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اپنے دعوے کے انکار
کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو
خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لائے ہیں۔
لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر مہم اور حدت
گزرے ہیں کہ کسی ہی جناب اپنی میں اعلیٰ شان رکھتے ہو
اور خلعت مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں اُن کے انکار
سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

تزیان القلوب حاشیہ ص ۲۵ طبع دوم

مرزا صاحب اپنے منکرین کو کافر بھی کہہ رہے ہیں
اور یہی فرما رہے ہیں کہ صرف اُس نبی کا منکر کافر ہوتا ہے
جو شریعت اور احکام جدیدہ لائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا
کہ مرزا صاحب احکام جدیدہ اور شریعت کے مدعی ہیں
ناظرین کرام اذرا و انصاف بتائیں کہ مرزا
صاحب کی نبوت شرعی کے دعوے میں اب بھی کچھ
کلام کی گنجائش ہے۔

بھرمزائیوں کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب غیر شرعی نبوت
کے مدعی ہیں۔ مرزا مدعی و فریب نہیں تو کیا ہے؟

تشریح | ایک شہادت حضرت محمد و اہل بیتی
رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کرتے ہیں۔

حصول کمالات نبوت مرنا بعینہ براہ طریقہ بمعیت و
وہداشت بعد از بعثت خاتم الرسل منافی خاتمیت
اور نیست یعنی کمالات نبوت کا حصول پیروؤں کے
لئے پیروی اور حصول کے طریق پر خاتم الرسل کی بعثت
کے بعد اس کے خاتم ہونے کی منافی نہیں۔ مرزائیوں کا
اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرنا یا تو حماقت ہے یا
دبیدہ دلیری ہم حیران ہیں حماقت کہیں یا دبیدہ دلیری۔
خیر وہ تو ہی کہہ لیتے ہیں۔

ناروا کہئے ناسزا کہئے

کہئے کہئے انہیں برا کہئے

عبارت بالکل صاف ہے یعنی محمد صاحب فرماتے
ہیں کہ کمالات نبوت کا حصول حضور کی خاتمیت
کے منافی نہیں اور مرزائی اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں
کہ حضور کے بعد نبی آسکتا ہے۔ خدا جانے کس لفظ
کا ترجمہ ہے۔ مرزائیوں! اگر کوئی ادنیٰ درجہ کا فارسی
داں بھی سن پائے گا تو تمہیں کیا کہے گا کیا کمالات
نبوت حاصل کرنے سے انسان بنی بن سکتا ہے
پھر تو اخلاق اللہ حاصل کرنے سے خدا بھی بن جائیگا
اس لئے کہ ارشاد ہوتا ہے۔ تَخْلُقُوا بِاخْلَاقِ
اللّٰهِ یعنی اخلاق اللہ میں رنگے جاؤ۔ تو جو شخص اخلاق
اللہ سے موصوف ہو جائے اسے خدا بن جانا چاہئے۔

اگر یہ صحیح ہے کہ انسان کمالات نبوت حاصل
کرنے سے بنی بن جاتا ہے۔ تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں
کہ یہ کمالات نبوت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے حاصل کیے تھے کہ نہیں اگر
نہ تھے اور یقیناً کئے تھے تو وہ بنی کیوں نہ بن گئے
خیر محمد صاحب یہ کمالات نبوت اپنے میں پاسے

جانے کے معترف تھے۔ انہوں نے دعویٰ نبوت
کیوں نہ کیا۔

امام شعرانی کا قول | دوسری شہادت امام
شعرانی کی پیش کی جاتی

ہے کہ قَالَ مُطْلَقُ النَّبُوَّةِ كَمَا يُرْتَفَعُ وَرَأْتُمَا
رَأْسَ تَفْعَمَ نَبُوَّةَ التَّشْرِيعِ۔ یعنی مطلق نبوت
نہیں اٹھائی گئی بلکہ نبوت تشرعی اٹھائی گئی ہے۔
اس جگہ بھی حیانتِ عمرمانہ سے کام لیا گیا ہے۔ عبارت
کو اس طرح قطع و برید سے پیش کرنا جس سے اصل
مطلب ظاہر نہ ہو۔ قادیانیوں کا خاصہ ہے اصل
عبارت یہ ہے وَهَذَا مَا اتَّخَذَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَوَّلِ مَا
يُخْزَى وَالنَّبُوَّةُ فَإِنَّ مُطْلَقَ النَّبُوَّةِ كَمَا يُرْتَفَعُ
وَرَأْتُمَا رَأْسَ تَفْعَمَ نَبُوَّةَ التَّشْرِيعِ كَمَا يُؤْتَدَاهُ
حَدِيثٌ مِنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أَخَذَ كِتَابَ
النَّبُوَّةِ۔ بن جنید البیہاقی الجوالہ۔

اور اسی لئے اس کے ساتھ آپ کے رویہ کی تاویل
کی جاتی ہے۔ اور یہ رویہ وہ چیز ہے جو احبارِ نبوت
میں سے اللہ تعالیٰ نے امت پر باقی رکھی ہے کیونکہ
مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی بلکہ نبوت تشرعی اٹھا
ئی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کرتی
ہے۔ کہ جو شخص قرآن کی حفاظت کرتا ہے۔ نبوت
اس کے دونوں پہلوؤں میں داخل کی جاتی ہے اور اسے
نبوت کو کون بند مانا ہے۔ مگر جس شخص میں جزا
نبوت پاسے جاتے ہیں۔ کیا وہ بنی بن جاتا ہے
مرزائیو پھر تو بڑی دقت پیش آئے گی اس لئے
کہ اس صورت میں قرآن کے محافظ اور ان دونوں
کو جن کو سچی خوابیں آتی ہیں تمام کو بنی مانا پڑے گا۔
کیونکہ حفاظت قرآن روایا مصادقہ بھی جزا سے نبوت

سے ہیں بلکہ جس شخص میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں انہیں
کو چاہئے کہ اس کو بنی تسلیم کریں۔ مگر یاد رہے کہ یہ
دونوں چیزیں راقم الحروف میں علی وجہ الاکمل پائی جاتی
ہیں۔ یعنی میں حافظ قرآن بھی ہوں اور کئی دفعہ سچی
خوابیں بھی آتی ہیں کیا مرزا جو مجھ کو بھی بنی مانو گے۔
ہاں تم جیسے احمقوں سے یہ بھی کوئی تعبیر نہیں اس
لئے کہ تم نے اس شخص کو بنی مقدس تسلیم کر لیا جس کو
صحیح جہانی حاصل تھی نہ روحانی اور خدا کے فضل و
کرم سے مجھ کو یہ دونوں حاصل ہیں۔ مزید برآں میں حافظ
قرآن بھی ہوں اور مرزا صاحب اس نعمت ظہری سے

ظہری محروم تھے۔

ہم اجماع امت کے بیان میں امام شہرانی کی
اس عبارت نقل کر آئے ہیں۔ جس میں امام موصوف
فرماتے ہیں۔ کہ حضور کے بعد مدعی نبوت اگر مراتی وغیرہ
نہ ہو تو اس کی گودوں اور اسی جاسے کی اور اگر
مراتی ہو تو معذور سمجھ کر چھوڑ دینا چاہئے۔
علاوہ ازیں مرزائی محضرت محی الدین ابن عربی
اور ملا علی قاری کی عبارات پیش کرتے ہیں مگر
پہلے ہم ثابت کر آئے ہیں کہ یہ بزرگ بھی ہر مدعی
نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

ماثود

”افضل“ کے خاتم النبیین کا جواب

”رضوان“ کا ختم نبوت نمبر کی کتاب جاری تھی۔ کہ مرزائیوں کے آرگن ”افضل“ یعنی الدجل یا الکفضل
نے مورخہ ۲۷ جولائی کو خاتم النبیین نمبر شائع کیا جس میں چند آیات و احادیث و اقوال بزرگان دین کی
غلط تفسیر و کجاولیٰ کر کے مسلمانوں کو گمراہ اور دین سے بے خبر عوام کو دھوکہ و فریب دینے کی کوشش
کی گئی۔ بفضلہ لائق ہم نے رضوان کے ختم نبوت نمبر میں افضل کے استدلال و شبهات کا نہایت مستند
سے مدلل و مکمل جواب دیا ہے۔ اور اس کی مکاتری و کیا دی کا پردہ چاک کیا ہے۔ اور بوقت نزدیک
احمدیہ پاکٹ بک کو بھی سامنے رکھا ہے۔ جن مسلمانوں نے افضل کا یہ نمبر پڑھا ہے مگر وہ انصاف و دیانت
سے اور مرزائی تعصب و ہٹ دھرمی سے علیحدہ ہو کر ہمارے مدلل و مسکت جوابات کو پڑھ لیں گے تو ہم
یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ افضل کے فریب سے بچ جائیں گے۔ اور حقیقت ان پر منکشف ہو جائے گی۔
افضل کا یہ نمبر ہم ۲ صفحات کا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:-

”رضوان“

”افضل“

مرزا صاحب عاشق رسول تھے۔ یہ تھے۔ وہ تھے۔
اس کی حقیقت تو آپ کو رضوان کے ختم نبوت نمبر
کے ہر صفحہ سے معلوم ہو جائے گی۔ ہاں یہ بات کہ
مرزا جی غیر شرعی نبوت کے قائل اور دعویدار تھے۔
اس کے مدلل جواب کے لئے آپ رضوان کا نمبر

صفحہ ایک سے لے کر صفحہ ۱۰ تک آپ لیں۔
خبر اللہ کی قرین۔ زمیندار پر امن وطن۔ مرزا کے
اقوال غلیظہ کے خطبے وغیرہ درج ہیں۔ جن میں یہ کہا
گیا ہے۔ کہ مرزا جی عاشق رسول تھے اور غیر شرعی
نبوت کے دعویدار تھے۔ شریعت والی نبوت کے

متعلق تو وہ بھی یہ ہی کہتے ہیں کہ ایسا بنی اب نہیں
آسکتا۔ چنانچہ الفضل نے اپنے اس خبر میں
اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی
کا زور لگایا ہے۔ اور عوام کو سخت دھوکہ
دیا ہے۔

مرزا کی نبوت اور حضراتِ صوفیائے کرام کو بغور پرچیں
اس میں ہم نے مرزا جی کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا
جی نے غیر شرعی الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ میں صاحب
الشرعیت بنی ہوں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر
ہمارے اس مضمون کو اور میر کو مرزا کی تحفہ سٹال سے اور
انصاف کی نظر سے پڑھ لیں گے۔ تو الفضل کی مکاری
و کیا دی ان پر ظاہر ہو جائے گی۔

”الفضل“ ۲ جولائی صفحہ ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳۔
ہم پر نہایت دھوکہ و فریب سے کام لے کر یہ ثابت
کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شرعیت والی نبوت
منقطع ہے۔ مگر غیر شرعیت والی نبوت باقی ہے۔
اور مرزا جی غیر شرعی نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

”الفضل“ کے اس دعویٰ اور استدلال کے رد
کے لئے آپ ”رضوان“ کے مضامین ختم نبوت از قرآن۔
ختم نبوت از احادیث۔ ختم نبوت از اجماع۔ ختم
نبوت از دلائل عقلیہ صفحہ ۱۷ سے لے کر صفحہ ۹ تک
پڑھئے اس میں ”الفضل“ اور مرزا جی پاکٹ بک کے تمام
شبہات کا مفصل مدلل رد اور جواب دیا گیا ہے۔

”الفضل“ ۲ جولائی صفحہ ۱۶ پر آیاتِ قرآنی کا غلط ترجمہ
تاویل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور بنی کریم
علیہ السلام کے بعد غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔

اس کے مکمل و مدلل جواب کے لئے آپ مضمون
اجرائے نبوت پر ”الفضل“ کے دلائل اور ان کے جواب
”رضوان“ کے صفحہ ۱۳ سے لے کر صفحہ ۳۴ تک پڑھئے۔

”الفضل“ ۲ جولائی صفحہ ۱۶ کا کلمہ پر بعض
احادیث سے امکانِ نبوت پر استدلال کیا گیا ہے۔

اس کے جواب کے لئے آپ ”رضوان“ کا مضمون
تحریفِ اولیٰ از احادیث ص ۱ سے لیکر ص ۳۳ تک پڑھئے۔

”الفضل“ ۲ جولائی صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۱۸ پر
بہد گانِ دین ملا علی قاری، محمد بن عربی وغیرہ
ذائقہ ائمہ دین کے اقوال کو توڑ موڑ کر تعین کر
کے غیر شرعی نبی کے آنے پر استدلال کیا گیا ہے۔

اس کے جواب کے لئے آپ مضمون
مرزا صاحب کی نبوت اور حضراتِ صوفیائے کرام
صفحہ ۳۰ سے لے کر صفحہ ۴۴ تک پڑھئے۔

”الفضل“ صفحہ ۱۸ سے لے کر صفحہ ۲۲ تک
مختلف کارخانوں۔ کپڑوں کی دکانوں اور دوائیوں کے
اشتہارات ہیں۔ شاید ان سے بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش
کی گئی ہے کہ مرزا جی بنی تھے۔

واقعی ان کے جواب سے ہم بالکل عاجز ہیں
اور اس کے معترف۔

”الفضل“ صفحہ ۸ پر ایک اشتہارِ اطہراء
کی دعویٰ کا بھی ہے۔ نامعلوم اس دعویٰ سے
بچہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔

اس کا تجربہ بھی مرزا جی حضرات اور انکی مستورات
ہی کو ہوگا۔ کیونکہ مرزا جی مستودت ہی اس گولی کو کھاتی تھیں
اور یہ گولی نوراً لڑکا بن جاتی ہے واقعی یہ مرزا جی نبوت کا ٹھکانہ ہے۔

مرزا جی -

چوں چوں کا مرتبہ

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء کرام تشریف لائے۔ سب نے ایک سیدھا اور صاف دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ ایک سچے نبی و رسول کے دعویٰ میں کوئی ایسا سچ نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برعکس مرزا صاحب کے دعویٰ کو دیکھئے کہ وہ شیطان کی آنت کی طرح لمبے چوڑے متضاد اور مختلف ہیں۔ اور ان کے تنوع و تدرت کا یہ عالم ہے کہ ایک انسان ان کی فہرس دیکھ کر ہی پریشان ہو جاتا ہے۔ اور دعاوی کی کثرت و اختلاف کی بنا پر وہ یہ سمجھتا ہی نہیں کہ سکتا کہ مرزا جی کیا تھے۔

(۱) منہم مسیح زماں و منہم کلیم خدا
دعاوی کی فہرس
منہم محمد و احمد کہ بھتیجی باشند
(تراتیق القلوب صفحہ ۳)

(۲) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
خیزا براہیم ہوں نسلیں میں میری پیشاں
(اس پیشاں کے قرآن)

میں نے نیند میں خود کو بھوہو اللہ دیکھا۔
اللہ ہوں اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں وہی اللہ ہوں
پس میں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور کہا ہم نے
آسمانوں کو ستاروں سے سجایا ہے۔ (تائید نگار ص ۵۵)

حقیقت الہامی کے صفحہ ۸۶
اللہ کا فرزند ہوں
پر مرزا لکھتا ہے۔ کہ اسے

اللہ نے فرمایا:۔ آنت منی بمنزل لب و لبای
لے مرزا کو میرے فرزند کی جگہ ہے۔

کرشن

۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء مرزا صاحب نے سیالکوٹ
میں ایک لکچر دیا جس میں اپنے کرشن ہونے
کا دعویٰ کیا۔ نیز بشری جلد اول صفحہ ۵۶ پر اپنے کو
(ہے کرشن جی رو در گوپال) کہا ہے۔

اوتار

ہندوؤں کو مخاطب کر کے مرزا صاحب نے بشری
کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۰۰ لکھتے ہیں کہ میں اوتار
(مرزا جی) سے مقابلہ اچھا نہیں۔

آریہ

کتاب بشری جلد اول صفحہ ۱۰۰ پر مرزا نے آریہ کا
بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ابن مریم

اڈالہ دو نام صفحہ ۶۵۸ پر لکھتے ہیں:۔
نازل مریم علی ابن مریم یہی ہے۔

مسیح موعود

اڈالہ دو نام کے صفحہ ۶۶۵ پر مرزا نے
مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ظلی بروزکی

اس کے علاوہ مرزا جی نے نبوت و غیر ظلی اور
احمد ظلی احمد مسیح موعود و غیر ظلی۔ جلد ۱

اصول

تجدت۔ جہدی جہدی ظلی بنی ہونے کا دعویٰ کیا ہے مختلف کتب
مشرقیہ معرفت کے صفحہ پر لکھا ہے کہ:۔

سنگ سود

البشری جلد اول صفحہ ۱۰۰ پر لکھتا ہے کہ ایک شخص نے
میرے پاؤں کو بوسہ دیا میں نے کہا سنگ سود

عجیب دعویٰ

البشری جلد دوم صفحہ ۱۰۰ پر مرزا جی نے دعویٰ کیا
ہے۔ امین الملک جے سنگھ بیاد۔

اب دعاوی کی آنتیں نہیں ہے کہ ان تک ضربہ تحریر میں لایا جائے
بے کثیر اور مختلف دعاوی کے ہونے ہونے کو یہی کہا جاسکتا
کہ مرزا جی ہی نہیں بلکہ چوں چوں کا مرتبہ تھے۔

خاتم المرسلین

از مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب رنگ پور

یہ بات اظہر من الشمس و ابر من الالمس ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دنا سے کئی غیوب سرور کائنات فقر موجودات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات نے تقریباً ۱۳۵۹ سال قبل انہیں پیشگوئی فرمائی کہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون الف و اربعمائے و تری مئو مشکوٰۃ باب الفتن ضرور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جو سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ انہیں جھوٹوں کا خوش چین مرزا قادیانی ہے۔ اس کے کذب پر ہزاروں علماء کرام نے ہزاروں کتابیں رسالے شایع فرمائے ہیں۔ مندرجہ ذیل تحریر سے بھی اس کے کذب پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

۱) ہم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ساری آخرا الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (روحی خدا) جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں ان کے نام کا پہلے کوئی شخص نہ تھا۔ لہذا نبی جملہ من قبل صمیا (پ ۱۸ س ۱۷) اس پر شاہد مگر مرزا صاحب سے پہلے بیسویں غلام احمد گزرے ہیں۔ لہذا ان کا نام جھوٹوں کی فہرست میں درج ہے۔

۲) عموماً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد منقرض تھے مثلاً آدم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ یحییٰ۔ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ مگر مرزا صاحب کا نام ترکیب ہے لہذا وہ کاذب ہے۔

۳) مرزا صاحب (بلکہ ان کا نام خاندان بخوی بیچتے) سراق و غیرہ میں مبتلا تھے۔ اور سراقی نبی نہیں ہو سکتا اور مذاہن کی بات قابل اعتبار ہے۔ لہذا وہ کاذب ہے۔ سراقی کا نبی نہ ہونا مرزا صاحب کی کتب صحت کتاب البریہ صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹ اور ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ مصنفہ ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی میں ہے۔ اور مرزا صاحب کا سراقی ہونا سیرۃ النبیین حصہ اول ص ۱۱۱ اور دیوبند جلد ۲۶ نمبر ۲۲ میں موجود ہے۔ دوسرے احوال بھی نبی مرزی ہوئے ہیں۔ اور وہ ہر غیب اور نقص سے متراوی پاک تھے۔ مگر مرزا صاحب میں حقیقت اور حاکم ہونا اور دروغ میں مبتلا ہونا پایا جاتا ہے۔ آپ کشتی نوح ص ۴۴ میں فرماتے ہیں۔ مجھے حالت ٹھیکر آیا گیا اور دس ماہ تک عمل رہا۔ الخ اور درود نہ تھے کچھ کی طرف سے گئی اور اربعین علیہ ص ۱۱۱ اور حقیقت الوحی ص ۱۱۱ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں آپ کے حقیق کا ثبوت ہے۔ اور قاضی محمد یار مرید مرزا صاحب آپے بڑکیٹ ص ۱۲۱ موسومہ اسلامی قربانی میں فرماتے ہیں کہ آپ مرزا صاحب پر اس طرح حالت طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رجو حقیقت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ (شرم۔ شرم۔ شرم) مرزا صاحب کا الہام کہ دینا علاج (لوکا قال) ہمارا خدا واقعی دانت یا گویر کا ہے (فہم خیرت) لہذا آپ راستباز انسان نہیں ہیں۔

۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاں انتقال ہوا وہیں دفن ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے لاہور

کیلیانوالی سرک کے قرب و جوار میں دنیا سے کوچ فرمایا۔ مگر ان کو خرد جال پر سوار کر کے ایسے ڈبہ میں جہاں عموماً آدمی سوار نہیں کئے جاتے۔ قادیان لے جایا گیا۔ اور بوقت روانگی اسٹیشن لاہور ان پردہ پھولوں کی بارشیں ہوئی کہ الامان۔ الامان۔ کسی مقرر لاہوری وغیرہ شخص سے اس کی تشریح پوچھ لو۔ ہذا ایسا شخص بنی نہیں ہو سکتا۔

گنجا جہدی گنجا دجال ناپاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(۷) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ام المؤمنین زینب اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آسمان پر نکاح ہوا اور حکم خداوندی آپ نے زمین پر بھی نکاح کر لیا۔ مگر مرزا صاحب قادیانی نے یہ کیا پدی اور کیا پدی کا شور با مبتنی بن کر مٹا دیا کی کہ قادیانی سلیم کے ساتھ میرا نکاح ہو گا آپ بقیہ عمر سرچک چنگ کر جیسے بہانے بنا کر دھمکیاں دے دے کر مر گئے مگر نکاح نہ ہو سکا۔ اور نہ ہوا اور اپنی حسرت دل میں ہی بے کر چلتے بنے دھیمات کی۔

(۸) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک اللہ کان صادق الموعد۔ اللہ کان صدیقاً نبیاً۔ سب راستباز اور پاکباز تھے۔ ان کے آباؤ اجداد بھی راستباز۔ اللہ صدیقہ میں اسی کی طرف اسرار ہے۔ مگر مرزا صاحب کے بیسیوں کذبات شمار کئے گئے۔ اور پیشینگوئیاں غلط نکلیں لہذا آپ جھوٹے ہیں۔

(۹) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب کا شمس فی السحاب سے ہوتے رہے

مگر آپ کے خواب باوجود معنی ہونے کے جھوٹے تھے۔ مرزا صاحب کے ایک پٹھانگوئی مرید مسی ایم عبد الکریم ناقد متبع و کارکن جماعت مرزائیت قادیانیہ اسی وجہ سے نائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔ اور حقیقت مرزائیت اور تحقیق ناقد ۱۳۶ صفحہ کی کتاب بھی اس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے مادی پائیس کی آج تک کوئی خواب پوری نہیں ہوئی۔ سوائے ایک خواب کے جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ بخاری آپ کا آزار بند کھول رہا ہے۔ دو تین دفعہ بخاری نے آزار بند کھولا۔ مگر حضرت والا نے پایا کہ نہ اترنے دیا۔ الفضل تفسیر دیکھو (تحقیق ناقد ص ۳۲ مطبوعہ ایکسپریٹ پرنٹنگ پریس بیرون الہری درویش لاہور ۱۳۶۷ء)

(۱۰) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فریضہ حج کو ترک نہیں کیا۔ مگر مرزا صاحب نے باوجود اپنی پیشینگوئی کے کہ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں (بہ تحقیق ناقد) فریضہ حج ادا نہیں کیا بلکہ یہ کہہ دیا کہ اب مکہ مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا اور مقام حج قادیان بنا لیا ہے لہذا وہ کاذب اور دجال ہے۔

(۱۱) انبیاء کا کلام و خلق تمام خوبیوں کا حامل ہوتا تھا مگر مرزا صاحب کی دشنام طرازی و دریدہ دہنی اس کی کتاب براہین احمدیہ جس کو وہ قرآن کی طرح کہتا ہے ظاہر و باہر ہے۔ الامان۔ لہذا وہ کاذب ہے۔ تک مشرق کا در تفضیلات مفصلات میں ہے۔ یہ مختصر شے نمونہ از خروارے و اندک از بسیار ہے۔ مگر قبول افتد زہے عز و شرف

مذہبی کا فیصلہ

بدتر ہر ایک سے ہو دنیاں سے

نبوت کا ایک بہت بڑا عنصر اخلاق ہے۔ اس
دُنیا میں جتنے انبیاء کرام تشریف لائے۔ وہ خلقِ حسن
کے پیکر اور اخلاقِ عالیہ کے حامل تھے۔ لیکن اس
کے برعکس اگر مرزا کے اخلاق۔ اس کی سیرت اور
اس کے کیریئر کو دیکھا جائے تو وہ ایسا ہے جس
کے تصور سے جبینِ انسانیت عرق آلود اور جہنم
غیرت آشکار ہے۔

بادہ معصیاں سے دامن تربت پہنچے شج کا
 پھر بھی دھوئی ہے کہ اصلاح دو عالم ہم کو ہے
 پھر یہ بات ہم نہیں کہتے بلکہ خود امین الملک
 جے سنگھ بہادر مرزا غلام احمد نے بھی تسلیم کی ہے وہ
 دشمنِ اردو کے صفوں پر کھتے ہیں۔

(۳) بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا ہے
(۴) کتاب مست پچھن کے حصہ ۲۱ پر لکھتے ہیں :-
گلابی دینا سفلوں اور کمیٹیوں کا کام ہے ۔

بجائے فرمایا۔ بیشک جو گالی دے بد زبان ہو وہ سفید ہے
کسینہ ہے۔ بیت الخلا ہے۔ اور ہر ایک بد سے
بدتر ہے۔ اسے بنی ورسکول مسیح و مجدد ماننا تو درکنار
ایک مصالح انسان کہنا بھی غلط ہے۔ آئیے مرزا
صاحب کے اس فتوے کی روشنی میں خود مرزا صاحب
کی کو دیکھئے کہ ان کا دہن کبھی بد زبان سے اکوڑا ہوا ہے؟
(۱) خدا سے نفاقے لےنے
مرزا کی بد زبانیاں | اس کی بیوی کے بھم پر فہر
کا دی۔ مستند حقیقت الوحی ص ۱۳۱

(۴) جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو گئے۔

حیات احمد علیہ اول علیہ السلام ۲۵

(۳) آریوں کا پریشہ نافع سے دس انگلی نیچے
ہے سمجھنے والے سمجھ لیں۔ (چشمہ معرفت ص ۱۱۹)
لیجئے اب آپ مرزا صاحب کی پوری گواہی مانی جائے۔

مسلمان حرام زنا سے کنجری کی اولاد

راہ سے بکواس کرے گا۔ . . . اور کچھ مشریم و حیا کو کام میں نہیں لائے گا۔ . . . اور جاری فسخ کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد اطرام بننے کا شوق ہے۔ اور وہ حلال زادہ نہیں ہے۔ حرام زادہ کی یہ ہی نشانی ہے۔ کہ وہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔ (نور الاسلام صفحہ ۳۷)

(ب) کل سلمہ یقیناً و یصدق دعویٰ
 الا ذرعیۃ البغایا (ترجمہ) ہر سہ ماہی
 قبول کرتا ہے۔ اور میرے دعویٰ پر ایمان لانا ہے۔
 مگر زنا کار کنہجریوں کی اولاد (آئینہ کمالات معلیہ)
 بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری

10

علماء کی ایسی سی ایسی بدذات فرقہ سولویان
کب وہ وقت آئے گا کہ
تم یہودیہ و یازہ خصلت چھوڑو گے۔ ختمِ انجیل
حاشیہ صفحہ ۲۱۔

دب سے بے ایمان تو نیم عیسائیو! دجیاں
کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو تمہاری ایسی تھی۔
اشتہارِ انعامی تین ہزار حاشیہ ۵۔

جہاں سے نکلے تھے | جھوٹے آدمی کی یہ نشانی
ہے کہ جہاں کے دروہرو
تو بہت لاف و گداز کرتے ہیں مگر حجب کوئی دین
پر کر لے چھو کہ ذرا ثبوت دے کر جاتے تو جہاں سے
نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔

(حیاتِ احمدیہ جلد اول ص ۲۵)
شاہ صاحب | مرشدِ وقت حضرت میر تقی میر
دس برس
الہیہ کے حق میں مرزا صاحب لکھتے ہیں :-
مجھے ایک کذاب کی طرف سے کتاب پہنچی ہے
وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح فیش زن ہے۔ اسے
گو لڑہ کی سرزمین کجہ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب
ملعون ہو گئی۔ (راجاز احمدی ص ۵۷)

غزوئی جماعت پر لعنت | مولوی عبدالحق
غزوئی کا لفظ
ان کی بیوی کے پیٹ سے چوٹا۔

(۱) عبدالحق سے ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس
کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر سی اندر
پیٹ میں تحویل پا گیا۔ یا پھر رجعتِ قہر پری کر کے
لفظ بن گیا۔ اب تک اس کی ثورت کے پیٹ سے
ایک چوٹا بھی پیدا نہ ہوا۔

(۲) عبدالحق کا مُنہ کالا نہیں ہوا کیا اب

بک غزویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔
(ختمیہ انجامِ آخر ص ۵۸)

مولوی ثناء اللہ | مولوی ثناء اللہ
پر لعنت لعنت

دس بار لعنت ایک بھیڑیے۔۔۔ اسے غزوتوں کی
حارثاء اللہ۔ اسے جنگلوں کے غول تجھ پر دے۔
(اعجاز محمدی)

ناظرینِ کرام | مرزا جی کی گورافشاریوں کی فہرست تو
بہت لمبی ہے اگر ان کو جمع کیا جائے
تو ایک مستقل کتاب بن جائے تاہم ان مذکورہ بالا بد
زبانوں کو دہن میں رکھ کر منظرِ انصاف کھینچ کر
کالا یا کیر کیڑ ہو جس کی زبان پر گالیوں کے سوا
کچھ نہ ہو وہ بنی تو درکنار ایک مہذب انسان کہلائے
کا بھی حقدار ہے یا نہیں؟

اس کے علاوہ | خود مرزا جی کو اعتراف ہے اور
انہوں نے یہ اعتراف کیا ہے۔

(۱) گالیاں دینا سفلیں اور کمینوں کا کام ہے دستِ بستی
(۲) بد تو ہر ایک بد سے جو بد زبان ہے۔ (دشمنِ مظلوم)
بھروسہ یہ بھی کہتے ہیں :-

(۱) بدی کا جواب بدی سے م۔ اور تسبیح دعوت ص ۱۲
(۲) گالیاں سن کر دعا دینا جوں ان لوگوں کو۔
رحم ہے جوش میں اور ضبط کھٹایا ہم نے (دفعہ سوم ص ۲۳)
(۳) خوش نفسانیت تم پر غالب نہ آوے
ہر سختی کے جواب کو برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا
نرمی سے جواب دو۔ (تسبیح دعوت ص ۱۲)

لیکن اس کے باوجود وہ خود گالیاں دے
رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتب میں دنیا بھر
کے مسلمانوں اور اولیاءِ امت اور علمائے قوم
کو بدنام کیا۔ ملعون۔ خنزیر۔ حرام زادہ۔ لعنتی۔

کے مصداق بنے ہیں یا نہیں۔ اور جو شخص سفلہ ہو
کمینہ ہو۔ ہر ایک جسے بدتر ہو۔ وہ نئی درمکول
کیونکر ہو سکتا ہے۔

والدہ اہرام۔ گمہے مشرک۔ یہودی۔ بے شرم۔ بے حیا۔
ذریعہ البغایا۔ کج رویوں کی اولاد وغیرہ کہا ہے۔ اب
آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ مرزا جی سے
بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بد زبان ہے

لَمَلِدْ وَلَمَلِدْ

مرزا کی عیسائیت

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے :-
مریم کی طرح موسیٰ کی طرح تجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ
کے رنگ میں تجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی ماہ بعد جو دس
ماہ سے زیادہ نہیں بزرگ ہو لہام تجھے مریم جو عیسیٰ بنایا گیا (کسی نوع)
پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دروزہ ہوا۔ سنہ
کجور کی طرف سے آئی (حوالہ مذکور)

بیں جنہدب کی بڑے جو چل نکلی ہے۔ کہیں خدا بن رہے
ہیں کہیں انکے فرزند اور کہیں بالو الہی بخش سے کہا جا رہا
ہے کہ تیسرا حیض نہیں دیکھ سکتا۔ جو حیض تو اللہ کا بچہ بن
گیا ہے۔ اور کہیں اعلان ہے کہ میں اللہ کے نطفہ سے
پیدا ہوں۔ اور کہیں خدا کی بیوی بنا جا رہا ہے۔ (صحا زبانش)
نوٹ :- مرزائی ایک دھوکہ دے کر کہتے ہیں کہ جہاں مرزا جی
نے اللہ کی بیوی یا فرزند ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ مجازی و
معنوی طور پر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مریم علیہ
السلام کے متعلق عیسائی محسوس نہیں کہتے ہیں کہ مریم اور
خدا تعالیٰ میں جہانی کائنات کے زن و شوہر کے تعلقات
تھے جس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ عیسائی بھی روحانی
استغاری اور مجازی طور پر ہی ایسا کہتے ہیں۔ لیکن اس
کے باوجود قرآن نے ان کی تردید کی ہے۔ اس لئے
مرزا صاحب کو اس کلیہ سے مشکلی قرار نہیں دیا جا
سکتا۔

عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا
مانتے ہیں۔ قرآن پاک نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اولاد نہ بیوی۔ اور تمام انسانی خصوصیات سے پاک
منترہ ہے۔ وہ تو احد ہے۔ محمد ہے اور باپ بیٹا
روح القدس کا حقیقہ کفر ہے۔ عیسائیوں کے ہاں
قول باطل کی تردید قرآن میں جا بجا موجود ہے مگر کتنی
افسوس کہ اور دردناک ہے یہ حقیقت کہ مرزا جی
عیسائیوں کا رد تو کیا کرتے۔ خود اللہ کے فرزند ہونے
کے دعویدار ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے بالکل
صاف طور پر یہ اعلان کیا کہ میں خدا کی بیوی ہوں
اور ان کے پیٹ میں جو حیض وہ اللہ کا فرزند بن
گیا ہے۔ مرزا صاحب تہمتہ حقیقت الوحی کے صلیب
پر لکھتے ہیں :-

(۱) بالو الہی بخش چاہتا ہے کہ تیسرا حیض دیکھے
اور کسی پلیدی یا ناپاکی پر اطلاع پاوے مگر خدا تعالیٰ
تجھے اپنے الہامات دکھائے گا۔ جو متواتر ہوں گے اور
تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ بن گیا ہے۔ جو بمنزلہ
اطفال اللہ ہے۔

(۲) از جنین جلد ۳ صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں :-
اللہ نے مرزا سے کہا۔ انت من ماء نادھد من قبل
تو میرے نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔

قسمتِ قادیان کے گمراہوں اور گمغذروں کی

مداری کی پٹاری

غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

مرزا جی کے الہامات میں خاص بات یہ ہوتی تھی کہ وہ امرت دھارا کی قسم کے ہوتے تھے۔ اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ بڑی طرح پھیلنے بڑھنے کی ان میں پوری استعداد ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔ یہاں ہم مرزا جی کے الہامات کے متعلق ایک خاص بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مرزا جی کے خدا کو مرزا جی پر ایسی بے اعتمادی تھی کہ وہ الہام بھی ایسے لفظوں میں کرتا تھا جس کو خود مرزا جی سمجھنے سے قاصر تھے۔ چنانچہ وہ الہامات جن کے مفہوم و معنی خود مرزا جی نہیں سمجھ سکے اور خود انہوں نے اس کا اقرار کیا کہ میں اپنے الہام کے معنی ابھی تک نہیں سمجھ سکا ہوں کی حقیر تفصیل نذر ناظرین ہے۔

(۱) ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس۔

(البشری جلد اول ص ۳۱)

(۲) شعنا نفسا۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۴)

(۳) پریش۔ عمر پر طوس یا پلا طوس۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۶۸)

(۴) ایک الہام البشری جلد دوم ص ۱۸ پر لکھا ہوا

کرتے ہیں۔ پیٹ بھٹ گیا۔ (یہ دن کے وقت کا الہام ہے)

وہا خدا اس کو بیچ بار بکت سے بچائے۔ (بشری جلد ۲ ص ۱۹)

خود کہتے ہیں یہ الہام نامعلوم کس کے حق میں ہے۔

(۵) ایک اور بڑے ٹکٹ الہام اسی صفحہ پر ہے الفاظ

ملاحظہ کیجئے۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۷۵ھ

بروز پیر موت تیرا وہ حال کو۔

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں قطعی طور پر معلوم نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے۔

(۷) البشری جلد دوم ص ۱۲۵۔

بہتر ہو گا کہ اور شادی کر لیں۔

مرزا صاحب کو خود تسلیم ہے کہ معلوم نہیں کس کے متعلق الہام ہے۔

(۸) البشری جلد دوم ص ۱۶۱ پر نہایت حیرت۔

الہام دیکھئے۔ بعد ۱۱ انشاء اللہ۔

خود ہی فرماتے ہیں معلوم نہیں ۱۱ سے کیا مراد ہے۔

(۹) البشری جلد ۲ ص ۲ پر الہام درج ہے۔

فتم۔ فتم۔ فتم۔

(۱۰) البشری جلد ۲ ص ۱ پر الہام درج ہے۔

ایک دانہ کس کس نے کھایا۔

(۱۱) البشری کے صفحہ ۱۲۶ پر ایک الہام ہے۔

۵ ہور میں ایک بے شرم۔

(۱۲) البشری جلد اول ص ۳۲ پر ہے۔

ربنا عاج۔

(۱۳) البشری جلد دوم ص ۱۸۱ کے نیچے مرزا صاحب لکھتے ہیں

ہجرات مجھے الہام ہوا کہ ایک شخص رخصت ہوا۔ اس

کے پورے الفاظ یاد نہیں۔ مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے۔

الغرض ایسے عجیب و غریب الہامات کی

بہت طویل فہرست ہے۔ جس کو پیش کرنا بڑا مشکل

ہے۔ تاہم یہ فہرست ان الہامات کی ہے جن کے متعلق خود مرزا

صاحب نے لکھا ہے کہ ان کے معنی مفہوم مجھے معلوم نہیں ہیں۔
صحیح الہام کا معیار | پھر مرزا صاحب نے خود ہی ایک معیار بھی مقرر کیا ہے کہ الہام وہ ہے جو کہ ہے۔ جس کو نبی بھی سکے چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ تو بالکل غیر معقول اور یہود و امر ہے کہ انسان کی کسی زبان تو کچھ اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو۔ چنانچہ معرفت ص ۲۹۔

مرزا جی کے اس فتویٰ کو بھی ذہن میں رکھئے۔
 اور اب مرزا جی کا یہ اقرار بھی پڑھے۔ فرماتے ہیں:-
 زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں آئے جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں تھی مگر یہی سبکوت یا عبرانی وغیرہ۔ (نزل المسیح ص ۷)

مرزا جی کے اس معیاری فتوے اور اس اقرار کو پڑھئے
 آپ انروز فکر سے کام لیں تو آپ پر روشن ہو جائے گا کہ یہ قسم ہے قادیان کے گھر خوں اور گنداروں کی
 غلام احمد کی الماری پٹاری ہے جلوی کی

اس تفصیل کے بعد صرف ایک الہام
پیر منٹ | اور سن لیجئے اور کم از کم مرزا جی کو داد دیجئے۔ دیکھئے کیا مزیدارا الہام ہے۔ جو نبی کو نہیں بلکہ بنامہ بنی نبی کو ہو سکتا ہے۔

(المجلد الحکم قد بیان ص ۲۲ فروری ۱۹۰۵ء)
 حضور مرزا جی کا طبیعت نامہ مذہبی حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی اس پر لکھا تھا۔ "خاکسار پیر منٹ"۔

واقعی ناقص بنی کے لئے وحی کے جھلے بھی ناقص ہی ہونے چاہئیں۔ خاکسار کا لفظ واقعی بڑا سوزوں لگتا ہے۔ (محمود رضوی)

عجائبات مرزا

مرزا محبت کوئی مذہب نہیں۔ مذہب کی توہین ہے۔ یہ اسلام کا فرقہ نہیں اسلام کا منہ بول ہے۔ مرزا صاحب کی تعلیمات۔ آپ کے ارشادات۔ آپ پر نازل شدہ وحی و الہامات۔ پھر یہ عجائبات اور پھر ان سب پر یہ متزاد کہ مجھے مانو۔ کافر مشرک اور ولد الزنا۔ کنجراو سے ہو کے نہ مرو۔ کیا یہ انسانیت سے محول اور متحرک نہیں؟ درحقیقت مرزا صاحب نے دنیا کو بدھو بنا دیا ہے۔

کسی نے خوب کہا ہے:-

کہ جب تک قوم بدھو ہے۔ ہم ان کی کھائی سے پوہنی کھاتے رہیں گے اور جب قوم سیانی ہو جائیگی

اور تم سب میر سزا دروزیر خارجہ بن جاؤ گے تو پھر منی نبوت کا دعویٰ کر دوں گا۔ اور تم سے اور زیادہ سنے کو کھانا پینا رہوں گا۔ کاش ہمارے احمدی دوست مرزا صاحب کے ارشادات کو بغور پڑھیں۔ اور اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں۔ کیونکہ یہ دین کا سوال ہے۔ اور اسی پر آخرت کی نجات کا دار ہے۔ (دہلی)

مرزا غلام احمد قادیانی تحریر فرماتے ہیں:-
مرغ۔ بلی اور چوکا | مرویا چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک

چادر میں کوئی شخص ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ ہیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو لے ہادی بکرا بھان است۔ عجائبات اور عجائبات۔ (دہلی)

اٹھا کر اور سر سے اوٹھا کر کے بے ہمتا۔ تاکہ کوئی بتی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بتی جی جس کے منہ میں کوئی شے مثل جوتھے۔ مگر اس بتی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور میں ان مرغوں کو محفوظ رکھ کر گھر پہنچ گیا۔

(مجلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸ شفا کا علاج)

مرزا صاحب کے الہام کنندہ نے بتی کو چوسنے کی خواب کی ضرب پیش کی کہ وہ بتی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی یہاں اور خوف ناک قسم کی بتی تھی کہ جس سے مرزا جی کے بکیرے تک کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ خلیفہ قادیان اقامت مرزا مئی کو چلے گئے کہ امیندہ راجہ کے سلام جلسہ میں اس بتی کے لئے ہدیہ تشکر کی قرار داد منظور کریں کہ اس بتی نے مرغوں بکیرے اور خود مرزا صاحب کی طرف توجہ نہ کی۔ اگر وہ مملکت اور ہوتی تو مرغوں بکیرے اور خود جناب فوت ملک کی خیر نہ تھی۔ ۶

رسمیہ بود بگائے دے بکیرے گزشت

مرزا غلام احمد صاحب ارشاد
فرماتے ہیں :-

”دیا۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ نہ مٹی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ ہے۔ ان کشتہ مسلمانین اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا انفقوا فی سبیل اللہ ان کشتہ مسلمانین۔“

(مجلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸ شفا کا علاج)

مرزا یوں شکر کر رہے کہ تمہارے ”سیح موجود“ کی دعا بتی کو اس الہام کرنے والی مرغی کا علم نہیں ہوا۔ لے وہ تو خیر گزری کہ بتی نے توجہ نہ فرمائی۔ ورنہ مرزا صاحب بہادر مرغوں کو ٹھٹھک سہمت کب سے بھا سکتے ۱۹ اور بکیرے بچا رہے کی کوئی گناہی گزری۔ (مجموعہ)

اگر اُسے پتہ چل جاتا تو وہ اس مرغی کو مسجد الہام بغیر دکان سے ہضم کر جاتی۔ گئے مانتھ اتنا تو بتاؤ کہ جب مرزا جی کے سب فقرات یاد نہ رہے تو فرشتے کے لائے ہوئے الہام کس طرح یاد رہتے ہوں گے؟

سوئے کو الہام | میر محمد اسماعیل صاحب قادیانی لکھتے ہیں :-

”ایک جاہل شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تھا اس پر ایک دن الہام کا چھینٹا برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑ گیا۔ وہ سورہ اتھا اُسے الہام ہوا کہ اٹھ اور سورہ انعام پڑھ!“

(اجل الفضل قادیان ۲۲، اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۷)

”یہ جیسی روح ویسے فرشتے جیسے قادیانوں کے مسیح موعود لیا تو کہ۔ ویسی برکت۔ ویسا فرشتہ اور ویسا ہی الہام۔ ۶

ایں خانہ : ”کذاب است“

کذاب فرشتہ | مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں :-
”دیا۔ کوئی شخص ہے

اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ لہذا میں ایک شخص آیا اور اس نے منجھٹی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ جو الہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دو نوٹا نقد روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے۔ تو وہ اس نقد روپوں کے کہ میں ان کو گن نہیں

سکتا۔ پھر میں نے ان کا نام پڑھا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ”نجی“ (مکاشفات مشرق)

مرزا جی کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اپنے عطا کرنے والا بھی فرشتہ کذاب اعظم تھا۔ کسی نام انسان

کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے۔ مرزا یحیٰوں کے
 ”نقلی و ہمدردی بنی“ کی خدمت میں کذب بیانی کا آپ
 اکبر کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے
 پہلی دفعہ اپنے ”عظیم فرشتہ“ سے دریافت کیا کہ
 منہارا نام کیا ہے۔ تو اُس نے جواب دیا کہ میرا کوئی
 نام نہیں۔ مگر دوبارہ نام پوچھا تو اُس نے کہا۔ میرا نام
 ہے شیخی۔ مرزا جی کے فرشتے نے یا پہلی دفعہ جھوٹ بولا۔
 یا دوسری دفعہ۔

مرزا یحیٰو! جس بنی کے فرشتے جھوٹے اور کذاب
 ہوں۔ اُس بنی کی نبوت کا کیا اعتبار؟ سچ ہے جیسی
 روح دلیسے فرشتے۔ رقیبہ امتحانِ حلال سے
 اس جبر پر تو ذوقِ بشر کا یہ حال ہے
 کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے
 یہ تو خیر سے ہر انگریز فیل ہیں۔ اگر بدل پاس
 ہو جائے تو خدا جانے کاسیانی کا سہارا کیا خیر رائے اور کیا
 سے کہا بن جھاتے۔ ذہنی افلاس اور دماغی تلاشی کا یہ
 حال کہ ہر انگریز تک پاس نہیں کر سکے۔ اور نقلی یہ کہ حبیب
 کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے کوئی درجہ نظر
 ہی نظر نہ آتا۔

نبی کی پر بھی خدائی کے ہیں دوسے کبے
 اب تو بار بار نئے بندوں کی طبیعت نے
 اور پھر یہ ہر انگریز فیل ہو کر محمد مصطفیٰ سے بڑھ جانے کے
 صوف بیٹے نکسا محمد و نہیں۔ باپ کا بھی یہی حال ہے۔
 و خیر سے امتحان تو بخاری کا پاس نہیں کر سکے۔ مگر نقل
 کو کفر نباشد۔ بڑھ گئے حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

ایک مرد و مردِ قاضی اکمل کی ملعون زبان
 کہتی ہے۔۔۔ محمد پھر آئے تھے میں ہم میں
 اور آئے تھے میں بھوکا پیٹھال میں

محمد دیکھتے ہوں جس نے اکمل
 غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
 ”الفضل“ ص ۱۵۷ (۱۹۵۷ء)
 ”الفضل“ اس بے ایمانی و بے فیرتی پر چلو بھر
 بانی میں دُوب مرنے کی بجائے قریب چالیس سال
 بعد اس بے حیائی پر فخر و ناز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ۔
 یہ شعر اس نظم کا حصہ ہیں جو حضرت مسیح موعود
 کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھ کر ہوتے قطعے
 کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور۔۔۔ (جزاکم
 اللہ تعالیٰ کہہ کر) اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے
 حضرت کا شرفِ سماعت حاصل کرنے اور جو اکمل اللہ
 تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود سے
 جانے کے بعد کسی کو حق ہی نہ پہنچا۔۔۔ اس پر
 اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان و قلبِ عرفان کا
 ثبوت دے۔ ”الفضل“ ص ۲۲ (۱۹۵۷ء)

تف ہے اس ایمان پر اور لعنت ہے اس
 عرفان پر۔ ع۔ گردلی اینست لعنت بر دلی۔
مختاری فیل مسیح موعود | پھر یہ بھی تو دیکھئے
 کہ خیر رسل سید

الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 بڑھ کر شان دے منشی غلام احمد خیر سے کھوتا غلام
 جنتی قابلیت بھی نہیں رکھتے اور مختاری کا جو
 امتحان ہزاروں ہندو سکھ پاس کر لیتے تھے وہ
 ”حضرت صاحب پاس نہ کر سکے۔“

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ نے لکھتے ہیں۔
 ”اکبر و امیر شاہ صاحب امت و مقرر ہوئے۔“
 مرزا صاحب نے انگریزی شروع کی اور ایک
 دو کتا میں انگریزی کی پڑھیں۔ باپ نے مختاری
 کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ وہ قانونی

کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے۔ مرزا یحیٰوں کے "نقلی و ہمدردی بنی" کی خدمت میں کذب بیانی کذاب اکبر کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے پہلی دفعہ اپنے "حسن عظم فرشتہ" سے دریافت کیا کہ منہارا نام کیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ میرا کوئی نام نہیں۔ مگر دوبارہ نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا نام ہے نیچی۔ مرزا جی کے رشتے سے یا پہلی دفعہ جھوٹ بولا۔ یا دوسری دفعہ۔

مرزا یحیٰو! جس بنی کے فرشتے جھوٹے اور کذاب ہوں۔ اس بنی کی نبوت کا کیا اعتبار؟ سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے۔ (بقیہ افتتاحیہ صفحہ ۵۸)۔
اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے
یہ تو خیر سے بد اثری فیل ہیں۔ اگر مثل پاس ہو جاتے تو خدا جانے کامیابی کا معیار کیا خیر لائے اور کیا سے کیا بن جاتے۔ ذہنی افلاس اور دماغی قلاشی کا یہ حال کہ پرائمری تک پاس نہیں کر سکے۔ اور نقلی یکہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے کوئی درجہ نظر ہی نظر آتا۔

میں نے بھی خدائی کے جس دوسے کبے
اب تو بار بار اسے بندوں کی طبیعت دے
اور جبر پر پرائمری فیل ہو کر محمد مصطفیٰ سے برآمد جانے کے
سرف بیٹے تک محدود نہیں۔ باپ کا بھی یہی حال ہے۔
وہ خیر سے امتحان توختاری کا پاس نہیں کر سکے۔ مگر نقل
کفر کفر نباشد۔ برآمد کے حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

ایک مردود مرید قاضی اکمل کی طعنوں زبان
بکئی ہے۔ سے محمد پھر آنے آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں پھر کئی شریک

محمد دیکھتے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
(الفضل ص ۱۵۱) ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء

"الفضل" اس بے ایمانی و بے غیرتی پر چلو بھر
بانی میں دُوب مرنے کی بجائے قربت چاہیں سال
بعد اس بے حیائی پر فخر و ناز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ۔
یہ شعر اس نظم کا حصہ ہیں جو حضرت مسیح موعود
کے حضور میں برہمی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے
کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور... (جز اکمل
اللہ تعالیٰ کہہ کر اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے
حضرت کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جو اکمل اللہ
تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود سے
جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے۔ کہ اس پر
اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان و قلب عرفان کا
ثبوت دے۔ (الفضل ص ۲۲) ۲۲ ص ۱۵۱

تف ہے اس ایمان پر اور لعنت ہے اس
عرفان پر۔ ع۔ گردلی ایست لعنت بر دلی۔
مختاری فیل مسیح موعود | جبر یہ بھی تو دیکھئے
کہ فخر رسل سید

الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
برآمد کر شان دے منشی غلام احمد خیر سے کھوتا آرام
جتنی قابلیت بھی نہیں رکھتے اور تختاری کا بھو
امتحان ہزاروں ہندو سکھ پاس کر لیتے تھے۔ وہ
"حضرت صاحب پاس نہ کر سکے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ نے لکھتے ہیں۔
ڈاکٹر و امیر شاہ صاحب استاد مقرر ہوئے
اور صاحب نے انگریزی شروع کی اور ایک
دوکان میں انگریزی کی ٹیوشن۔ آپ نے تختاری
کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ وہ قانونی

کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔ اور کیونکر ہوتے وہ دینی اشغال کے لئے بناتے نہیں گئے تھے۔

(سیرۃ المہدی حقہ اول ص ۱۳۷ و ص ۱۳۸)

۱۔ چھ خوب : گویا امتحان میں کامیاب ہوتا تو انہی اشغال کا پیش خیمہ نہ بن کر فیل اور نا کام ہوتا۔ مدارج نبوت کا ایک درجہ اور درجہ رسالت کا ایک ضروری ذمہ۔

جو بات کی خدا کی قسم جواب کی چھوٹے میاں بشیر احمد صاحب کا یہ آخری فقرہ انگور کھٹے ہیں کا مصداق اور بہت دلچسپ ہے مگر اس سے زیادہ دلچسپ "بڑے میاں" محمود احمد صاحب کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں :-

افیمی استاد کا افیمی شاگرد | حضرت مسیح موعود کو بھی

یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ میں ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔ وہ حقہ بے کر میٹھ رہتا تھا۔ کئی دفعہ جینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم لوٹ جاتی۔ ایسے استاد سے پڑھانا کیا تھا۔ (الفضل ص ۵)

گویا حضرت صاحب اس استاد سے پڑھتے پڑھاتے نہیں تھے۔ بلکہ اس سے جس فن میں وہ ماہر تھا اسی کا استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ ذیل کی باتوں سے اس بات کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔

۵۔ میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں :-

حضرت مسیح موعود نے تریاق الہی دوا۔ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور انیس کا بڑا جزو انیوں تھا اور یہ دوا کسی قدر اودا فیوں کی زیادتی

کے بعد حضرت خلیفۃ اول (علیہ السلام) صاحب کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے۔ اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف اوقات کے دوروں کے وقت استنفا کرتے رہے۔ (الفضل ص ۵۹)

(۲) آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کے منہ میں ڈال لیتے۔ اور باقی ٹکڑے دوسرے خوان پر رکھے رہتے۔ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود ایسا کیوں کرتے تھے۔ مگر کئی دوست کہا کرتے کہ حضرت صاحب یہ کاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کونسا شیعہ کرنے والا ہے۔ اور کونسا نہیں۔ (الفضل ص ۲۲)

(۳) صاحبزادہ بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں :-

فارسہ عرض کرتا ہے کہ... آپ چابیاں آزاد بند کے ساتھ باندھتے تھے۔ جو بوجھ سے بعض اوقات لوگ اٹا تھا اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی آزاد بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس سے ریشمی آزاد بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ مٹوئی آزاد بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی۔ تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔

(سیرۃ المہدی حقہ اول ص ۱۴۱)

(۴) بعض دفعہ جب حضور جواب پہنچتے تو بے توہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی۔ اور بار بار ایک کالج کاٹن دوسرے کالج میں لگا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگاہی جو تہہ پڑھ لایا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں

میں ڈال بیٹے تھے۔ اور بایاں دائیں میں چھانچہ اس
تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوت پہنتے تھے۔ اسی
طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے
کہ ہمیں تو اس وقت پہن لگتا ہے کہ کیا کھا رہے
ہیں۔ کہ جب کھانا کاتے کھاتے کوئی کنگر وغیرہ کا
ریزہ دانت کے نیچے اچھاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۸)

بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو
جراہیں اوپر سے چڑھاتے مگر بار بار جراہ میں طرح
پہن بیٹے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا
آجے ٹھک رہتا اور کبھی جراہ کی ایڑی پیر کی پشت
پر آجاتی اور کبھی ایک جراہ سیدھی دوسری الٹی۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۲)

(۶) کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ
سردی ٹوپی جھامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی
رکھ بیٹے اور ذات پھر عام کپڑے بستر پر سر اور جسم
کے نیچے لے جاتے (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۳۹)
اس سلسلہ میں چند ایک مریدان باصفائی
روایت بھی سن لیجئے:-

(۷) آپ کو (یعنی مرزا صاحب کو) شیرینی
سے بہت پیار ہے۔ اور مرض بھل بھی آپ کو غصہ
سے مگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے
ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے۔ اور
اُسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔
(تتمہ براہین احمدیہ جلد اول ص ۶۷ مرتبہ معراج دین
صاحب قادیانی)

(۸) ایک دفعہ ایک شخص نے ہوش ٹھنڈے میں
پیش کیا۔ آپ نے (مرزا صاحب نے) اس کی خاطر
سے کچن لیا مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہیں

کر سکتے تھے۔ وہاں پاؤں بائیں طرف کے ہوتے ہیں
اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے ہوتے ہیں لیکن
تھے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف ہوش
پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔

(منکرین خلافت کا انجام ص ۹۶ مصنفہ جلال الدین
شمس صاحب)

(۹) نئی جوتی جب پاؤں کاٹھی تو تھبٹ اڑی
بٹھالیا کرتے تھے۔ اور اسی سبب سے سیر کے وقت
گرد اڑاؤ کر پندہ یوں پر پڑ جایا کرتی تھی۔ حضور
کبھی تیل سر مبارک پر لگاتے تو تیل والا تھکے سر
مبارک اور ڈاڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض
اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے
پڑ جاتے۔ (احبار الحکم قادیان ص ۲۱)

گو اس سلسلہ میں تفصیلات کا دامن زلف
یار سے بھی دراز تر ہے۔ تاہم اہل فکر و نظر کے لئے
انتہا کافی ہے۔

دریائے خون بہانے سے لے چشم فائدہ
دوا شک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

یہ مسئلہ اور مسووری وال | کہ انسانیت کی
بدقسمتی اور دین کی

مطلوبی! کہ جس ذات شریف کو دسترخوان پر بیٹھ
کر روٹی کھانے۔ چاہیاں سمجھانے۔ اپنی شلو اور کا
آندر بند کھولنے۔ جراہ اور جوتا پہننے کاج میں
بٹن دینے۔ استنجے کے ڈھیلے اور کھانے کے گڑ کو
بدا جدار رکھنے حتیٰ کہ سیر کے وقت چلنے اور ڈاڑھی
مبارک کو تیل لگانے کی بھی تمیز نہیں۔ وہ دعویٰ کرتے
ہیں۔ تو صرف نبوت اور مسیحیت کے ہمیں بلکہ افضل
الانبیاء سے کتب نبوت و رسالت اور سید المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تاج و رشاد و ہدایت

پھیننے کے۔ سے

بادیہ عصیاں سے دامن تو بترے خنجر کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم میں ہے

قادیانی نبوت کے تاہوت میں آخری کیل

”افضل“ اور اللہ دنا اپنا کھٹا پڑھا چاٹ سکتے
ہیں اور رائے عامہ کے نڈ اور پریس کی گرفت سے
گھبرا کر اپنی بات سے ٹکر سکتے ہیں۔ اور وہ کہہ سکتے ہیں
کہ کوئی مرزا نا، اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا، لیکن کیا
اس بات کا یہ انکار ممکن ہے کہ ان مرزائیوں کے شیوا
خود مرزا جی ”عشق رسول“ کے مختلف مدارج تقابل
و ہمہ سری۔ تفوق و برتری اور وحدت و یقینیت
ملے کرنے کے بعد اب آخری منزل میں قدم رکھتے
اور مقام مقصود پر آتے ہیں۔ یعنی نعوذ باللہ سید
المرسلین کو مسند رسالت و کرسی نبوت سے اٹھاتے
اور خود ہدایت عالم کا تابع زیر سر کر کے تخت
خلافت پر براجمان ہوتے ہیں۔ سنئے اور جگر تھام
کر سنئے۔ مرزا جی کہتے ہیں اور ڈنکے کی جوت کہتے ہیں۔
کہ اب ایم محمد کی محلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی
اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں بچوکر

مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ مگر
کی کہیں کی اب برداشت نہیں۔ اب جانور کی
تھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ ان
کے رنگ میں ہو کر میں ہوں (انجین غرہ صبح)
فرمائیے کہا اب بھی اس قسم کی بات میں کوئی کسر
رہ گئی۔ کیا اس تصریح کی بھی کوئی تاویل کی جائے گی؟
کیا مقام محمد پر اس بے حیائی سے ڈاکہ زنی کے بعد
بھی غلام احمد کی ”نبوت“ کو محمد رسول اللہ کی اتباع
کامل کا ثمرہ قرار دیا جائے گا؟

اب باب اقتدار سے ہم ارباب اقتدار سے
بھی دریافت کرتے ہیں کہ

سرور کائنات کے دشمنوں کی تحقیر و امانت اور منہیض منہیویت
کی خرافات اور بکواس سے گزر کر نعوذ باللہ سید المرسلین کو مسند
رسالت سے اٹھا کر ہدایت عالم کے مقام محمود پر خود مقبض
کرنے کی نابکار سعی کے باوجود اس کذاب اکبر اور
دجال اعظم کو انسان اور اس کی مردود و ملعون
لاہوری اور قادیانی امت کو مسلمان سمجھا جائیگا۔
سہ ہر گرجم باور نہی امید ز رگ سے اعتقاد
ایں ہمہ نا گفتن و دین پیرداشتن
(مانوڈ)

مرزا غلام احمد احادیث اور واقعات کی نظر میں

آنجنابی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصدیق
میں دو قسم کے دلائل سے کام لیا ہے۔ پہلے الہامات و
بعض احادیث کی پیش گویاں۔ الہامات سے تو وہی ٹوٹ تکتا
ہو سکتے ہیں جو ان کو سنہرے ہوتے ہیں۔ ورنہ الہام بذات خود
کوئی چیز نہیں۔ پھر ایسے مخالفین کا تو خیال ہے کہ بچا سے مرزا

غلام احمد صاحب اسلام کے مبادی سے ہی ناواقف تھے۔
ان کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مطالعہ اسلامیات
کے متعلق بے حد ناقص تھا۔ یہ ایک متفل مومنوں سے جس میں غفلت
کسی دوسری صحبت میں ہوئی۔ وقت مقصود یہ ہے کہ احادیث
میں پیش آمدہ حوادث کے معیا۔ ہر آنجنابی کے دعاوی کو پرکھ جائے۔

احادیث کی پیش گوئیاں

(۱) صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نزولِ مسیح کے متعلق چند نشانات بیان کئے گئے ہیں۔ بحیثیت کے مدعی کیلئے ان کی مطابقت ضروری۔

(۲) یضام اجزیہ۔ حضرت مسیحؑ نزول کے بعد جزیرہ معائنہ کریں گے۔

(۳) و یقتضی المال حتی لا یقبلہ احد۔ اس وقت مال بے قدر زیادہ ہوگا کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔

(۴) و یكون المسجد الا واحد لا خوراس الدنيا وما فيها۔ ایک مسجد یا ایک رکعت پوری دنیا کے مال و دولت سے زیادہ مرغوب ہوگی۔

جزیرہ معائنہ کرنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کفر کی سرختم ہو جائے۔ تمام لوگ سلام قبول کر لیں۔ جو خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اس مضمون کی تائید دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فلیجملہ اللہ الممل کلہا الاممۃ الاسلامیۃ۔

حضرت مسیحؑ کے وقت تمام مذاہب ہلاک ہو جائیں گے صرف اسلام رہ جائیگا۔ عرض حضرت مسیحؑ اپنی قوم بازو سے تمام غی الفین کا فائزہ فرما دیں گے۔ مرزا غلام احمدؑ نے ان کی ساری عمر کی سی مناظرات اور پیش و ردِ مباحثات سے مسلمانوں کا ایک طبقہ متاثر ہوا۔ ارتداد کے پے در پے ہوئے۔ اکہبانی اور آپ کی جماعت نے یہ سب حوادث دیکھے۔ حالانکہ حسب ارشاد سرورِ عالم پہلے مسیحؑ کی زندگی اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ختم ہو جانا چاہئے تھا۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ کفر و تافیل ہو جائے۔ کہ

اس کیلئے تیرہ وقت کی ضرورت نہ رہے۔ بلکہ مسلمان اپنے غلامِ خسروانہ سے اپنی جزیرہ سے سبکدوش کر دیں۔ ان دو صورتوں کیلئے ضروری ہے کہ پہلے جنگ ہو نصارہ کے بعد دشمن کی طاقت ختم ہو جائے۔ مرزا صاحب نے جنگ کی اور نہ ان کے دلائل اللہ قہرِ ولایت کی

جنگ سے یہ صورت پیدا ہو سکی۔ جن کا تذکرہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پہلی قسم کی جنگ کو شاید اکہبانی کے نزدیک ناجائز یعنی نیکین ان کی خود ساختہ جنگ بھی منجلی کے لحاظ سے بیکار ثابت ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس مسیحؑ کا ذکر احادیث میں آیا ہے وہ ابھی تک نہیں آئے۔ وہ یقیناً کوئی جنگی مسیحؑ ہے۔ جن کے حوالہ کی تاب خود جنگ بھی نہیں دے سکتی۔ ارشاد ہے۔ قطع الحرب او زارھا۔ جنگ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیگی۔ لافیات شاہدین کہ چالیس اور منجلی مسیحؑ کیلئے احادیث میں کوئی مقام نہیں۔ (۲) و سر انشان مال کی کثرت کے متعلق ہے اسے کوئی قبول نہیں کریگا۔ حدیث میں حتی لا یقبلہ احد پر زور دیا گیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے لئے پر مال کی طلب ختم ہو گئی۔ روح الفاس نے لوگوں کو مال سے مستغفر کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کا خاندان چندوں کیلئے مختلف جیلے تراش رہا ہے۔ مسیحؑ تادیبی نے خود منکر کا چندہ۔ بن مین احمد یہ کا چندہ۔ ہشتی مقبرہ کا چندہ۔ منجلی کا چندہ۔ عرض تحصیل مال کیلئے کس قدر باطل راہیں تھیں۔ جیسے جسے تھے۔ جو اختیار کئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اصل مسیحؑ تاحال تشریف نہیں لاتے۔ جیسے بدل کر کچھ ارباب ہوس اٹکی جگہ بیٹنے کی کوشش کر کے چلے۔ دولت مند مسیحؑ کا انتظار ہنوز باقی ہے۔ جو دنیا کو مال سے بے نیاز کر دے گا۔

(۳) تیسرا نشان یہ ہے کہ مسیحؑ کے وقت لوگ عبادت کو دنیا کے مال پر ترجیح دیں گے۔ یہ نشان بھی تاحال پورا نہیں ہوا۔ بحیثیت مجددہ کے مستغنیوں کا کیریکر ہمارے سامنے ہے۔ غازی بھگواند تک کی پابندی مفقود ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنفانکون الیہود حتی یقول النجری یا مسلم لہذا الیہودی خلفی افعال باقتلہ (متفق علیہ)

اس حدیث میں یہود کے ساتھ جنگ کی پیش گوئی فرمائی گئی ہے۔ حالانکہ یہود کی حکومت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی بخت سے کہیں پہلے نہ ہو چکی تھی۔ اسلام کی فتوحات کا سیلاب دیکھتے تعجب ہوتا تھا کہ جو طاقت اپنے مخالفین کو رو نہ دیتی جا رہی ہے۔ یہودیوں کی برسوں کی پامال شدہ طاقت ان کے مقابلے کی تاب کہاں سے لائیگی۔ وہ اس قدر مضبوط کیسے ہونگے کہ اسلام سے آنکھ ہٹا سکیں۔

آج قدرت کی برکتوں کو دیکھتے کہ امریکہ، برطانیہ اور روس کے عیار و مصالح نے فلسطین میں ایک اسرائیل حکومت کی تعزیت کے امکانات اٹھا کر رکھے ہیں، عرب رؤسا کی رقابت یا ذاتی مصالح یا کمزوری کی وجہ سے یہودی حکومت نے ابھرنا شروع کر دیا۔

اقوام عالم کی ساہا سال کے دھل و فریب کے بعد آج اس حکومت کا وجود تسلیم کر لیا گیا ہے غالباً

وہ یہودی حاکم ہوں گے۔ جو جمال کے ساتھ مل کر مسیح کا مقابلہ کریں گے۔ اور حضرت مسیحؑ اور ان کے مخلص رفقا اپنی قوت بازو سے اس قوت کو پامال کر دیں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انجروانی مزا ختم ہوا ہے۔ اور چلے گئے۔ نہ اس وقت کوئی یہودی طاقت تھی۔ نہ مزہبی اُن سے لڑے۔ انہوں نے عطا کو یہودی کہہ کر دل کی بھڑک نکال لی۔ لیکن ان واقعات کا کیا کیا جائے جو انجرواں سے آ رہے ہیں۔ سرخشاہ کی موجودگی میں یہ سارا کھیل کھینچا گیا۔ ان کی وکالت کا شرعاً شروع سے ٹیکہ لگا ایک نالائق وکیل کی ناکام کوششوں سے بہتر نہ ہو سکا۔ بلکہ یہ ہر جگہ ناکام ہوئے۔

مسئلہ نبوت کی نزاکت

{از سوانح ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و
بخاری و مسلم و ابن حبان و ابن کثیر}

خدا ایکتا الٰہیت یا ایکتا رسالت میں کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ نہیں سکتا

محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے آخری نبی ہونے پر قرآن پاک کی آیات کثیرہ اور مشاہدات نبوتیہ شاہد و دل ہیں۔ خصوصاً آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ قرآن کی نفی قطعی ہے جس میں انکار و شک اور احتمال و توہم کی بالکل گنجائش نہیں۔ خداوند قدوس نے قرآن پاک میں جہاں دیگر انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت ہماری رہنے کی خبر دی جیسا کہ آیات سے ظاہر ہے وہاں اپنے لادنے حبیب کے متعلق و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرما کر حضور پر باب نبوت مسدود فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس امت میں بڑی بڑی عظیم المرتبت ہستیوں گزریں۔ مگر کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہ ہو سکا اور ہوتا ہی کیسے جب کہ خود نبی آخر الزماں علیہ السلام و السلام نے حضرت امیر مومنین علیؑ کو انکار فرمایا تھا۔

شخصیت کے متعلق فرما دیا۔ تو کان بعد ہی نبی کلان عمر بن اسحاق (مشکوٰۃ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا البتہ عمر ہوتا۔ تو حضرت عمرؓ نے نہیں ہوئے کیونکہ حضور کے بعد نبی ہو سکتا ہی نہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ سورہ علی شریفہ خدا رسی شدہ تھانے منہ کو بھی سرورِ عالم علیہ السلام نے فرمایا۔ انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی و متعلق علیؑ یعنی اے علیؑ تو میری نیابت میں ایسا جیسا موسیٰؑ کیے ہارونؑ میرے بعد کوئی نبی نہیں تھوہ علیؑ باوجود کہ حضور کے بعد نبی میں لیکن حضور نے اپنے بعد نبوت کی نفی فرما کر اس وہیم نبوت کو دائرہ نبوت کے بیرون ہونے سے پیدا ہو سکتا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا نبی بعدی و لا نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

نوح عاشر ابتد و لکن لا بنی اجدی و بخاری شریف جلد
ثانی، بعد اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے
مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ اپنی ایمان خورہ انہیں کہ جب میرا
خداوندی اعظم و سیدنا مولا علی دینا ابراہیم پر زندہ نبی کریم نبی
نہیں ہوئے اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ تابعین اور ائمہ
کے بعد والے اکابرین اُمت مثلاً حضرت امام اعظم حضرت
غوث اعظم و غیرہ ارضی اللہ تعالیٰ عنہم مقام نبوت تک نہیں
پہنچ سکے تو بعد از مرگے کا دیانی جو کہ اپنی زبانی کریم خدا کی اور
بشر کی بجائے نفرت ہے۔ اور اپنے اکرم زاد ہونے کا ہی انکار
کرتا ہے۔ اور کبھی دھماکہ ہوتا بیان کرتا ہے۔ غرضیکہ
جیسے سو سو دفعہ پیشاب آئے۔ دن رات پیشاب کرنے
میں گزریں۔ جس کی کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہ ہو اور اس
سے نہ صرف خلاف منصب نبوت بلکہ خلاف انسانیت
حرکات سرزد ہوں۔ وہ نبوت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔
قرآن و احادیث کی روشنی میں اُمت کا اجماعی اور اتفاق
مسند ہے کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نہ کسی
نبوت و جمل۔ کتاب مرتبہ خارج از اسلام ہے۔ وہ اور
اس کے ماننے والے جہنم کا ایندھن ہیں بلکہ نبوت کا دعویٰ
کرنا تو انک راف حضور کے بعد نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے
ائمہ اربعین کے صریح ارشادات اس بارے میں موجود ہیں
چنانچہ اہل بیت و ائمه اطہر علیہم السلام میں ہے۔ قال اطمینی ما
والتو فی ذم من نہیں اولا بعد ان لو کان نبیا فی کفر
بیم ذوات و التو ان لا فرق بین تمہی ذوات
باللسان او القلب اے مخلصو! اسلام میں یہی ہے فرمایا۔
بعد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے

میں یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی شخص کا
تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جائے۔ ان صورتوں میں
کافر ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس میں کچھ
فرق نہیں۔ وہ تمنا زبان سے ہو یا صرف دل میں۔
سبحان اللہ جب مجھ و تمنا پر کافر ہو جاتا ہے۔ تو اس کا
نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب
رب العالمین (جزا اللہ عنہ) اور پھر مدعی
نبوت پر ایمان لانا تو علیحدہ رفا۔ حضور کے بعد مدعی
نبوت سے معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اسی اسلام
بقواع اسلام میں ہے۔ و انتم تکفیر مدعی النبوة
و یظہر کفر من طلب منہ معجزۃ لانه بطلیدہا
منہ فجوز الصدق مع استحالۃ المعلومۃ من
الدین۔ مدعی نبوت کی تکفیر خود ہی روشن
ہے۔ سارے جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا
ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق یا کذب کا پتہ
دلا کہ دین میں سے بالفرض معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں (جزا اللہ عنہ)
اب خود ہی جیسا کہ مانتے کہ مسئلہ ختم نبوت کس قدر نادرک ہے۔
اور مرزا قادیانی کے مشفق یا در کھئے کہ وہ صرف ختم نبوت کے
انکار ہی کی وجہ سے مرتد نہیں بلکہ اس ذبح کرنے والا بھی اس کے
اس میں بیوں کفریات ہیں۔ طعنات مرزا قادیانی یا اور کسی مدعی
نبوت کو تو۔ انا اپنا امام و پیشوا ہونا تو درکنار اس
کو ادنیٰ ایمان گستاخانہ کفر میں شک کو نہ لگایا اسلام سے خارج
کر دینا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آجکل کے انبیاء سے

نوٹ: شیخ بری۔ یہ جگہ اولوں کی نہ کوئی کہیں فتوایں کا اور حدیث نبوی کی تفسیر میں مصروف ہے۔ تاریخ کا یہ بھی ہے تمنا کر کے۔

مفید کتب

رحمت خدا پروردگار اولیاء بہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی
کی تصنیف میں ہیں سند و سند پر قرآن و حدیث اقوال و اقوال
مکتبہ سے عبارت کیا گیا ہے کہ اولیاء کرام کے وسیلہ و واسطہ کے
بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ کتاب کا بل۔ ہے۔ قیمت ۹/-
ایک کتاب اس مختصر رسالہ میں مفتی صاحب نے حدیث کی طرف
دور و نزدیک کے احادیث کا انداز لکھ کر دیا ہے۔ قیمت ۳/-
جو اس شخص پر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے مجاہد اولیاء
و خلائف کا انداز و رسم جس میں ہر مرض اور ہر کام کیلئے مفید اور
عجیب نصیحت اور تعویذات و وظائف درج ہیں۔ قیمت ۴/-
حکایات اصحاب میں جس میں مشہور بزرگان دین کے قول و
کلمات نہایت آسان و سادہ درج ہیں۔ وہ ان کیلئے توفیق
خواری نعمت ہیں کتاب میں ہر قسم کے غریزی و مری بنی کلمے
جسٹیاں۔ ہر ایک کیلئے پوری پوری صحت و طہارت و نیکوئی کا
کی تفصیل اور طریقہ آسان عقلوں میں درج ہے۔ قیمت ۵/-
احکام قرآنی اس کتاب میں صرف قرآن حکیم کی آیات کے خوب
احکام اور تعویذات درج ہیں۔ قابل ملاحظہ ہے۔ قیمت ۱۲/-
النداء اس رسالہ میں نداء غیر خدا اور ضیاع و شیعہ و تقاریر
جہان کی جو ہر بہترین دلائل درج ہیں۔ قیمت ۳/-
منہاج القبول فی آداب المسلمین اس میں بیان کیا گیا ہے کہ
کرام تابعین و تابعین اور اولیاء کرام حضور پروردگار صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے عظیم و عظیم کلمے کس طرح اور کس حد تک اور کس
درجہ پر فرض کیا گیا اور کس حد تک ادا کرنا چاہئے۔ قیمت ۸/-
مہربان رسول اس میں تمام قرآن و حدیث کے احکام و
کرام کے قیام میں ہونے کا نمونہ پیش کرنے کے لئے ایک خوبصورت
و نہایت قیمتی کتاب لکھی گئی ہے جو ان میں ہر ایک اور ہر ایک
دینی شخص کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ قیمت ۵/-

نماز حنفی متون اس میں نماز کے مسائل۔ حضرت مولانا مفتی صاحب
سے چھوٹے مسئلہ کو مطابق مذہب حنفی دلائل میں بیان کیا گیا ہے اور احادیث
اور مسند و حدیث میں غرض مسائل جمع ہیں۔ قیمت ۱۰/-
سیرت عثمان اس میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مختصر سیرت و حیات قیمت ۸/-
پروردگار اس میں ہر وہ کی حقیقت پر قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی
گئی ہے جو حنفی دلائل سے تمام مباحثات کے جوابات دینے کے لئے ہیں قیمت ۵/-
امام عظیم ابو حنیفہ نمبر اس میں حضرت امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے عبادت زندگی کے فضائل و حسنات و تقصید کی ضرورت اور
آپ کی اجتہاد و بصیرت و درجہ تقویٰ اور دیگر امور پر تفصیل
کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۶/-
صدیق اکبر نمبر اس میں امیر المومنین صدیق اکبر کے فضائل و حسنات
کے ساتھ آپ کے انہوں نے اپنی مخالفت کا فضل میں ہے قیمت ۶/-
مہراج نمبر اس میں حضرت مولانا ابی بن ہشام کے بیان پر
نماز نمبر اس میں نماز کی فضیلت و اہمیت اور اس کے امر اور
نہی کے ساتھ آئین۔ دفع و بین و قرأت و تفسیر و احکام و فضیلت
غیر مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور وضو و غسل اور نماز کے وہ
مسائل بیان کئے گئے ہیں جن سے ستر سالہ فاضل حضرات بھی
بے خبر و گمراہی غمازوں کو زیادہ کر رہے ہیں۔ اس نمبر کا ہر گھر میں ہونا
ضروری ہے۔ صفحات ۵۲۔ ساڑھے تالیف ہے۔ قیمت ۶/-
مزیں حضرت مولانا میر تقی میر صاحب مدنی مدنی صاحب
احسان کی تالیف میں ہر قسم کے حرم و حرم و حرم و حرم
کے دیگر عقائد و اعمال کا ان کی معتبر کتاب سے زیادہ ۱۱۲۔
پرست لکھی ہے اور بغیر دلائل کا تحفہ ہے صفحہ ۱۱۲۔
الافتاء اس مستند مولانا عبد العزیز صاحب مزنگ۔ اس
میں سوال و جواب۔ استدلال و طریقہ و حرم و حرم و حرم و حرم
غیر سے پروردگار دلائل دینے کے ہیں۔ قیمت ۱۰/-